THE
YOUTH PARLIAMENT OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, February 21, 2012
(4th Session)
No. 02
(Nos. 02-05)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran……………………..	1
2.	Oath taking ………..…………	
3.	Address of the Guest Speaker: Address by Mr. Ahmed Bilal Mehboob, Executive Director, PILDAT on "New Electoral Rolls in Pakistan" ……..……………………	
4.	Resolution ……………………………………………	
5.	………………..…………..	
6.	…………………………………	

(Prepared by the Reporting Section Senate of Pakistan)

YOUTH PARLIAMENT

YOUTH DEBATES

Tuesday, February 21, 2012

The Youth Parliament met in the Margalla Hotel Hall Islamabad at ten in the morning with Mr. Speaker (Mr. Wazir Ahmed Jogazai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِا للّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ ا للّٰہِ اَلرَّحْمٰنِ اَلرَّحِیْمِ۔

قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ۔ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ: کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے۔
(وہ) معبود برحق جو بےنیاز ہے۔ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ
کسی کا بیٹا۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔ (سورۃ اخلاص)

Oath of Members

جناب سپیکر: اللہ کے نام سے شروع کرتے ہوئے انشاءاللہ oath لیں گے، would you rise from your seats.

(At this stage the oath was administered)

جناب سپیکر: اب آپ اپنے اپنے rolls پر دستخط کریں۔

Mr. Speaker: Honourable members we have in-house speaker today is Mr. Ahmed Bilal Mehbood Sahib, Executive Director PILDAT. Mr. Ahmed Bilal Mehboob Sahib by education is an engineer. When he came to Pakistan to promote the overseas Pakistanis interests he got developed his interest in his own country and he started PILDAT and now its ten years Mr. Ahmed Bilal

Mehboob, Mst. Asia and their team have brought PILDAT to a recognition that it is recognized world over and is done so many deeds and so many good jobs on various things, especially on legislative development and oversight and brought in to the parliamentary systems, committees. I think if Bilal Sahib and his team were not there the legislative development would not have attracted the Americans and because of their interest that the Americans invested into the legislative development and a huge structure is coming up. I wish it was in the domain of PILDAT but they are keeping it away, we being always jokingly telling him that Ahmed Bilal Mehboob Sahib should be the election commission altogether by himself. Now the floor is his and he will explain to you "The Electoral Rolls and its Problems". Mr. Ahmed Bilal Mehboob Sahib.

Address of the Guest Speaker: Address by Mr. Ahmed Bilal Mehboob, Executive Director, PILDAT on "New Electoral Rolls in Pakistan".

جناب احمد بلال محمود(Executive Director PILDAT): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس فراخدالانہ تعارف کے لیے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ آج انتخابی فہرستوں کا موضوع اس لیے منتخب کیا گیا ہے کیونکہ آج سے چند دنوں کے بعد انتخابی فہرستوں کی preliminary version پاکستان میں پچپن ہزار کے قریب جگہوں پر آویزاں کی جائے گی۔ آپ اس میں دیکھ سکیں گے کہ آپ کا نام اس میں درج ہے یا نہیں ہے اور اگر درج ہے تو وہ صحیح درج ہے۔ اس میں مختلف کوائف ٹھیک لکھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ اس میں کوئی تبدیلی کروانا چاہتے ہیں تو آپ وہ بھی کروا سکیں گے۔ چونکہ یہ چیز عنقریب ہونے والی ہے اور ایک بڑا موقع ہے جس میں آپ اپنی انتخابی فہرستوں کو درست کر سکیں گے، اس لیے یہ مناسب سمجھا گیا کہ آج ہم اس پہلے اجلاس کے دوران اس بارے میں ایک تعارف اور briefing دیں تاکہ آپ بہتر طریقے سے انتخابی فہرستوں میں نہ صرف اپنا نام درج کروا سکیں بلکہ اپنے قریبی لوگوں کی بھی مدد کرسکیں کہ وہ انتخابی فہرستوں میں اپنا نام درج کرا سکیں اور یوں انتخابی فہرست ایک ایسی دستاویز بن جائے جس کی بنیاد پر free and fair election ہو سکیں۔

آپ سب جانتے ہیں اور جناب سپیکر،! آپ سب سے زیادہ جانتے ہیں کیونکہ آپ انتخابی عمل میں شریک رہے ہیں۔ اگر انتخابی فہرستیں صحیح ہوں، up to date ہوں اور مکمل ہوں تو تقریباً free and fair election کا آدھا کام مکمل ہو جاتا ہے۔ اگر انتخابی فہرستیں ہی ٹھیک نہ ہوں، چونکہ یہ انتخابی عمل کی بنیاد ہوتی ہیں لہٰذا اگر آپ باقی کام سیدھا بھی کر دیں گے تو بھی انتخابی عمل ٹھیک سے مکمل نہیں ہوگا۔

آج میں آپ کے سامنے جو باتیں رکھ رہا ہوں، یہ بہت recent چیزیں ہیں اور ماضی قریب میں ہوئی ہیں، اس لیے بہت سے experienced politicians and leadership of parties بھی ان چیزوں کے بارے میں اتنی knowledgeable نہیں ہے۔ ہم نے اس لیے یہ مناسب سمجھا کہ ہم اپنی نئی youth leadership کو خاص طور پر اس بارے میں آگاہی دیں کہ voter list کی حقیقت کیا ہے؟ اس کا background کیا ہے؟ اس وقت وہ کس stage پر ہے اور آپ اس سے کس طرح پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟ آپ کو معلوم ہے کہ ووٹر لسٹ پاکستان میں ہمیشہ ایک تنازع کا سبب رہی ہے۔ اس پر مختلف پارٹیاں اعتراض کرتی رہی ہیں کہ یہ list ٹھیک نہیں ہے، اس میں بہت سے bogus vote درج ہیں اور یہ اس لیے درج ہیں کہ وہ چند مخصوص لوگوں کو elect کروانا چاہتے ہیں۔ آپ کو شاید یاد ہو کہ 2006 میں محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے سپریم کورٹ میں ایک petition دائر کی تھی کیونکہ اس وقت جو انتخابی فہرستیں Election Commission کی طرف سے سامنے آئی تھیں، ان میں تقریباً 25% voters کی تعداد کم ہو گئی تھی یعنی 2006 سے پہلے جو ووٹر لسٹ بنی تھی، اس میں 25% زیادہ نام درج تھے اور بعد میں آنے والی list میں یہ نام کم ہو گئے تھے حالانکہ اس میں اضافہ ہونا چاہیے تھا کیونکہ آبادی میں اضافہ ہو گیا تھا تو انہوں نے اس list کو challenge کیا تھا، جس کے نتیجے میں سپریم کورٹ نے اس لسٹ میں تبدیلی کی ہدایت کی تھی، اس کی detail تھوڑی دیر میں بتاؤں گا۔ 2007 میں جو لسٹ بنائی گئی تھی، اس پر تقریباً ایک بلین روپے خرچ ہوئے تھےلیکن وہ فہرست جیسے میں نے ابھی عرض کیا کہ defective and faulty تھی کیونکہ اس میں voters کی تعداد کم ہو گئی تھی۔ اس کے نتیجے میں سپریم کورٹ

نے ایک حکم دیا کہ اس list میں جو نام موجود نہیں ہیں اور پچھلی list جو 2002 میں بنی تھی، اس میں موجود ہیں، ان دونوں کو اس طرح سے amalgamate کر دیا جائے کہ پچھلی list میں جو نام موجود تھے، وہ بھی اس میں آجائیں جو اس list میں موجود نہیں ہیں۔ اس کے نتیجے میں voter list تو تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ سے آٹھ کروڑ کے قریب ہو گئی یعنی جو missing voters تھے، جن کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا، ان کے نام اس میں شامل ہو گئے تھے لیکن ایک بڑی defective list بن گئی کیونکہ اس میں بہت سے ایسے لوگ تھے جن کا میں ابھی تھوڑی دیر بعد ذکر کروں گا، جن کو اس list میں نہیں ہونا چاہیے تھا۔

اب یہ تقریباًطے شدہ امر ہے کہ voter list بڑی defective ہے اورمیں اس کی تفصیل آپ کو کچھ اعداد و شمار کی مدد سے بتانا چاہتا ہوں۔ 2007 کی جو voter list تھی، وہ تقریباً 81 million voters پر مشتمل تھی یعنی تقریباً آٹھ کروڑ بارہ لاکھ کے قریب۔ ان 81 million voters میں 37 million voters یعنی تقریباً 45.71% وہ votersتھے جن کے پاس computerized National Identity Card موجود تھا لیکن اس میں 29 million کے قریب وہ لوگ تھے جن کے پاس کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ نہیں تھا بلکہ manual جو پرانا شناختی کارڈ ہوتا تھا، وہ موجود تھا اور یہ تقریباً36% بنتے ہیں اور وہ voters جن کے پاس کسی قسم کا کوئی شناختی کارڈ نہیں تھا وہ تقریباً15 million تھے جو کہ total voters کے تقریباً 18.5% بنتے ہیں، یہ اس کا breakdown ہے۔ اس میں 20% کے قریب وہ لوگ تھے جن کے پاس کوئی کارڈ نہیں تھا لہٰذا ان کی identification مشکوک تھی۔ Election Commission نے October, 2010 میںNADRA کے ساتھ نئی انتخابی فہرستیں بنانے کا یک pilot project شروع کیا۔ سب سے پہلے یہ list NADRA کو دی گئی کہ آپ اس کو verify کر کے یہ بتائیں کہ آپ کے پاس کتنے لوگوں کے شناختی کارڈ بنے ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کے نہیں بنے؟ انہوں نے چند ماہ کی تحقیق کے بعد جو اعداد وشمار دیے اس سے یہ پتا چلا کہ اس میں تقریباً 45.78% voters وہ ہیں جن کو verify نہیں کیا جا سکتا اور ان میں صرف 54.21% یعنی 44 million voters وہ تھے جن کو verify کیا جا سکا، مطلب یہ کہ 44 million voters وہ تھے جن کے CNIC اس وقت

تک بن چکے تھے اور وہ NADRA کے record میں تھے، باقی لوگ چونکہ NADRA کے record میں نہیں تھے لہٰذا انہوں نے کہا کہ ہم انہیں verify نہیں کر سکتے۔ Unverified voters کی تفصیل یہ ہے کہ آپ کو پہلے سے معلوم ہے کہ میں نے ابھی ذکر کیا تھا کہ 15 million وہ لوگ تھے جن کے پاس کارڈ ہی نہیں تھا، نہ پرانا نہ نیا تو جو 37 million unverified voters بنے اس کا 40.41% وہ ہیں جن کے پاس کارڈ نہیں تھے اور 24% وہ لوگ تھے جن کے نام ایک سے زائد جگہوں پر درج تھے یعنی duplicate ہوئے ہوئے تھے۔مثال کے طور پر اگرمیں اسلام آباد میں کام کرتا ہوں اور میرا گھر لاہور میں ہے تو میرا نام اسلام آباد میں بھی درج تھا، لاہور میں بھی درج تھا اور اگر کبھی میں کسی اور جگہ مثلاً رحیم یار خان میں رہا ہوں تو وہاں بھی میرا نام درج تھا اور کوئی system نہیں تھا جس سے ایک سے زائد مرتبہ نام درج ہوا ہو اور اسے نکالا جا سکے، جو سب سے big flaw ہماری voter list میں رہا ہے وہ multiple entries کا رہا ہے، کیونکہ ایک آدمی اپنا نام جتنی مرتبہ چاہے درج کروا لیتا تھا اور اس کو کوئی check نہیں کر سکتا تھا، پھر ہوتا یہ تھا کہ چونکہ میرا نام اب لاہور میں درج ہے اور میں اسلام آباد میں ہوں تو لاہور میں کوئی اور آدمی میرے نام پر ووٹ ڈال دیتا تھا۔ یوں bogus voting کا ایک pattern تھا جو ہمارے ملک میں بڑے عرصے سے چل رہا تھا۔ جب ان 37 million unverifiable voters کو اس list سے نکال دیا گیا تو voters کی تعداد 45% کم ہو گئی لیکن اس دوران چونکہ بہت سے لوگوں نے نئے شناختی کارڈ بنوا لیے اور ان کی تعداد بھی تقریباً 36 million تھی تو ان کو add کرنے کے بعد voters کی تعداد دوبارہ 80 million کے قریب ہوگئی۔ اس وقت آپ کے پاس جو voter list تھی وہ 80 million لوگوں کی تھی اور ان سب کے پاس شناختی کارڈ موجود تھے۔ اب اس میں کچھ اضافہ ہوا ہے کیونکہ میں جس voter list کی بات کر رہا ہوں NADRA کی طرف سے اس کی investigation complete ہوئی تھی تو اس کے بعد سے لوگ مستقل نئے شناختی کارڈ بنوا رہے ہیں، اب جو بھی نیا کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ بنواتا ہے تو اسے voter list میں شامل کر لیاجاتا ہے۔

اس میں چار بہت اہم باتیں ہوئی ہیں،یہ آپ سب کے علم میں ہونی چاہییں

اورجو پاکستان کی تاریخ میں landmark کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہم اپنے ملک کے بارے میں عموماً جو negative developments ہوتی ہیں، ان پر بہت افسوس کا اظہار کرتے ہیں، ان پر بہت توجہ دیتے ہیں، دینی بھی چاہیے کیونکہ اگر آپ توجہ دیں گے تو چیزیں بہتر ہوں گی لیکن جو چند اچھی چیزیں ہوتی ہیں، ان پر بھی ضرور غورکرنا چاہیے اور انہیں celebrate بھی کرنا چاہیے۔ اس میں پہلی بات تو یہ ہوئی ہےکہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اب یہ قانون بن گیا ہے کہ ووٹر کے طور پر وہی شخص اپنا نام درج کراسکے گا اور ووٹ ڈال سکے گا جس کے پاسNADRA کا جاری کیا ہواcomputerized National Identification Card ہو گا۔ جس کے پاس یہ کارڈ نہیں ہو گا، وہ اپنا نام voter list میں درج نہیں کرا سکے گا اور نہ وہ ووٹ ڈال سکے گا۔ یہ چیز ماضی میں کبھی نہیں ہوئی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ 2008 کے الیکشن سے پہلے بھی ایسا کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اس وقت ہماری تقریباً60% کے قریب بالغ آبادی یعنی18 years and above کے کارڈ بنے تھے، 40% کے کارڈ ہی نہیں بنے تھے چنانچہ اس وقت سپریم کورٹ نے یہ کہا کہ ہم کارڈ کی شرط لگا کر اتنی بڑی تعداد کو ووٹ دینے کے حق سے محروم نہیں کر سکتے۔ اب جبکہ یہ قانون منظور ہو گیا ہے تو پاکستان کی جو 18 years plus population ہے اس population کے 95% لوگوں کے پاس شناختی کارڈ موجود ہیں۔ پچھلے پانچ سال کے دوان یہ ایک بہت بڑی development ہوئی ہے کہ ایک آبادی کے ایک بہت بڑے حصے نے شناختی کارڈ بنوا لیے ہیں۔

جناب سپیکر! عموماً یہ ہوتا تھا کہ جو غریب لوگ ہوتے تھے، وہ کارڈ نہیں بنوا سکتے تھے کیونکہ ایک تو کارڈ بنوانے کے لیے پیسے بھی لگتے تھے اور اگر آپ daily wage earner ہیں تو اس کے لیے آپ کو اپنی دیہاڑی چھوڑ کر جانا پڑتا تھا اور پھر ایک آدمی جو زیادہ پڑھا لکھا نہ ہو، وہ ان جھمیلوں میں نہیں پڑتا۔ اس وجہ سے غریب اور خاص کر خواتین کے کارڈ زیادہ نہیں بنے تھے لیکن چونکہ اس حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد Benazir Income Support Programme کے نام سے ایک scheme شروع ہوئی، اس کے merits and demerits اپنی جگہ ہیں، آپ اس پر discuss کر سکتے ہیں لیکن اس programme کی ایک

شرط یہ تھی کہ جن لوگوں کو یہ امداد دی جاتی تھی، ان گھروں میں کسی ایک عورت کو nominate کیا جا سکتا تھا اور اس عورت کے ذریعے امداد دی جاتی تھی اور اس امداد کو لینے کے لیے ضروری تھا کہ اس عورت کے پاس شناختی کارڈ ہو، چنانچہ اس ملک کی ایک بہت بڑی وہ آبادی جو غریب تھی اور خواتین پر مشتمل تھی جن کے پاس پہلے شناختی کارڈ نہیں تھے، انہیں کارڈ بنوانے کا ایک incentive ملا اور انہوں نے بڑی تعداد میں کارڈ بنوائے۔میرے خیال میں پاکستان دنیا کے ان چند محدود ملکوں میں سے ہو گا جس کی آبادی کی اتنی بڑی تعداد کے پاس computerized National Identity Cards ہیں اور وہ database کا حصہ ہیں۔ بعض ملکوں میں یہ بحث چلتی ہے کہ یہ چیز اچھی ہے یا بری چیز ہے کیونکہ اگر کسی state کے پاس آپ کا تمام data bank آجائے تو بعض اوقات وہ اپنی آبادی پر ناروا پابندیاں بھی لگا دیتی ہے۔ اس پر برطانیہ میں بھی بڑی بحث چلتی رہتی ہے کہ ان کے پاس شناختی کارڈ ہونے چاہییں یا نہیں ہونے چاہییں لیکن بہرحال اگر ہمیں اپنے آپ کو organize کرنا ہے اور یہاں چیزوں کو control کرنا ہے، جرائم کو control کرنا ہے تو شاید پاکستان جیسے ملک کے لیے ناگزیر ہے کہ یہاں شناختی کارڈ ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہوئی ہے کہ Election Commission کے initiative پر قانون منظور ہوا ہے جس کے مطابق آپ registration and casting of vote is possible only through computerized National Identification Card.

دوسری بات یہ ہوئی ہے اورہم کافی عرصے سے اس کا مطالبہ بھی کر رہے تھے کہ NADRA کے پاس اتنا database موجود ہے تو کوئی بھی انتخابی فہرستیں بنانے کے لیے NADRA this should be the starting point. کے database کو ہی استعمال کرنا چاہیے کیونکہ اتنا کام ہو چکا ہے لیکن Election Commission ہر مرتبہ خود نئے سرے سے اپنی ایک الگ list بناتا تھا جس کا NADRA کی list سے کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔ اب پہلی مرتبہ NADRA کے ساتھ ایک collaboration ہوئی اور NADRA کے ذریعے یہ voter list بن رہی ہے، اب جو شخص computerized National Identity Card بنوانے کے لیے جائے گا وہ automatically اس voter list میں بھی آجائے گا، اسے separately جا کر اپنا نام voter list میں درج

نہیں کرانا پڑے گا جو بہت کم لوگ bother کرتے ہیں۔ اس لیے زیادہ بہتر اور مکمل voter list بننے کا امکان ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اب پہلی مرتبہ voter list میں ووٹر کی تصویر بھی ہو گی اور یہ اس لیے اہم ہے کہ جو لوگ انتخابی عمل میں شریک رہے ہیں، ان کو معلوم ہے کہ جب آپ ووٹ ڈالنے کے لیے جاتے ہیں تو کئی لوگ اپنا شناختی کارڈ بھول جاتے ہیں یا ان کے پاس ایسی کوئی شناخت کی چیز نہیں ہوتی جس سے پتا چل سکے کہ یہی صاحب ہیں، مثلاً میں احمد بلال محبوب ووٹ ڈالنے کے لیے گیا ہوں تو یہ ثابت کرنا کہ میں ہی احمد بلال محبوب ہوں، اس کے لیے photo identification کی ضرورت ہوتی ہے اور اکثر لوگ چونکہ اتنے زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں، زیادہ باشعور نہیں ہیں یا وہ اتنے careful نہیں ہیں کہ وہ اپنے ساتھ کارڈ لاتے تو اکثر وہاں ان کے اور polling agents کے درمیان تلخ کلامی بھی ہوتی تھی کہ یہ وہ شخص ہے، وہ کہتا تھا کہ یہ وہ شخص نہیں ہے، یوں ایک dispute کھڑا ہو جاتا تھا اور لڑائیاں بھی ہوتی تھیں۔ بعض اوقات presiding officer depending upon the situation اس شخص کو ووٹ کا حق دے دیتا تھا اور بعض اوقات ووٹ کا حق دینے سے انکار بھی کر دیتا تھا اور یہ چیز ایک بڑے تنازع کا باعث ہوتی تھی۔ اب چونکہ voter list میں تصویر ہو گی لہٰذا اگر کوئی آدمی اپنا شناختی کارڈ نہیں بھی لایا تو presiding officer اس تصویر کے مدد سے اس کو شناخت کر سکتا ہے کہ یہ وہی شخص ہے، یوں bogus voting کا ایک بہت بڑا source eliminate ہو جائے گا۔ اس چیز کا بھی بہت مطالبہ تھا۔میں 2008 میں بنگلہ دیش میں ہونے والے الیکشن کو monitor کرنے کے لیے گیا اور وہاں میں نے انتخابی فہرستوں میں دیکھا تھا کہ وہاں پر تصویر موجود ہے، اس کی وجہ سے بنگلہ دیش کی تاریخ میں2008 میں بہت smooth election ہوئے تھے اور record voter turn out تھا تقریباً plus 85% جو کہ پاکستان میں آج تک کبھی نہیں ہوا۔

آخری بات یہ ہے کہ Election Commission عموماً ایک بہت closed organization ہوتی تھی اور لوگوں سے بہت زیادہ رابطہ رکھنا ان کی روایات میں شامل نہیں تھا لیکن اب Election Commission نے سیاسی جماعتوں کے ساتھ اور

periodic consultation کے ساتھ Civil Society Organizations کا عمل شروع کیا ہے، وہ جب بھی کوئی نئی چیز کرنے لگتے ہیں تو ان کے ساتھ consultation کرتے ہیں، یوں ایک open and transparent culture Election Commission میں آگیا ہے۔نئی انتخابی فہرستوں کے context میں یہ چار چیزیں بہت positive ہوئی ہیں۔

اب میں عرض کروں گا کہ اس وقت انتخابی فہرستوں میں آگے کیا steps ہونے والے ہیں؟ اس وقت جو انتخابی فہرستیں display کی جائیں گی ان کو قانونی زبان میں Preliminary Electoral Rolls (PERs) کہتے ہیں اور ان کا 25-02-2012 تک مکمل ہونے کا schedule ہے۔ ان فہرستوں کو پچیس فروری سے انتیس فروری تک display کرنے کی تیاری کی جائے گی اور یکم مارچ سے اکیس دنوں کے لیے تقریباً پچپن ہزار جگہوں پر آویزاں کی جائیں گی جن کا اخبارات، ٹی وی میں باقاعدہ اعلان کیا جائے گا اور publicity کی جائے گی کہ یہ voter lists کن کن جگہوں پر آویزاں ہیں جہاں پر آپ جا کر یہ دیکھ سکتے ہیں کہ voter list میں آپ کا نام درج ہے، نہیں ہے، صحیح ہے، آپ اسے ٹھیک کروا سکتے ہیں۔ اگر آپ کوئی چیز تبدیل کرانا چاہیں گے، addition کروانا چاہیں گے،modification کروانا چاہیں گے یا deletion کروانا چاہیں گے تو وہاں آپ کو forms دیے جائیں گے۔ بعض اوقات family میں افسوسناک لیکن سانحاتی طور پر کسی کی وفات بھی ہو جاتی ہے، اگر آپ اس فرد کا نام voter list سے delete کروانا چاہیں گے تو اس کے لیے بھی ایک form ہو گا جو وہاں آپ کو میسر ہو گا۔ یہ عمل یکم مارچ سے اکیس مارچ 2012 تک جاری رہے گا، جس کے دوران آپ یہ ساری changes electoral rolls میں کروا سکیں گے۔ اس کے بعد جتنی بھی changes کے forms جمع ہوں گے اکیس مارچ کے بعد Election Commission NADRA کے ذریعے incorporate and update کروائے گا، پھرایک final electoral rolls تیار ہوں گے جن کو final electoral rolls کہا جائے گا۔ یہ اس sense میں final ہوں گے کہ ایک نئی انتخابی فہرست میں یہ final rolls ہوں گے لیکن ایسا نہیں ہے کہ اب اس میں مزید addition نہیں ہو سکتی۔ جب تک الیکشن کی date announce نہیں ہوتی اس وقت تک ان انتخابی فہرستوں میں نئے نام درج ہو سکتے ہیں، changes بھی ہو سکتی ہیں، deletion بھی ہو سکتی

ہے۔ جب الیکشنannounce ہو جائیں گے تو اس کے بعد یہ list freeze ہو جائے گی، پھر الیکشن اور اس کے نتائج آنے تک ان فہرستوں میں کوئی نیا نام درج نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا ایسا نہیں ہے کہ اگر آپ نے ان اکیس دنوں میں نام درج نہیں کرایا تو اب دروازہ بند ہو گیا ہے، ایسا نہیں ہے، وہ پھر بھی چلتا رہے گا لیکن ان اکیس دنوں میں یہ چیز آسان ہو گی کیونکہ یہ تقریباً پچپن ہزار جگہوں پر display ہوں گی اور Election Commission کا عملہ پوری طرح سے mobilize ہو گا کہ وہ ان چیزوں کو کر لے۔ بہتر یہی ہو گا کہ ان اکیس دنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ انتخابی فہرست کا جائزہ لے لیں۔

Election Commission نے اس مرتبہ ایک اور اچھی چیز کی ہے، وہ ابھی practice میں نہیں آئی لیکن اسے announce کر دیا ہے، وہ ایک sms service ہو گی۔ آپ ایک نمبر پر اپنا شناختی کارڈ sms کریں گے تو آپ کو اس کے جواب میں Election Commission کی طرف سے بتایا جائے گا کہ آپ کا نام ووٹر کی حیثیت سے درج ہے تو کس نمبر پر درج ہے؟ کس علاقے میں درج ہے؟ آپ کو اس کے کوائف sms کے ذریعے آجائیں گے۔ اس سے آپ کو کم از کم یہ تسلی ہو جائے گی کہ آپ voter list میں موجود ہیں اور کس علاقے میں درج کیے گئے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی service ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کی بھی تحسین کی جانی چاہیے کہ Election Commission نے نئی ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک سہولت دی ہے کہ آپ کو یہ check کرنے کے لیے کہ آپ کا نام ووٹر لسٹ میں درج ہے یا نہیں، اب کسی جگہ جانے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ ہاں، اگر اس میں آپ دیکھیں گے کہ کسی correction کی ضرورت ہے تو پھر شاید آپ کو جانا پڑے اور وہاں form fill کرنا پڑے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ اس display period سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں، اپنے آپ کو mobilize کریں اور ابھی میرے خیال میں secretariat آپ کو اس بارے میں ایک assignment بھی دے گا کہ آپ اگلے اجلاس سے پہلے جو reports تیار کریں گے، ان میں سے ایک report یہ ہو گی کہ ان display centres کا دورہ کرنے کے بعد آپ کےکیا تاثرات ہیں؟ مختلف سوالات ہوں گے آپ جن کے جوابات دیں گے، بنیادی طور پر آپ بتائیں گے کہ ان

display centres میں کیا نظام تھا؟ کیا واقعی list وہاں پر ہی display کی گئی تھی جس جگہ کا انہوں نے اشتہار میں لکھا تھا کہ یہ اس جگہ display ہو گی؟ اگر واقعی ووٹر لسٹ وہاں display تھی تو کیا آپ اپنا نام اس میں تلاش کر سکے؟ کیا آپ نے اپنے یا کسی دوسرے کے نام میں کوئی correctionکروانے کی کوشش کی؟ اس میں آپ کو وہاں پر موجود Election Commission کے لوگوں کی cooperation ملی؟ ان کی competence and cooperation کیسا تھا؟ کیا آپ نے Election Commission of Pakistan کی sms service use کی ہے؟ آپ کا sms service کے بارے میں experience کیسا رہا؟ آپ کا overall impression کیا ہے؟ یہ چند سوالات ہیں جن کی بنیاد پر آپ ایک چھوٹی سی report اپنی اپنی جگہوں پر جا کر بنائیں گے اور یہ بتائیں گے کہ آپ نے کس display centre کا دورہ کیا اور وہاں کا incharge کون تھا؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس بنیاد پر Youth Parliamentپورے ملک کی ایک report بنا سکتی ہے اور وہ Election Commission میں submit کر سکتی ہے۔ یہ آپ کیtowards the electoral process ایک بہت بڑیcontribution ہوگی اور آپ اس میں خود بھی بہت کچھ سیکھ سکیں گے کہ الیکشن کی لسٹ کیسے بنتی ہے؟ اس میں تبدیلیاں کیسے ہوتی ہیں؟ یہ ایک report ہے جسے PILDAT نے recentlyمرتب کیا ہے جس میں electoral reforms کی موجودہ صورت حال کیا ہے، وہ بیان کی گئی ہے۔ اس میں بہت سے ایسے facts and figures ہیں جو آپ کو ملیں گے، یہ report آپ کو ابھی تقسیم کر دی جائے گی۔

آخر میں میں کہنا چاہوں گا کہ انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام بنیادی طور پر اگرچہ Election Commission کا کام ہے، ان کی ایک آئینی ذمہ داری ہے اور اسے ہر سال upgrade کرنا بھی Election Commission کی ذمہ داری ہے لیکن یہ ذمہ داری اس وقت تک پوری نہیں ہوسکتی جب تک رائے عامہ اور عوام بیدار نہ ہوں، اسے check نہ کریں، review نہ کریں، اس پر objection raise نہ کریں اور اسے پوری vigilance کے ساتھ بہتر بنانے کی کوشش نہ کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر لوگ اس طرح vigilant رہیں گے اور Election Commission جس طرح اپنا کام کر رہا ہے، کرتا رہے گا تو شاید ہم اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک مکمل up to

date and accurate electoral rolls حاصل کر سکیں گے۔ صرف ایک چیز جس کے بارے میں میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ Election Commission نے کہا ہے کہ ستائیس مئی تک حتمی انتخابی فہرستیں تیار ہو سکیں گی۔ سپریم کورٹ نے ان کو حکم دیا ہوا ہے کہ آپ ان فہرستوں کو ہر حالت میں تئیس فروری تک مکمل کریں۔ سپریم کورٹ اور Election Commission کے درمیان یہ ایک تنازعہ اس وقت چل رہا ہے اور سپریم کورٹ غالباً آئندہ آنے والی hearing میں اس بارے میں کچھ فیصلہ بھی کرے گی۔ یہ situation تھوڑی سی tension کی باعث ہے لیکن بہرحال انتخابی فہرستیں جس بھی تاریخ کو تیار ہوں اصل چیز یہ ہے کہ یہ فہرستیں مکمل ہونی چاہییں، accurate and up to date ہونی چاہییں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: کچھ ممبران جنہوں نے حلف نہیں اٹھایا تھا، ان سے گزارش ہے کہ وہ کھڑے ہو جائیں اور حلف اٹھائیں۔

(At this stage the oath was administered)

Mr. Speaker: Now members can ask questions from Mr. Ahmed Bilal Sahib. Yes Malik Rehan Sahib.

Mr. Malik Rehan: Mr. Speaker! My question is pertaining to flood affectees and victims of military operation in Balochistan and FATA. They are still in ambiguity within from Balochistan, Sindh and Punjab

کیونکہ بہت سے military operation victims Punjab میں گئے ، کچھ سندھ میں گئے اور کچھ باہر چلے گئے ہیں۔ اسی طرح کچھ flood affectees بلوچستان میں چلے گئے، کچھ سندھ میں اور کچھ پنجاب میں چلے گئے ہیں۔ انہیں ابھی تک یہ پتا نہیں ہے کہ وہ پنجاب کے ہیں، سندھ کے ہیں یا بلوچستان کے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے NADRA نے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی بلال صاحب۔

جناب احمد بلال محبوب: دیکھیں یہ انتخابی فہرستیں originally 31-12-2011 کو مکمل ہونی تھیں اور جو پانچ مہینے کی تاخیر ہوئی ہے، اس کی ایک وجہ

یہ ہے کہ سیلاب اور military operation کی وجہ سے جو لوگ displace ہوگئے تھے، لہٰذا ان کی verification کا کام نہیں ہو سکتا تھا تو اس لیے زیادہ وقت لگا ہے۔ آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ جس بھی آدمی نے اپنا computerized Identity Card بنایا ہے، اس کا نام ووٹر لسٹ میں موجود ہو گا۔ ایک exercise ہوئی ہے جس میں گھر گھر جا کر لوگوں سے پوچھا گیا ہے،verify کیا گیا ہے کہ واقعی شناختی کارڈ پر دیے گئے ایڈریس پر لوگ موجود ہیں اور اگر موجود ہیں تو وہ کس ایڈریس پر اپنے آپ کو as a voter register کرانا چاہتے ہیں کیونکہ ووٹر کے پاس یہ choice ہے کہ وہ اپنے مستقل پتے پر اپنے آپ کو register کرالے یا اس وقت وہ جس جگہ پر رہ رہا ہے، وہاں اپنے نام کو register کرا لے یا جس جگہ اس کی property وغیرہ ہے، وہاں registerکروا لے۔ اس کے پاس یہ تین options ہیں، Electoral Rolls Act میں تفصیل سے لکھا ہوا ہے کہ ایک ووٹر اپنے آپ کو کہاں درج کروا سکتا ہے؟ اگر یہ لوگ اس تک نہیں پہنچ سکے ہیں اور verification کے لیے اس کے پاس کوئی آدمی نہیں آیا تو by default شناختی کارڈ میں جو مستقل پتا لکھا ہو گا، وہاں پر ووٹر کا نام درج ہو جائے گا۔ اس لیے فکر کی بات نہیں ہے کہ اگر کسی وجہ سے وہ displaced person ہے تو اس کا نام ووٹر لسٹ سے غائب نہیں ہو جائے گا، صرف اتنا ہو گا کہ اس کا نام مستقل پتے والی جگہ پر درج ہو گا اور اگر وہ اسے تبدیل کروانا چاہے گا تو ان اکیس دنوں میں بھی کروا سکے گا اور جب تک انتخابات کا اعلان نہیں ہو جاتا، اس وقت تک بھی تبدیل کروا سکے گا۔ جن 5%لوگوں کے کارڈ نہیں بنے ہوئے، ان کا مسئلہ ہے اور جیسے ہی وہ کارڈ بنوا لیں گے تو اسی حساب سے ان کا نام ووٹر لسٹ میں نام آ جائے گا۔

جناب سپیکر: ملک حماد صاحب۔

جناب ملک حماد: جناب والا! میرے دو سوالات ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ آپ نے بتایا ہے کہ ہر ووٹر کی تصویر بھی ہو گی تو یقیناً وہ وہاں کمپیوٹر بھی provide کریں گے جس میں ووٹر کا سارا data ہو گا۔ کیا وہ اس کے ساتھ finger print کی option رکھیں گے جس سے شفاف ووٹ ڈالنے کی 100% guarantee حاصل ہو جائے؟

جناب والا! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جب ہر پولنگ سٹیشن تک وہ data پہنچا دیں گے تو کیا اس data کے غلط ہاتھوں میں جانے کے کوئی chances نہیں ہیں؟ کیا Election Commission وہاں اتنی security provide کرے گا کیونکہ اتنا زیادہ data وہاں سے کوئی بھی چوری کر سکتا ہے، اس بارے میں Election Commission کی کیا policy ہے؟

جناب احمد بلال محبوب: دیکھیں چونکہ میں نہ تو Election Commission اور نہ ہی NADRA کا آدمی ہوں، لہٰذا میں اپنی best information پر آپ کو جوابات دے رہا ہوں۔ Policy position and decision تو وہی بتا سکتے ہیں۔ اس وقت finger print کے لیے کوشش ہو رہی ہے۔ اگر آپ ووٹ ڈالنے کے لیے گئے ہوں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ کو ballot paper کے counterfoil پر ایکthumb impression لگانا پڑتا ہے۔ وہ اس لیے ہوتا ہے کہ اگر کبھی verify کرنا پڑ جائے کہ ووٹ دینے والا وہی شخص تھا لیکن وہ کبھی check نہیں ہوتا تھا کیونکہ technology نہیں تھی۔ اب چونکہ NADRA database میں بھی آپ سب کاthumb impression recorded ہوتا ہے تو اب یہ check ہو سکتا ہے۔ ایک magnetic ink کا تجربہ ہو رہا ہے کہ وہ اس کے ذریعے thumb impression لگائیں گے اور پھر وہ آپ کے NADRA database کے ساتھ verify ہو جائے گا لیکن اس بارے میں ابھی حتمی فیصلہ نہیں ہوا، اس تجربے کے بارے میں ابھی بات چت چل رہی ہے اور ان کا خیال ہے کہ شاید الیکشن کی تاریخ تک اس کا انتظام کر لیا جائے۔ بہت سی چیزیں ہو رہی ہیں، کچھ جگہوں پر شاید experimental electronic voting machine بھی استعمال کی جائے گی جس میں آپ کو ٹھپہ لگانے کی بجائے مشین کا ایک بٹن دبانا ہو گا لیکن وہ تمام جگہوں پر نہیں ہو گا، پہلے pilot project ہو گا۔ ایک مشین ایسی ہے جس میں کیمرہ بھی لگا ہوا ہے، جب آپ بٹن دبائیں گے تو وہ آپ کی تصویر بھی کھینچ لے گی تاکہ یہ چیز record میں آ جائے گی کہ کس شخص نے ووٹ ڈالا ہے تو کئی چیزیں کرنے کے multiple layers ہیں لیکن ابھی under process ہیں۔ آپ نے data security کی بات کی ہے، میرے خیال میں کسی بھی پولنگ اسٹیشن پرelectoral rolls کا سارا database موجود نہیں ہو گا، اگر ہو گا

بھی تو غالباً وہ temper proof ہو گا اور کوئی شخص اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکے گا کیونکہ یہ main server میں محفوظ ہوگا۔ Election Commission نے data کی security پر پورا کام کیا ہے۔ اگر آپ اس رپورٹ کو دیکھیں گے تو اس میں ان کے چند objectives ایسے ہیں جو data کی security سے متعلق ہیں اور انہوں نے اس کے بارے میں بھی کچھ اہتمام کیا ہے۔ میرے خیال میں وہ تمام precautions جو اتنے اہم data کی protection کے لیے ضروری ہوتے ہیں، وہ کیے جائیں گے۔ آپ کو پتا ہے کہ یہ data NADRA کے record میں بھی ہوگا اور Election Commission کے پاس اپنا ایک الگ record بھی ہوگا، یہ multiple security arrangements ہوں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ مہرین سعیدہ صاحبہ۔

محترمہ مہرین سعیدہ: جناب والا! آپ نے ابھی سیلاب اور زلزلہ زدگان بات کی تھی کہ ہم شناختی کارڈ کے عمل کے ذریعے سے ووٹ بنا رہے ہیں، ایک شفاف کام محسوس ہو رہا ہے۔ جناب والا! جہاں تک ان کے شناختی کارڈوں کی بات ہے، اس وقت تو ان کے پاس نہ رہنے کی جگہ ہے، نہ کھانے کے لیے کچھ ہے، ان کے لیے کاغذات اور دوسری چیزیں سنبھال کر رکھنا بہت مشکل ہے۔ ان کے شناختی کارڈ کیسے بنیں گے؟ انہیں کیسے کہا جائے گا کہ واقعی یہ لوگ سیلاب زدگان یا زلزلہ زدگان ہیں؟ اس بات کو کیسے یقینی بنایا جائے گا؟ ان کے پاس اس چیز کا کوئی ثبوت نہیں ہے کیونکہ ان کی تمام چیزیں تو سیلاب یا زلزلے کی نظر ہو چکی ہیں۔

جناب احمد بلال محبوب: NADRA ایک ایسی organization ہے جس پر ہم اس لحاظ سے فخر کر سکتے ہیں کہ اس نے بڑی advance technology کا اہتمام اور اس کا استعمال کیا ہے۔ جو لوگ سیلاب یا اس سے پہلے زلزلے کی مشکل سے گزرے ہیں تو آپ کو معلوم ہے کہ ان کی مدد کے لیے ایک وطن کارڈ بھی جاری کیا گیا تھا۔ اس وطن کارڈ کے لیے بھی شناختی کارڈ کی شرط تھی تو ان لوگو ں نے جن کے cards and papers ضائع ہو گئے تھے کیونکہ وہ لوگ displaced

ہو گئے تھے تو ان لوگو ں کے شناختی کارڈ ہنگامی طور پردوبارہ بنائے گئے ہیں اور دوبارہ کارڈ بنانے کا کام نسبتاً آسان ہوتا ہے کیونکہ آپ نام بتاتے ہیں تو database سے وہ search ہو جاتا ہے بلکہ آنکھوں کی پتلیوں سے بھی آپ کی شناخت ہو جاتی ہے کہ یہ وہی شخص ہے اور database میں اس کا record کہاں ہے؟ یہ چیز thumb impression سے بھی search ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کو اپنا شناختی کارڈ کا نمبر یاد ہو تو وہ بہت ہی اچھی بات ہے لیکن اگر نام اور علاقہ بھی ہو تو NADRA check کر کے اسے duplicate شناختی کارڈ جاری کر دیتا ہے، ایسا نہیں ہے کہ جن لوگوں کے کاغذات ضائع ہو گئے ہیں ان لوگوں کا اب کوئی حل نہیں ہے کیونکہ NADRA نے کافی تعداد میں duplicate شناختی کارڈ جاری کیے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب عبیدالرحمٰن صاحب۔

جناب عبیدالرحمٰن: شکریہ جناب سپیکر! میرے چار سوالات ہیں۔

Mr. Speaker: You can ask one question at a time.

جناب عبیدالرحمٰن: جناب والا! میرا اہم سوال یہ ہے کہ electoral rolls میں جو reforms لائی جارہی ہیں، ان پر کتنا پیسہ خرچ کیا جا رہا ہے؟ یہ کتنا feasible ہے؟ شکریہ۔

جناب احمد بلال محبوب: یہ تو بہت feasible ہے کیونکہ یہ تقریباً مکمل ہونے والا ہے۔ جہاں تک expenses کا تعلق ہے تو Election Commission نے پچھلی consultation میں بتایا تھا کہ ان electoral rolls کی تیاری پر تقریباً دو بلین روپے سے کچھ زائد رقم خرچ ہوئی ہے۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ پچھلے electoral rolls پر ایک بلین روپے خرچ ہوئے تھے، اس مرتبہ اس پر دو بلین روپے سے زائد رقم خرچ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ شہیرہ جلیل صاحبہ۔

Miss Shaheera Jalil Albasit: Sir, in 2008 we had the City District Government, Karachi under which we had the Union Councils and the Towns.

Did the Election Commission of Pakistan take any sort of help from the UCs and the Towns to formulate the 2008 election voting list?

Mr. Ahmed Bilal Mehboob: I don't think so because Election Commission has primarily relied on the data provided by NADRA and use that for door to door verification and based on that verification results, they have further amended it. Now they are going to rely on the objections which they will received during the twenty one days display period. So, I don't think they have used the Local Government Institutions for completion or updating of the electoral rolls.

جناب سپیکر: جناب سراج الدین میمن صاحب۔

جناب سراج الدین میمن: جناب والا! میرا سوال ہے کہ کراچی کی situation بڑی vulnerable ہوتی ہے، target killings ہوتی رہتی ہیں، وہاں پر turn out کم ہوتا ہے لیکن ہم سنتے ہیں کہ ٹھپہ مافیا آتی ہے اور ووٹ ڈال دیتی ہے تو جناب والا! security situation کے سلسلے میں Election Commission کا Ministry of Interior کے ساتھ کوئی collaboration ہے تاکہ لوگ بلاخوف وخطر ووٹ ڈالنے کا اپنا بنیادی حق استعمال کرسکیں؟

جناب احمد بلال محبوب: یہ ایک بہت بڑا concern ہے اور میرے خیال میں آپ کتنی ہی اچھی انتخابی فہرستیں بنا لیں اگر یہ صورت حال ہو گی تو ظاہر ہے پھر یہ فہرستیں آپ کی help نہیں کر سکیں گی۔ اگر پورے کا پورے پولنگ اسٹیشن ہی take over ہو جائے اور وہاں لوگ اپنی مرضی کریں گے تو اس کا check پھر الیکشن کے بعد ہی ہو سکے گا۔ جس طرح ابھی thumb impression کی بات ہوئی ہے کہ آپ کے thumb impression کے ساتھ وہ اس کو match کر لیں گے تو یہ ایک check ہو گا کہ جس شخص کا ووٹ تھا، وہی ووٹ ڈالنے گیا یا کسی اور نے اس کا ووٹ ڈالا ہے۔ اس طرح کے کچھ precautions اگر اُس وقت تک implement ہو جاتے ہیں تو شاید اس قسم کی چیز کو safeguard کیا جا سکے گا لیکن یہ ایک concern ہے اور یہ صرف کراچی میں نہیں ہے بلکہ سندھ کے چند اندرونی علاقوں میں کچھ ایسے علاقے ہیں جو remote areas ہیں اور جہاں بہت

طاقتور لوگ ہیں، وہ تقریباً پولنگ اسٹیشنوں کو capture کر لیتے ہیں اور اپنی مرضی کے مطابق کام کرتے ہیں۔ ان کی بہت تھوڑی تعداد ہے لیکن بہرحال یہ ایسی pockets ہیں، ایک concern ہے، اس کا انتخابی فہرستوں سے تعلق نہیں ہے، اس کا الیکشن کے operation سے تعلق ہے۔ میرے خیال میں electoral reforms پر ایک الگ لیکچر رکھا گیا ہے، جب ہم وہ discuss کریں گے تو یہ باتیں بھی discuss کریں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ سمن احسن صاحبہ۔

محترمہ سمن احسن: جناب والا! معذور اور بزرگ حضرات کس طرح ووٹ ڈال سکیں گے؟ اس کے علاوہ میرے خیال میں overseas Pakistanis کو بھی ووٹ دینے کی اجازت دے دی گئی ہے تو وہ لوگ کس طرح اپنا یہ حق استعمال کر سکتے ہیں؟

جناب احمد بلال محبوب: دیکھیں جو معذور افراد ہیں، ان کے لیے میں پھر اسی report کو refer کروں گا کہ اس کو دیکھیں تو اس میں کچھ objectives ہیں جو specifically challenged and special persons کے لیے ہیں، ان کی voting کو facilitate کرنے اور voter registration کو facilitate کرنے سے متعلق ہیں۔ Election Commission کے focus میں یہ چیز ہے لیکن مجھے نہیں معلوم کہ اب تک ایسے کیا اقدامات کیے گئے ہیں جن کی وجہ سے voting کا process پہلے سے زیادہ آسان ہو جائے گا؟ یہ صرف معذور افراد کی بات نہیں ہے بلکہ traditionally خواتین کے ووٹوں کا turn out lower ہوتا ہے اور بعض ایسے districts ہیں جہاں پر ان کی voting ممکن ہی نہیں ہوتی کیونکہ تمام پارٹیاں ایک accord sign کر لیتی ہیں، بعض اوقات stamp paper پر sign کرلتی ہیں کہ ہم اپنی اپنی عورتوں کو voting کے لیے نہیں بھیجیں گے تو اس کے نتیجے میں وہاں خواتین کی voting ratio 0% ہوتی ہے، چونکہ یہ چیز وہ اپنی اپنی عورتوں پر voluntarily کرتے ہیں جومیں سمجھتا ہوں کہ انتہائی غلط بات ہے، اس کو تبدیل ہونا چاہیے۔ خواتین بھی کم ووٹ ڈالتی ہیں اور ہمارے پاس exit poll کے ٹھوس شواہد نہیں لیکن جن چند لوگوں نے exit polls

کیے ہیں، ان سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جوان لوگ بھی نسبتاً ووٹ ڈالنے کے لیے کم جاتے ہیں۔ یہ relatively marginalize لوگ جن میں خواتین، معذور افراد اور نوجوان کو خاص طور پر زیادہ facilitate کرنے کی ضرورت ہے اور Election Commission نے اس پر focus کیا ہوا ہے لیکن مجھے معلوم نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ ہم اگلے اجلاس میں Election Commission یا NADRA کے representative یا دونوں کے representatives کو آپ کے ساتھ interaction کے لیے بلائیں اور آپ اس وقت تک سوال کرنے کے لیے زیادہ بہتر equipped بھی ہوں گے کیونکہ آپ اس وقت تک display centres کو دیکھ چکے ہوں گے اور یہ ہو سکتا ہے کہ ہم آپ کی مزید clarity کے لیے ان کے ساتھ interaction کا موقع فراہم کریں، انشاءاللہ۔

جناب والا! سمندر پار پاکستانیز کے لیے ابھی حال ہی میں Election Commission نے فیصلہ کیا ہے کہ انہیں postal ballot کی سہولت دی جائے گی۔ In principle یہ فیصلہ ہوا ہے لیکن اس کے practical arrangements کے لیے ابھی وقت لگے گا، مجھے نہیں معلوم کہ وہ اگلے انتخابات سے پہلے یہ arrangements کر لیں گے یا نہیں لیکن یہ چیزیں ایک درست سمت میں جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب عمیر نجم صاحب۔

جناب عمیر نجم: ہمارے پاس الیکشن کی monitoring کے لیے ایک centralized camera monitoring system ہونا چاہیے جہاں پر ہم ایک ہی کمرے میں ہر پولنگ اسٹیشن کو دیکھ سکیں کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ یہ چیز پوری دنیا میں implement ہو رہی ہے تو پاکستان میں یہ چیز کیوں نہیں ہو رہی؟ میرا دوسرا سوال ہے کہ آزاد کشمیر کے لیے شہریوں کو ووٹ ڈالنے کا طریقہ کار کیا ہو گا؟

جناب احمد بلال محبوب: اگر آپ election monitoring through a centralized camera کے موضوع پر ایک چھوٹا سا paper لکھیں اور اس میں خاص طور پر ان ممالک کی مثال دیں جہاں یہ in practice ہے تو یہ بہت useful ہو گا۔ آپ پھر اپنے system کے through اسے Election Commission کو بھی بھیجیں، میرے خیال میں وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

آزادکشمیر کے ووٹروں کے بارے میں ایک فیصلہ یہ ہوا ہے کہ آزادکشمیر کے وہ لوگ جو پاکستان کے اندر constituencies میں رہتے ہیں، اُن کو اُن constituencies میں ووٹ دینے کی اجازت ہو گی۔ ایک فیصلہ آیا تھا جس میں ان کو اجازت نہیں تھی، اس میں کہا گیا تھا کہ وہ یا تو آزادکشمیر کے انتخابات میں ووٹ دیں یا پھر یہاں ووٹ ڈالیں لیکن اب ان کے دو ووٹ ہوں گے، وہ آزادکشمیر کے انتخابات میں بھی ووٹ ڈال سکیں گے اور یہاں بھی ووٹ دے سکیں گے۔ آزادکشمیر کے وہ لوگ جو پاکستان کی settled constituencies میں نہیں ہیں، ظاہر ہے وہ پاکستان کی ان constituencies میں ووٹ نہیں دے سکیں گے اور یہ fair بھی ہے۔

جناب سپیکر: جناب نجیب عابد بلوچ صاحب۔

جناب نجیب عابد بلوچ: شکریہ جناب سپیکر! چمن اور بلوچستان کے کافی علاقوں میں recently last year NADRA کی بڑی corruption پکڑی گئی جہاں افغان مہاجرین اور ایران کے بلوچ علاقوں سے آنے والے لوگ پیسے دے کر شناختی کارڈ بنوا لیتے ہیں اور یقیناً ان کے نام بھی ووٹر لسٹ میں ہوں گے۔ اس کے علاوہ افغانستان سے آنے والے اڑھائی ملین لوگ بھی شامل ہوں گے، اس طرح تو جو لوگ یہاں صدیوں سے رہ رہے ہیں ان کی صحیح representation کیسے ہو گی؟ اس کو کیسے address کیا گیا ہے؟

جناب احمد بلال محبوب: میرے خیال میں یہ بہت اہم سوال اور یہ بہت concern بھی ہے۔ آپ کی انتخابی فہرستیں تو اتنی ہی اچھی ہوں گی جتنا اچھا آپ کا NADRA کا database ہے۔ اگر NADRA کے database میں کہیں بہت massive scale پر غلطیاں ہیں تو وہ غلطیاں آپ کی ووٹر لسٹ میں بھی reflect ہوں گی لیکن ضروری نہیں ہے، اس لیے کہ ووٹر لسٹ کی display کے وقت اگر آپ یہ objection raise کریں گے اور یہ objection آپ صرف اپنے بارے ہی نہیں بلکہ کسی اور کے بارے میں بھی raise کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کے علم میں ہے کہ کچھ لوگ جو افغان مہاجرین ہیں، انہوں نے غلط طریقے سے شناختی کارڈ بنوا کر اپنے

آپ کو یہاں درج کروا لیا ہے تو آپ کا یہ حق ہی نہیں بلکہ فرض ہے کہ آپ یہ objection raise کریں، ان کا نام وہاں سے delete کروائیں اور ان کے شناختی کارڈ بھی منسوخ کروائیں اور یہ چیز ہوئی بھی ہے۔ میں نے بھی اخبار میں پڑھا ہے کہ افغان مہاجرین کی ایک بہت بڑی تعداد جن کو شناختی کارڈ جاری ہو گئے تھے، اس میں ایک scam پکڑا گیا ہے اور پھر کچھ کارڈ منسوخ بھی ہوئے ہیں۔ اگر آپ کے علم میں ایسی کوئی چیز آتی ہے ، جہاں کہیں بھی ہو، خواہ وہ افغان مہاجرین کا ہو یا کوئی اور ایسے لوگ ہوں جن کو پاکستان کی شہریت کے حقوق حاصل نہیں ہیں یا وہ لوگ ووٹر لسٹ میں نہیں ہونے چاہییں یا ان کو شناختی کارڈ جاری نہیں ہونے چاہییں تو آپ کے پاس یہ موقع ہے کہ ان اکیس دنوں میں آپ خود بھی ان کی complaints کریں اور community مل جل کر اس پر action لے اور complaints کرے۔ اگر آپ وہ data اکٹھا کر کے Youth Parliament میں لائیں تو میرے خیال میں Youth Parliament کی آواز بھی اس میں شامل ہو سکتی ہے۔ آپ یہ چیز towards a more accurate complete up to date voter list میں contribute کریں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد اسامہ ریاض صاحب۔

Mr. Muhammad Usama Riaz: Sir, as you have already pointed out that Election Commission has been doing its job commendably and you have also pointed out that amendment, deletion and addition can be made in the preliminary electoral rolls. Sir, my question is that CNIC have two addresses, permanent and temporary residence addresses and any voter has the option to get his vote registered on either of the residence, would this amendment be applicable in the change of residence when the preliminary electoral rolls are published and will I be filling an application or form in the area of my permanent residence or in the area of my temporary residence? One more question that as you know that I have seen some allegations have been raised against the Election Commission of Pakistan that the Election Commission of Pakistan has been actively involved in the periodical consultation with the politicians and the civil society organizations, the allegations have been raised

that Election Commission of Pakistan can be moved towards a bias or a partisan sort of structure? Do you think that there is any feasibility in these allegations? Thank you very much.

جناب احمد بلال محبوب: میں نے عرض کیا تھا کہ changes کا موقع right up to the announcement of the election date تک جاری رہے گا یعنی اگر آپ اس دوران اپنی رہائش change کرتے ہیں تو آپ کو یہ حق حاصل ہو گا کہ آپ اپنی voting place کو بھی جا کر change کروا سکتے ہیں، ووٹر لسٹ میں یہ بھی ایک way of modification ہے۔ اس کے لیے electoral rolls کا قانون آپ کو three options دیتا ہے، permanent جگہ جہاں آپ کا نام ہے، دوسرا option یہ ہے کہ جہاں آپ کا موجودہ پتا اور تیسرا option یہ ہے کہ کسی ایسی تیسری جگہ پر جہاں پر آپ کی property ہے یا آپ کے پاس کوئی ایسا proof ہے جس کے بارے میں آپ satisfactory بتا سکیں کہ مجھے وہاں پر اپنا نام بحیثیت ووٹر درج کروانا ہے۔ یہ قانون آپ کو کافی options دیتا ہے لیکن ظاہر ہے جس جگہ بھی ہو گا اسی ایک ہی جگہ پر نام درج ہو گا۔ آپ یہ changes right up to the date of the election کروا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: محمد عتیق صاحب۔

جناب محمد عتیق: شکریہ جناب سپیکر! ہم democratic practices میں یاemerging democracies میں آگے بڑھ رہے ہیں، یہ understood سی بات ہے کہ چیزیں online and transparent ہوتی جائیں گی۔ جس طرح 1945 میں زمیندار، کونسلر یا اسی طرح کا کوئی آدمی electoral vote cast کرتا تھا، ایک wisdom تھی۔ اس طرح جو تاریخی breakthrough الیکشن ہوئے جیسے basic democrat General Muhammad Ayub Khan Sahib جنہوں نے محترمہ فاطمہ جناح کو الیکشن میں ہرایا اور پھر وہ بنگال سے بھی جیتے۔ ہمارے think tanks کی طرف سے اس طرح کی wisdom کیوں نہیں آتی؟ الیکشن تو transparent ہو جائیں گے شاید اس آنے والے الیکشن کے بعد ہونے والے الیکشن میں ہم online vote cast کر رہے ہوں یا وہ چیز ہمارے گھر پر available ہو یہ understood چیز ہے کیونکہ technology آگے

بڑھے گی۔ The main thing is wisdom میرا اور ڈاکٹر قدیر خان صاحب کے ووٹ کا level ایک جیسا ہے، ٹھیک ہے ہمارے ہاں liberalism اور دوسری practices ہیں۔ اس میں basic democrats کا جو system تھا کیونکہ ہم نے چونسٹھ سالوں میں اتنے تجربے کیے ہیں، Sub-continent کی تاریخ میں 1945 کے الیکشن اور ایوب خان کے الیکشن breakthrough ثابت ہوئے تھے، یہ wisdom ابھی تک کیوں نہیں portray ہوا؟ System تو technologically advance تو ضرور ہو گا۔ شکریہ۔

جناب احمد بلال محبوب: دیکھیں ہم نے جو system opt کیا ہے وہ جمہوریت کا ہے اور جمہوریت میں ہر آدمی برابر ہے، اس کا ووٹ برابر ہے۔ آپ جو فرما رہے ہیں یہ کسی اور system کی بات ہے، آپ اس کے لیے lobby کیجیے، اگر زیادہ لوگ آپ کے ہمنوا ہو جائیں تو آپ یہ system change کروا لیں لیکن اس وقت دنیا کی غالب اکثریت نے جو نظام adopt کیا ہوا ہے، اس میں wisdom کو تولنے اور پیمائش کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہے کہ وزن کی بنیاد پر اس کے ووٹ کا اتنا وزن جاری کیا جائے کہ ان کا دوکلو گرام کا ووٹ ہے اور ان کا دس کلو گرام کا ووٹ ہے، اسی حساب سے انہیں weightageدی جائے، دنیا میں ایسا انتظام موجود نہیں ہے۔ یہ ایک سوال ہے جسے مختلف لوگ اٹھاتے رہتے ہیں، علامہ اقبال نے بھی اٹھایا تھا کہ:

جمہوریت ایک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

آپ اس پر debate جاری رکھیں لیکن نظام تو یہی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد اصفر فرید صاحب۔

Mr. Muhammad Asgher Fareed: Sir, please explain open and transparent culture again.

جناب احمد بلال محبوب: ایک مشاعرہ ہو رہا تھا اور جنرل اعظم خان صاحب کا مشاعرہ attend کرنے کا پہلا اتفاق تھا، انہوں نے دیکھا کہ شاعر شعر پڑھ رہے ہیں اور لوگ بار بار مقرر کہہ رہے ہیں تو انہوں نے پوچھا کہ 'مقرر'کیا ہے؟ انہیں کہا گیا کہ لوگ شاعر کو کہہ رہے ہیں کہ یہ شعر دوبارہ پڑھیں، انہیں

بہت غصہ آیا اور کھڑے ہو کر کہا کہ ایک بار غور سے شعر سنیں اور سمجھیں، باربار مت کہیں کہ دوبارہ بتائیں، دوبارہ بتائیں۔ میں چونکہ جنرل اعظم خان نہیں ہوں، اس لیے میں دوبارہ بیان کر دیتا ہوں۔ Open culture کا مطلب یہ ہے کہ اب Election Commission سیاسی جماعتوں کے ساتھ وقتاً فوقتاً meetings کرتا ہے، ان سے مشورے کرتا ہے، ان کی رائے لیتا ہے، Civil Society Organizations کو بھی invite کرتا ہے، ان کو بتاتا ہے کہ ان کے future plans کیا ہیں؟ انplans پر ان کی رائے لیتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ان سب کی رائے مانی جائے لیکن ان کو ضرور consider کرتا ہے۔ یہ ہے open and transparent culture. اب چونکہ ووٹر لسٹ آپ sms کے ذریعے check کر سکیں گے، اس کے مختلف technological طریقے ہیں، یہ نسبتاً زیادہ transparent ہو گی اور Election Commission اب اپنی website پر information بہت زیادہ دینے لگا ہے۔ یہ چند باتیں ہیں، جن کی وجہ سے relatively speaking یہ پہلے کی نسبت اب زیادہ open and transparent ہے لیکن ہر چیز صحیح نہیں جارہی، ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ ہر چیز perfect ہو گئی ہے۔ آپ اس report کو دیکھیں کہ اس میں کچھ غلطیوں اور خامیوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے، مثلاً Election Commission کی یہ دستوری ذمہ داری ہے کہ وہ ہر سال ووٹر لسٹ کو update and revise کرے لیکن Election Commission نے پچھلے چار سالوں سے annual revision کا کام نہیں کیا ہے۔ اس پر سپریم کورٹ نے بھی ان سے جواب طلبی کی ہے، ایسی کچھ چیزیں بھی ہوئی ہیں لیکن میرے خیال میں بحیثیت مجموعی چیزیں بہتری کی طرف آئی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب احمد نمیر فاروق صاحب۔

جناب احمد نمیر فاروق: جناب والا! آپ نے postal ballot کی بات کی تھی، وہ پاکستان میں موجود لوگوں کے لیے بھی یا صرفoverseas Pakistanis کے لیے ہے کیونکہ پاکستان میں کافی سارے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا ووٹ کہیں درج ہوتا ہے اور وہ jobs کے لیے بڑے شہروں میں آئے ہوتے ہیں۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جیسے آپ نے خود بتایا کہ youth میں بھی کافی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ووٹ ڈالنے نہیں جاتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ووٹ ڈالنے سے

کیا ہو جائے گا۔ کیا Election Commission میڈیا پر ووٹ کی اہمیت کے بارے میں عام لوگوں کی awarenessیا کوئی workshops کے بارے میں اقدامات کر رہا ہے کہ انہیں بتایا جائے کہ ووٹ سے کیا change لائی جاسکتی ہے؟

جناب سپیکر: جناب احمد بلال محبوب صاحب۔

جناب احمد بلال محبوب: مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے postal ballot پر سوال پوچھا کیونکہ ہم نے بھی یہ مسئلہ raise کیا ہے۔ اس وقت postal ballot کی سہولت two categories کو حاصل ہے، ایک تو وہ لوگ جو government servants ہیں، ان کا ووٹ کسی جگہ درج ہے اور ان کی posting کسی دوسری جگہ پر ہوئی ہے، وہ postal ballot کی سہولت حاصل کر سکتے ہیں یا پھر prisoners یہ سہولت حاصل کر سکتے ہیں، قیدی جیل سے اپنا ووٹ دے سکتے ہیں۔ اب اس میںthird category overseas Pakistanis کی شامل ہوئی ہے۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ overseas Pakistanis کو ووٹ دینے کا حق پہلے سے تھا، یعنی اگر آپ کا نام ووٹر لسٹ میں درج ہے اور اگر آپ الیکشن کے دوران دبئی میں ہیں اور اپنی چھٹی ایسے arrange کر لیتے ہیں کہ poling day پر اپنے علاقے میں آ جائیں اور ووٹ ڈال دیں تو آپ کے پاس یہ سہولت پہلے سے موجود ہے۔ وہ یہ چاہ رہے ہیں کہ ہم اپنی جگہ جہاں بیرون ملک موجود ہیں، وہاں موجود ہوتے ہوئے ووٹ ڈال سکیں، یہ سہولت صرف overseas Pakistanis کے لیے نہیں بلکہ مقامی پاکستانی کے لیے بھی ہونی چاہیے کہ اگر رحیم یارخان کا ایک شخص پشاور میں posted ہے، وہ government servant نہیں بھی ہے اور بجائے اس کے کہ وہ ووٹ دینے کے لیے all the way Peshawar سے رحیم یار خان جائے جبکہ ایک شخص جہاز میں سفر کرتے ہوئے دبئی سے لاہور اس سے پہلے پہنچ جاتا ہے تو اسے بھی یہ سہولت دی جانی چاہیے، ہم نے in writing Election Commission of Pakistan کویہ کہا ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ جس طرح آپ لوگ اچھی تجاویز اور خیالات لا رہے ہیں، آپ اسے document کریں اور ان ساری تجاویز کو ایک package کے طور پر بنا کر Election Commission کو بلائیں، میں Secretariat سے درخواست کروں گا کہ وہ یہ consider کرے کہ اگلے الیکشن سے پہلے دوکام، ایک تو electoral rolls

کے لیے display centres کی report اور ایک election reforms کے لیےایسے ideas کو compile کیے جائیں، آپ Youth Parliament کی طرف سے جائیں، چیف الیکشن کمشنر صاحب یا سیکرٹری Election Commission صاحب سے ملیں اور انہیں یہ چیزیں convey کریں۔ It is a good idea, یہ ہونا چاہیے، ہم اس کی حمایت میں ہیں۔

میرے خیال میں awareness campaign چلے گی، کتنی چلے گی یہ مجھے نہیں معلوم لیکن Election Commission نے کہا ہے کہ بڑے پیمانے پر ٹی وی، اخبارات، ریڈیو اورsocial media کے ذریعے لوگوں تک convey کیاجائے گا تاکہ زیادہ لوگ ووٹ ڈالیں۔ میرے خیال میں اس سلسلے میں Election Commission کو help کی ضرورت ہو گی، people like you can play very important role in making sure that people first of all get their votes registered and secondly, they get out and vote مطلب یہ کہ وہ الیکشن والے دن کرکٹ کھیلنے نہ چلے جائیں، گھر پر نہ بیٹھیں رہیں، عموماً شہروں میں ووٹ ڈالنےکا تناسب کم ہوتا ہے، دیہات میں جہاں لوگ کم پڑھے لکھے ہوتے ہیں، وہ ووٹ ڈالنے میں نسبتاً زیادہ enthusiastic ہوتے ہیں۔ پڑھے لکھے لوگ جن میں middle and upper class کے لوگ شامل ہوتے ہیں وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں کہ وہ ووٹ ڈالنے کے لیے پولنگ اسٹیشن جائیں، شاید پولنگ اسٹیشن ان کے گھر تک آ جائے تو ممکن ہے کہ وہ ووٹ ڈال دیں لیکن وہ جانا پسند نہیں کرتے حالانکہ ان کے پاس گاڑی بھی ہوتی ہے اور جو غریب ووٹر ہوتا ہے وہ بے چارہ پیدل چلتا ہے، public transport use کرتا ہے، اپنے امیدوار کی transport میں بیٹھتا ہے، ٹریکٹر ٹرالی میں بیٹھ کر آتا ہے لیکن وہ ووٹ ڈالنے جاتا ہے تو میرے خیال میں ہمیں جنہیں اس ملک نے شاید ان لوگوں سے زیادہ دیا ہے، ہمارا فرض زیادہ ہے کہ ہم کم از کم ووٹ ڈالنے تو جائیں۔

جناب سپیکر: جناب گوہر زمان صاحب۔

جناب گوہر زمان: جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ ابھی جس طرح ملک میں uncertainty ہے اور may be early election call up ہو سکتے ہیں تو کیا اس وقت جو ووٹر لسٹ ہے یہ credible enough ہے کہ on urgent basis election hold کرسکتی ہے؟ Election Commission early elections کی صورت میں کیا

steps اٹھائے گا؟ اس کے علاوہ جو military persons ہوتے ہیں، ان کا الیکشن میں کیا role ہوتا ہے کیونکہ ان کا oath ہوتا ہے کہ ہم نے political persons کا part نہیں بننا؟

جناب احمد بلال محبوب: جہاں تک military persons کی بات ہے تو سیدھی سی بات ہے کہ انہیں ووٹ دینے کا حق ہوتا ہے لیکن اس کے علاوہ وہ electoral process میں حصہ نہیں لے سکتے۔ الیکشن کے دوران اگر civil administration فوج کو law and order کی situation کے لیے یا پولنگ اسٹیشن کی حفاظت کے لیے مدد کے لیے طلب کرے تو وہ کر سکتی ہے۔پچھلے الیکشن میں آپ نے دیکھا تھا کہ وہ لوگ پولنگ اسٹیشن پر نہیں تھے بلکہ اس سے کچھ فاصلے پر deployed تھے لیکن visible تھے۔ جو لوگ disturb کرنے کی نیت رکھتے تھے ان کے لیے یہ ایک warning تھی کہ فوج موجود ہے لیکن جب تک civil administration انہیں طلب نہ کرے، فوج کا کوئی role نہیں ہوتا۔

انتخابی فہرست 27-05-2011 کو مکمل ہو جائے گی، اس کے بعد جب بھی الیکشن ہوجائیں، Election Commission تیار ہو گا۔ اس سے پہلے بھی شاید تیار ہو گا لیکن آپ کو یاد ہے کہ جب کسی سٹیج پر elections announce ہوں گے تو اس کے لیےنوے دنوں کا وقت دینا ہوتا ہے اور for example آج فروری میں الیکشن announce ہو جائیں تو آپ کے پاس مئی تک وقت ہو گا۔ میرے خیال میں انتخابی فہرستیں in any case مکمل ہو جائیں گی۔ میں اس میں کوئی شک نہیں دیکھتا۔

جناب سپیکر: تیمور شاہ صاحب۔

جناب محمد تیمور شاہ: جناب والا! اس رپورٹ میں جو statistics دیے گئے ہیں کہ in 1970 voting turn out کتنا تھا، which was 63.4%, in 1997 35.4% and in 2008 it was 44.4%. جناب والا! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ سارا turn out which included all the bogus votes and all the multiple entries, یہ ان سب کو include کرتا تھا۔ اب وہ multiple entries بھی ختم کر دی گئی ہیں، bogus ووٹ بھی ختم کر دیے گئے ہیں اور criteria بھی زیادہ strict کر دیا گیا ہے کہ جس کے پاس

computerized National Identity Card ہے، صرف وہی اپنا ووٹ ڈال سکتا ہے، now the question is that do you expect that in the next election this turn out will be decreased due to such contractions upon the voters? میرا دوسرا سوال ہے کہ to mobilize the voters کیا کیا جار رہا ہے، so that this number of turn out کسی طرح بڑھ جائے؟

جناب احمد بلال محبوب: میں عرض کروں گا کہ South Asian countries میں پاکستان میں سب سے کم voter turn out ہے اور دنیا میں بھی ہم bottom سے تقریباً پانچویں یا چھٹے نمبر پر ہیں۔ آپ کا سوال بڑا intelligent ہے، کئی لوگوں کا خیال ہے کہ ہماری انتخابی فہرستوں میں چونکہ multiple entries ہیں تو یہ padded list ہے،بہت سارے bogus voters کی وجہ سے یہ بہت بڑی list ہے۔ اگر وہ نکال دیے جائیں تو انتخابی فہرست چھوٹی ہو جائے گی۔ اگر انتخابی فہرست چھوٹی ہو جائے اور number of vote cost اتنے ہی رہیں جتنے پہلے رہے ہیں تو voter turn out بڑھ جائے گا کیونکہ آپ percentage of the total registered votes لیتے ہیں تو اگر total registered votes کم ہو جائیں اور ووٹ اتنے ہی polled ہوں تو یہ simple mathematics ہے کہ voter turn out will be more. اب نئی انتخابی فہرستوں کے بعد کیا situation ہو گی یہ دیکھنے والی بات ہے؟ کئی لوگوں کا خیال ہے کہ اب voter turn out بہتر ہونا چاہیے، ایک تو اس وجہ سے کہ listبہتر ہو گئی ہے، دوسری اس وجہ سے بھی کہ کچھ آثار لگ رہے ہیں کہ لوگ، خاص طور پر وہ جو traditionally ووٹ ڈالنے نہیں جاتے تھے، for various reasons سیاسی طور پر وہ تھوڑے سے active ہوئے ہیں، کچھ نئی پارٹیاں ہیں جو ان کو mobilize کر رہی ہیں، اس کے علاوہ کیونکہ democratic era ہے تو لوگ اب اس میں involve ہونا چاہتے ہیں، change چاہتے ہیں تو میرے خیال میں ہمارا اگلا voter turn out شاید ہماری تاریخ کاbig voter turn out ہو گا۔Let's hope, let's make it possible.

جناب سپیکر: جناب جمال نصیر جامی صاحب۔

جناب جمال نصیر جامی: جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ جو technology لائی جارہی ہے یا جو تمام چیزوں کو improve کیا جارہا ہے تو اس کی

بنیادی وجہ یہ ہےکہ ہم voter turn out کو بڑھانا چاہتے ہیں۔ جیسے آپ نے بتایا کہ South Asian Region میں پاکستان کا voter turn out سب سے کم ہے۔ جب عام پبلک میں یا ہمارے گھروں میں جب voter turn out کا معاملہ discuss ہوتا ہے تو سب سے پہلے یہی بات ہوتی کہ کس کو ووٹ دیں سب چور ہیں۔ جناب والا! اس حوالے سے ایک تجویز یہ بھی سننے میں آرہی تھی اور جو کئی ممالک میں رائج ہے جہاں 'کوئی نہیں' کا option بھی ہوتا ہے۔ اس حوالے سے Election Commission نے کوئی work out کیا ہے کہ 'کوئی نہیں' کے option کو شامل کرنے کے بارے میں سوچا جا رہا ہے یا نہیں؟

جناب احمد بلال محبوب: میرے علم میں تو نہیں کہ Election Commission 'کوئی نہیں' کے option پر غور کر رہا ہے۔ بنگلہ دیش میں جب 2008 میں الیکشن ہوئے تو انہوں نے پہلی مرتبہ ووٹروں کے لیے یہ option رکھی تھی لیکن وہاں پر بہت تھوڑی تعداد میں ایسے ووٹر آئے بلکہ انہوں نے ایک condition رکھی تھی کہ اگر کسی constituency میں total registered votes کے 50% سے زیادہ لوگوں نے یہ کہا کہ 'کوئی نہیں' تو وہاں کا الیکشن کالعدم قرار دے دیں گے، الیکشن دوبارہ کروائیں گے لیکن مشکل سے کسی جگہ پر ایک فیصد بھی نہیں تھا یعنی below 01% لوگوں نے یہ کہا کہ 'کوئی نہیں'۔ پاکستان میں بھی کم وبیش صورت حال یہی ہو گی۔ بہت کم لوگ ہوں گے جو صرف یہ کہنے کے لیے پولنگ اسٹیشن جانے کی زحمت کریں گے کہ میں کسی کو ووٹ نہیں دیتا، اس لیے مشکل ہے۔ میرے خیال میں ہماری یہ thinking بھی تبدیل ہونی چاہیے۔ اگر سب چور ہیں تو آپ کھڑے ہوجائیں، آپ اپنے آپ کو volunteer کریں لیکن ہر ایک کی مذمت کرنا، ہر ایک کو criticize کرنا اور خود کچھ نہ کرنا، میرے خیال میں اس culture کو بدلنا چاہیے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب احمد بلال محبوب: آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ سب کو reject کریں اور پھر اپنی پارٹی بنائیں، آپ خود پیش ہوں۔ جن لوگوں نے پارٹی بنائی ہے، جنہوں نے political struggle کی ہے، شہر شہر ، دیہات دیہات ووٹوں

کے لیے گھومتے ہیں تو میرے خیال میں ان کی قدر کرنی چاہیے۔ میرا نہیں خیال کہ سب لوگ چور ہیں، کچھ لوگ چور ہیں تو کچھ لوگ اچھے بھی ہیں۔ ان کی تلاش کرنی چاہیے، ان کو encourage کرنا چاہیے، ان کی support کرنی چاہیے۔ اگر کہیں نہ ملیں تو پھر آپ کا یہ فرض ہے کہ آپ خود اپنے آپ کو volunteer کریں لیکن اگر آپ خود بھی اس category میں شامل ہیں تو پھر الگ بات ہے، ظاہر ہے پھر آپ کے پاس کوئی choice نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب فہد مظہر علی صاحب۔

جناب فہد مظہر علی: جناب والا! ہم نے ماضی میں دیکھا ہے کہ ہمارے ملک میں الیکشن کے دوران یہ ہوتا رہا ہے کہ پولنگ کے لیے Presiding Officers and Assistant Presiding Officers کو تعینات کیا جاتا ہے، یہ لوگ پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کے ٹیچر ہوتے ہیں۔ اگر more or less education کو as a provincial subject دیکھا جائے اور ان کی appointment دیکھی جائے کیونکہ ٹیچروں کی بھرتی سیاسی بنیادوں پر ہوتی ہے۔ Election Commission کے level پر بہت کچھ ہو رہا ہے تو اس چیز کو بھی مدنظر رکھا جائے کیونکہ جو لوگ اس تمام process کے custodian بنتے ہیں، ان کی کسی پارٹی سے affiliation نہیں ہونی چاہیے۔ آپ اس پر کچھ elaborate کرنا چاہیں گے؟

جناب احمد بلال محبوب: آپ کی بات تو صحیح ہے، یہ بہت بڑا مسئلہ ہے لیکن اس کو کیسے address کیا جائے؟ اس کا کیا حل ہے؟ اس پر بہت سی باتیں ہوتی رہتی ہیں، ایک تجویز یہ ہے کہ کسی ایک ضلع کے ملازمین کو اسی ضلع میں as a poling staff تعینات نہ کیا جائے، انہیں next district میں بھیج دیا جائے کیونکہ عموماً وہ اس ضلع کے influential کے under زیادہ influence ہوتے ہیں اور وہ انہیں oblige کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ایک تجویز ہے اور ابھی discuss ہو رہی ہے۔ مجھے بہت خوشی کہ آپ لوگ اس بارے میں سوچ رہے ہیں، آپ کے ذہنوں میں یہ سارے خیالات آرہے ہیں۔ آپ ان ساری چیزوں کو ہوا میں نہ اڑنے دیں، انہیں compile کریں، آپ کی پارٹی کے جو بھی head بنیں یا اس کے

لیے head کا بھی انتظارنہ کریں، کوئی صاحب یہ چیزیں compile کرے۔ میرے خیال میں ہمارے Reporters ہمارے ساتھ cooperate کریں گے اور اجلاس کا transcript ہمیں جلدی دے دیں گے تو یہ بھی ہم آپ کو بھجوا دے دیں گے۔ اس بنیاد پر اگر آپ یہ ساری تجاویز compile کریں اور ایک report بنائیں تو یہ بہت valuable چیز ہو گی لیکن یہ issue بہت بڑا ہے۔

جناب فہد مظہر علی: جناب والا! اس میں ایک بات یہ بھی ہے کہ اگر future میں ایسا initiative لیا جائے تو ہمارے urban areas میں کچھ enforcement ہو جائے گی لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ جو over estimated results آتے ہیں وہ rural areas سے آتے ہیں اور وہاں پر یہ چیز زیادہ ہے۔ اگر ہم ملک میں کوئی reform کرنا بھی چاہتے ہیں تو it should be from rural to urban areas. لوگ اس چیز کو urban areas سے initiate کر کے own نہیں کرتے، جبکہ پاکستان کےباقی لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے اوپر imposition from the urban areas ہے۔ اس میں پھر ایک dissatisfaction آجاتی ہے تو reforms جو بھی ہوں، میری ایک advise ہے کہ برائے مہربانی اسے rural areas سےurban areas میں لایا جائے، پاکستان کے مستقبل کے لیے اس میں بہتری ہو گی۔

جناب سپیکر: جناب حسن اشرف صاحب۔

Mr. Hassan Ashraf: Mr. Speaker, my question is around overseas postal vote. It is going to cost us a lot more for overseas postal votes. Many of them hold dual nationality as well and why we are giving them the right to vote if they do not have the right to contest the election? If we are giving them the right to vote then they should also have the right to contest the election similarly. Thank you.

Mr. Ahmed Bilal Mehboob: This is a very intelligent question and very legitimate one. I sympathized with the idea underlined the question. I do have my own concerns about that and Election Commission has calculated that it is going to cost them about twenty times more per vote to facilitate an overseas Pakistani voter. Not only that there is going to be other complications

too, as you know most of the governments in the Gulf where large number of Pakistanis are concentrated in Saudi Arabia, UAE, Bahrain and Kuwait, they don't have a culture of very open democratic society. So, once you give the voting right to people there then I think greater political activity would also start there among the voters. Candidate will go to convince them, to address them, to hold meetings and all that will make our workforce less attractive for those countries, so, this is also a problem. So, there is other problem too.

ابھی تو بہت تھوڑے سے postal ballots ہوتے ہیں کیونکہ government servants ہیں یا قیدی ہیں لیکن ہر الیکشن میں پارٹیاں یہ سوال اٹھاتی ہیں کہ postal ballot کے ذریعے rigging ہو گی، جو پارٹی in power ہے وہ دھڑا دھڑ postal ballots register کروا رہی ہے تاکہ وہ الیکشن کے results پر اثر انداز ہو سکے۔ اگرچہ ہم نے پچھلے الیکشن میں اس کو verify کیا تھا اور پتا چلا تھا کہ یہ الزامات صحیح نہیں ہیں، جہاں پر کہا گیا تھا کہ اتنی بڑی تعداد میں postal ballots register ہوئے ہیں، وہ ایسے نہیں ہوئے تھے لیکن اب چونکہ واقعی بڑی تعداد میں overseas Pakistanis as voters register ہوں گے، میرے خیال میں آٹھ نو ملین voters تو register ہوں گے، ان کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، so this is going to raise many questions, it is going to raise more questions then this practice is going to answer. یہ سوالات ہیں، آپ بھی raise کریں، discuss کریں and give your ideas because I think overseas Pakistanis کے postal ballot کی facility پر still final decision is yet to be taken on detail. اگر آپ کی طرف سے کوئی ideas جائیں گے تو I think Election Commission will definitely look at it. One of you can work on overseas Pakistanis votes you can divide among yourself various segments of this whole electoral rolls exercise.

جناب سپیکر! Election Commission نے duel nationality پر ایک بہت اچھی چیز کی ہے، once again we must commend Election Commission of Pakistan کہ اب وہ candidate تو نہیں ہوسکتے اور ووٹر ہونے کی position clear نہیں ہے، میرے خیال میں وہ ووٹر ہو سکتے ہیں کیونکہ کوئی ایسا قانون نہیں ہے جو کسی dual nationality holder کو as a voter ہونے سے روکتا ہو۔ If you think

that is not the right thing then you must propose a new legislation.

جناب سپیکر: محترمہ انم ضیاء صاحبہ۔

Miss Anum Zia: Mr. Speaker! I did not have a question until and unless have you started answering the questions. You have told us that the Election Commission had proposed a very techno-centric way of voting, everything is becoming in fact technology based. Personally, I have been to different parts of Pakistan and interior of Pakistan in Bhera, Khushab, everywhere in Balochistan and Sindh. What I feel is if you are complicating the process, don't you feel the voter turn out will lesser in fact than becoming more because as my brother pointed out that the earlier voter turn out was less, even though you pointed out that we do have a high number of voters who come out and vote, but if you are programming the whole thing in such a way when we know the incompetency of NADRA. We know that the whole shift from the ordinary cards to these computerized identity cards and now when we know about the fragmentation of politics. Don't you think that will create more problems for the voters to come up and vote? Thank you.

جناب احمد بلال محبوب: یہ بہت intelligent and legitimate سوال ہے۔

دنیا میں جہاں یہ electronic voting machines use ہوتی رہی ہیں،اب وہاں پر بھی یہ trend ہے کہ they are moving away from that because this is causing problems, you know very celebrated case in the United States جب بش کا دوسرا الیکشن تھا تو اس وقت فلوریڈا میں there was a big mess up that was mainly because of the electronic voting machines. یہ عجیب سی بات ہے کہ جن ملکوں میں electronic voting machine introduce ہوئی ہے، they are moving away from that, they are coming back to manual because they think that is more reliable لیکن جن ملکوں میں manual voting ہے they want to experiment with electronic voting machine and Pakistan is one of those countries. ایک اچھی چیز یہ ہے کہ a similar voting machine has been used in India successively and very successfully تو ایک ایسا model اور انڈیا کی population is not more literate than ours بہت تھوڑا سا فرق ہو

گا، culture بھی ایک جیسا ہے، اگر یہ وہاں پر successfully use ہو سکتی ہے تو ہمارے ہاں بھی ہو سکتی ہے لیکن ابھی تک اسے use بھی نہیں کر رہے ہیں۔ اس الیکشن میں I don’t think that at the voter end it is going to be a techno-centric exercise. Yes, processing of votes, checking of bogus votes and these things are going to be technical but at the voter end I don’t think it is going to complicate and it is going to scare them away, not yet, but the question is legitimate in the context of the trend. کل اگر electronic voting machines آ جائیں تو will it attract more voters? Will it’s scare them away or it will make things more complicated? اس سے کوئی غلطی ہو گئی تو the whole legitimacy of electoral process may be called into question تو یہ بہت legitimate questions ہیں، دنیا میں جہاں بھی technology introduce ہوتی ہے تو شروع میں ایسے سوالات کیے جاتے ہیں and I am glad you are asking these questions.

جناب سپیکر: ڈاکٹر علی رضا صاحب۔

ڈاکٹر علی رضا: جناب والا! آپ نے mentioned کیا تھا کہ 2007 کے electoral rolls میں eighty one million voters registered تھے، currently ہماری آبادی round about 120 million کے قریب ہے تو باقی کے 39 million people کہاں گئے؟

جناب احمد بلال محبوب: ووٹر کے لیے چونکہ اٹھارہ سال کا ہونا شرط ہے اور کچھ ووٹر ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے نام register نہیں کروائے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: جناب عتیق الرحمٰن صاحب۔

جناب عتیق الرحمٰن: شکریہ جناب سپیکر! آپ نے میرے ایک بھائی کے سوال کا جواب میں کہاتھا کہ Election Commission of Pakistan media کے ذریعے لوگوں کو motivate کرے گا کہ الیکشن والے دن وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ووٹ ڈالنے کے لیے جائیں۔ جناب والا! الیکشن والے دن سب سے بڑا issue لڑائی کاہوتاہے، وہاں بہت لڑائیاں ہوتی ہیں، بہت زیادہ فائرنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے بہت کم لوگ ووٹ ڈالنے جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں میرے صوبائی اسمبلی

کے حلقے میں ضمنی الیکشن ہوئے جس میں بہت لڑائی ہوئی، باہر پولیس کھڑی تھی لیکن کوئی action نہیں ہوا۔ اگر Election Commission اسی ایک مسئلے پر قابو پا لے تو میرے خیال میں زیادہ ووٹ cast ہو سکتے ہیں۔

جناب احمد بلال محبوب: یہ اچھا idea ہے اور اس سے کوئی بھی اختلاف نہیں کرے گا۔

Mr. Speaker: With this thank you Mr. Bilal Sahib for your eliminating address and good piercing, intelligent questions coming from our Youth Parliament.

جناب احمد بلال محبوب: جناب سپیکر! میں کچھ آخری باتیں کہہ سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی بالکل۔

جناب احمد بلال محبوب: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس قسم کے سوالات honourable members of the Youth Parliament نے اٹھائے ہیں، مجھے بہت خوشی ہوئی ہے it's very good quality of questions, very intelligent and informed questions. صبح میرا mood off ہو رہا تھا کہ لوگ اجلاس میں شرکت کے لیے وقت کے بعد آ رہے تھے تو وہ the quality of questions سے بہت compensate ہو گیا ہے۔ شکریہ بہت بہت۔

Mr. Speaker: Honourable members, you were interested yesterday that if a chance is given to change the party's line, you have some time till 3:00 p.m., to think about if you want to change or any gentleman member want to change then you have until 3:00 p.m., choice to make both either in a limited number not so many to make it change from Blue Party to Green Party not from Green Party to Blue Party.

Mr. Muhammad Taimoor Shah: Sir, with due respect, it was unanimously decided by the opposition that the manifesto was published by the PILDAT Secretariat and it was mandatory and obligatory for everybody to read that manifesto of the party in true loyalty with it. You have to be loyal to it, the

thing is that we are sitting as an opposition and we unanimously decided that we will a strong opposition. We have taken the oath of Green Party and they have taken the oath of Blue Party, we are loyal to our oath and we will not accept any addition to this party.

(Desk thumbing)

Mr. Speaker: Well Taimoor Shah Sahib it is amongst you to discuss and if either party does not agree with each other then it is end of the matter but as far as we thought that the Blue Party is little more in number and to decrease their 2/3rd majority not that to strengthen you. You are capable enough, your whole team is good enough but we thought to strengthen by number. The House is adjourned and to meet again today at 12:00 noon.

[The House was then adjourned to meet again at 12:00 noon]

[The House was reassembled at 12:00 with Mr. Speaker (Mr. Wazir Ahmed Jogazi in Chair]

جناب سپیکر: کوئی ایسا ممبر جس نے ابھی تک حلف نہیں اٹھایا؟ کوئی نہیں ہے۔

Honourable members! punctuality is the hallmark for your behaviour, if you would not be punctual there could be serious repercussions for the person who is not adhering to the punctuality. Yesterday, we made it very clear that punctuality is to be respected and this is one part of the learning that you got to be adopting here and for the rest of your life that punctuality makes many things easier in life. The Youth Parliament, we will be rather strict on the punctuality and specially, when you live in the same hotel and you are late and then you still would not accept that you are late will not be accepted. We excuse you for today but in future please make sure that you are most punctual than anybody else and also in your outlook we would love to see that you are forward looking men and women for the future rather than getting to the history which in any case is replete with so much of mistakes, so much of hiccups, so much of problems and

if we keep on referring to that you would not be able to look forward. So, please look forward whatever is happened is happened and with your intelligence that we have seen today we are accepting you that you will be looking into the future and you would be suggesting ways and means how to get out of the problems that we are situated in today. That is our request from you all that you should really seek a solution to the problem rather than explaining the problem, the problem is there but you need to have a solution to the problem. The problem is got to be solved and you got to have solution to the problem.

Resolution

> "This House is of the opinion that the issues of the province of Balochistan are of serious nature. It advises the Government to look for way to resolve the issues of the province which now pose a threat to the very existence of the country. The House condemns the Resolution moved in the US Congress regarding Balochistan".

Mr. Speaker: We have a resolution at hand, the movers are Malik Rehan Baloch Sahib and Mr. Muhammad Haseeb Ahsan Sahib, either of you can move the resolution?

Malik Rehan Baloch: Mr. Speaker! I beg to move;

> "That this house is of the opinion that the issues of the province of Balochistan are of serious nature. It advises the Government to look for ways to resolve the issues of the province which now pose a threat to the very existence of the country. The House condemns the Resolution moved in the US Congress regarding Balochistan".

Mr. Spekaer: Thank you. Malik Sahib you have got to address the Chair like 'Mr. Speaker" not Excellency,

you honourable members اگر سارجنٹ ایٹ آرمز یہ کہہ رہے ہیں تو وہ کہیں لیکن to address the Chair as "Mr. Speaker", so, you can explain your resolution and then we will invite either side to speak on it. If you could give your names so that I can call you or I call you on my own.

جناب ملک ریحان بلوچ: جناب والا! بلوچستان کا مسئلہ قومی مسئلہ

ہے ہم نے ساٹھ سالوں سے اس کا کوئی permanent حل یا کوئی permanent solution نہیں ڈھونڈی ہے ہر وقت وفاق اور صوبہ at the daggers drawn رہے ہیں، ہر وقت یہ confrontation رہی ہے۔ یہ مسئلہ political and economical ہے، ہم نے اس کو غلط رنگ دے دیا ہے۔ ہم نے ان issues کو solve کرنے کے لیے آرمی کو استعمال کیا ہے but military is not the ultimate solution. بلوچستان میں قیام پاکستان سے یہ sense of deprivation رہا ہے کیونکہ ہمیں تعلیم سے دور رکھا گیا ہے، وہاں پر infrastructure بالکل ہی نہیں ہے، وہاں health nonexistence ہے۔ ہم بلوچستان کے لیے جو demand کر تے ہیں، 1973 کے آئین میں جو درج تھا، وہ in true sense implement نہیں ہوا، اس پر whether Punjab is reluctant or federal is reluctant but ابھی someone is reluctant to give provincial autonomy. recently 18th Amendment pass کی گئی ہے، اس کی بھی in true sense implementation نہیں ہے، صحیح طرح سے devolution نہیں ہو رہی، اس میں بہت سے faults ہیں جنہیں ہم نے ڈھونڈنا ہے۔ اس Youth Parliament میں بلوچستان کے لوگ بھی بیٹھے ہیں، سندھ کے لوگ بھی ہیں، خیبر پختونخوا کے لوگ بھی ہیں اور پنجاب کے لوگ بیٹھے ہیں، ہم سب کو مل کر اس مسئلے کی permanent solution ڈھونڈنی چاہیے تاکہ ہم یہاں بیٹھ کر وفاق کو blame کریں یا بلوچستان کو blame کریں بلکہ ہمیں اس مسئلے کا دیرپا مستقل حل ڈھونڈنا چاہیے۔ ہم سب کو پتا ہونا چاہیے کہ ایک مرغی جو پنجرے میں بند ہے وہ کیوں گنگناتی ہے؟ کیوں گاتی ہے؟ because she is being exploited, she is being suppressed, she is being dominated. بلوچستان کے عوام چاہے وہ پختون ہوں، چاہے بلوچ ہوں، ان میں freedom of expression, freedom of thought, freedom of union ہے ہی نہیں، fundamental rights ہمیں نہیں دیے جارہے ہیں۔ We want these rights, these privileges.

جناب والا! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بلوچی لوگ against the state ہیں، we are not against the state, Baloch people are not against the state, they are against the system. ہمیں اس colonial system کو تبدیل کرنا چاہیے جو ابھی تک ہم پرزبردستی implement ہو رہا ہے۔ یہ system change ہونا چاہیے کیونکہ اگر یہ

تبدیل نہ ہوا تو یہ fatal ثابت ہو گا، یہ ہماری integrity, sovereignty and state کو کبھی بھی destabilize کر سکتا ہے۔ US Congress میں ابھی جو debate چل رہی ہے،اس کے لیے وہ کسی بھی وقت form میں آ سکتے ہیں اور concrete step adopt کر سکتے ہیں۔ اس لیے میری suggestion ہے کہ Youth Parliament Secretariat and Youth Members مل بیٹھ کر ایک حل ڈھونڈیں کیونکہ بہت سے لوگ پنجاب سے آئے ہیں، they know the reality but they don't know the ground realities. مجھے بلائیں، میں بتاؤں گا کہ بلوچستان کا real problem کیا ہے؟ ہم سب کو مل کر ایک permanent solution تلاش کرنی چاہیے اور اسے اپنی civil leadership کو forward کرنا چاہیے، انہیں بتانا چاہیے کہ بلوچستان کا مسئلہ یہ ہے اور اس کا حل یہ ہے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: محمد حسیب احسن صاحب۔

جناب محمد حسیب احسن: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بلوچستان کے خلاف US Congress میں جو قرارداد پیش کی گئی ہے، ہم سب اس کی مذمت کرتے ہیں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کیا مسائل ہیں جن کی وجہ سے بلوچستان پاکستان سے الگ ہونے کے دوراہے پر پہنچ گیا ہے؟ اس کی بہت سی وجوہات ہیں، 1947 کے بعد سے ہی بلوچستان کو نظرانداز کیا گیا، بلوچیوں کو ان کے حقوق نہیں دیے گئے۔ موجودہ حکومت نے بھی آغاز حقوق بلوچستان کا Bill pass کیا اور ان کے لیے 12-2011 کےبجٹ میں 164.447 billion رکھے گئے ہیں۔ ہمیں اس بارے میں پوچھنا ہے کہ کیا ان پیسوں سے ایک روپیہ بھی بلوچ عوام پر خرچ کیا گیا؟ اس وقت وہاں اپوزیشن میں صرف ایک یا دو ممبر موجود ہیں جبکہ باقی سب لوگ حکومت میں شامل ہیں۔ کیا وہ لوگ اپنی عوام کی صحیح طور پر خدمت کر رہے ہیں؟ کیا وفاق کی طرف سے ان کو دیے جانے والے پیسوں کا صحیح استعمال ہو رہا ہے؟ اگر وہاں کے elected leaders اپنی عوام کی صحیح خدمت نہیں کریں گے اور صوبے کے لیے دیے جانے والے funds کا صحیح استعمال نہیں کریں گے تو باقی پاکستان تو دور کی بات ہے۔ وفاق کو چاہیے کہ اس کی accountability کرے اور وہاں کے ممبران کو pressurize کرے

کہ وہ عوام کے حقوق کی صحیح ترجمانی کریں۔ آغاز حقوق بلوچستان میں 2010-2011 کے بجٹ میں152 billion مختص کیے گئے لیکن اس fund کا بھی ابھی تک کچھ پتا نہیں کیونکہ ابھی تک وہاں ایک بھی سڑک نہیں بنی۔ وہاں سے روزانہ مسخ شدہ لاشیں مل رہی ہیں۔ وہاں کے حالات بہت خراب ہیں۔ اعداد وشمار کے مطابق تقریباً پانچ اضلاع جن میں کوئٹہ، ڈیرہ بگٹی، سبی اور دیگر دو اضلاع شامل ہیں، وہاں حالات زیادہ خراب ہیں۔ I.G. F.C کے مطابق وہاں اس وقت انچاس ہزار سے زیادہ F.C کے اہلکار تعینات ہیں۔ اگر یہ انچاس ہزار سے زیادہ ایف سی اہلکار تعینات ہیں تو وہ کیا کر رہے ہیں؟ حالات اتنے خراب کیوں ہیں؟ صرف پانچ اضلاع میں حالات زیادہ خراب ہیں، انہیں control کیا جائے یہ نہ ہو کہ دیگر پندرہ اضلاع میں یہ صورت حال ہو جائے۔

جناب والا! ‘امت’ اخبار کی سولہ مئی کی اشاعت میں ایک بہت اہم report پیش کی گئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ بلوچستان کے باغی رہنماؤں کی امریکی think tanks نے Geneva (Switzerland) میں بلوچستان کو توڑنے کے لیے ایک ملاقات کرائی ہے۔ امت اخبار کے مطابق اس میں directly CIA involved ہے۔ انہوں نے یہ decide کیا تھا کہ بلوچستان کے حق میں US Congress میں ایک resolution لائیں گے اور دو دنوں بعد یہ resolution پیش کر دی گئی۔ وہ لوگ جنوبی سوڈان جیسا formula بلوچستان پر implement کروانا چاہ رہے ہیں۔ہماری آرمی اور ہماری security forces کو چاہیے کہ وہ اپنی بیرکوں میں واپس جائیں، بلوچستان کو democratically کام کرنے دیں تاکہ وہاں کے لوگوں کو ان کے حقوق ملیں۔ وہاں کے missing persons کو واپس اپنے گھروں میں پہنچایا جائے۔ ہمارا میڈیا،سینیٹ اور قومی اسمبلی میں گول مول یہ بات کہی جاتی ہے کہ پاکستان آرمی اور پاکستانی agencies بندے غائب کر رہی ہیں اور روزانہ مسخ شدہ لاشیں مل رہی ہیں، ہر آدمی میں یہی concept develop ہوا ہے لیکن کوئی بھی directly یہ بات نہیں کہہ رہا جبکہ یہ چیز موجود ہے اوراس کو ختم کیا جائے۔ باقی صوبوں کو چاہیے کہ بلوچستان اس وقت مشکل میں ہے، بلوچستان ہمارا بھائی ہے، پنجاب، خیبر پختونخوا، سندھ، گلگت بلتستان یہ تمام بلوچستان کا ساتھ دیں اور ہاتھ سے ہاتھ

ملا کر ان کے ساتھ چلیں تاکہ بلوچستان کے لوگوں کو بھی احساس ہو کہ یہ ہمارے بھائی ہیں، ان کے مشکل وقت میں ہمیں ان کا ساتھ دینا ہے تاکہ ہم بلوچستان کو مشرقی پاکستان بننے سے بچا سکیں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: A lot number of members who want to speak, so let's restrict ourselves to five minutes each and then we conclude this. Miss Mehreen syeda Sahiba.

محترمہ مہرین سیدہ: جناب والا! پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہم سب اس کی مذمت کرتے ہیں، امریکی مداخلت کو پاکستانی برداشت نہیں کر سکتے۔کسی بھی ملک میں آپ اپنی جڑیں اس طرح گاڑ دیں کہ اس کی اپنی جڑیں بالکل کھوکھلی کر دیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ بلوچستان سے احساس محرومی ختم کیا جائے۔ تمام لوگ احساس محرومی ختم کرنے کی بات کرتے ہیں لیکن اسے کس طرح سے ختم کیا جائے،ہمیں ابھی تک اس کا کوئی مناسب حل نہیں ملا۔ جناب والا! اس کے لیے بجائے یہ کہ مختلف صوبوں سے ان کو امداد دی جائے اور انہیں امداد لینے کا addict بنا دیا جائے اور انہیں کہا جائے کہ آپ کو scholarships کے ذریعے امداد دیں گے، یہ زیادہ ضروری ہے کہ آپ وہاں پر infrastructure قائم کریں، وہاں یونیورسٹیاں قائم کریں، industries بنائیں، بلوچستان کا علاقہ معدنی وسائل سے مالامال ہے، آپ ان وسائل کو explore کریں، وہاں یونیورسٹیاں اور فیکٹریاں لگائیں تاکہ وہاں کے لوگوں کو روزگار ملے۔ ان کو امداد دینے کی بجائے یہ ان کے لیے ایک بہت اچھا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ پاکستان کے جتنے بھی صوبے ہیں، وہ اس طریقے سے بلوچستان کی معاونت کر سکتے ہیں اور اس بات کی حمایت ہونی چاہیے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تیمور شاہ صاحب۔

جناب محمد تیمور شاہ: جناب سپیکر! ہم جو resolution پیش کر رہے ہیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک تو ہم امریکہ کو condemn کر رہے ہیں مگر ہمیں اُس وجہ کو ڈھونڈنا ہے کہ کیوں لوگ یہ سوچ رہے ہیں کہ وہاں human rights violations ہو رہی ہیں؟ لوگ کیوں یہ سوچ رہے ہیں بلوچستان کو ایک حق ملنا

چاہیے؟ ہم نے یہاں جتنی بھی گفتگو کی ہے، وہ میڈیا کی reports ہیں،میڈیا میں تو یہ بھی بہت آ رہا ہے کہ انڈیا براہ راست بلوچستان میں insurgency کو sponsor کر رہا ہے، Indian Embassy in Afghanistan is sponsoring, facilitating all the insurgents in Balochistan and there has been a significant source of information about the foreign hand involvement in Balochistan. جناب والا! مسئلہ صرف یہ ہے کہ ہم نے بلوچستان کو اس کے حقوق سے محروم رکھا ہے۔ ہم نے بلوچستان کو وہ حصہ نہیں دیا جو اسے ملنا چاہیے تھا۔ یہی بات Council of Common Interests میں بھی اٹھائی جانی چاہیے کہ بلوچستان کو ہر مرتبہout of hand over look کیا گیا، بلوچستان کو اس کا حق دینا چاہیے۔ہم جب بات کرتے ہیں کہ بلوچستان میں اتنے ذخائر ہیں، کوئلہ بھی وہاں سے نکلتا ہے، گیس بھی وہاں موجود ہے، ریکوڈک اور سینڈک میں copper mines and gold reserves ہیں۔ The thing we are talking about is that یہ ایک international law ہے کہ کہیں سے بھی اگر کوئی resource or precious material and metal نکلتا ہے تو وہاں کے local area کو royalty دی جاتی ہے تو بلوچستان کو royalty دی جائے۔ اگر سینڈک سے copper نکل رہی ہے تو اس کی royalty سینڈک کے لوگوں کو ملنی چاہیے اور اس پیسے سے وہاں کی development ہونی چاہیے۔ اگر ریکوڈک سے سونا نکل رہا ہے تو اس کی royalty سے وہاں کی development ہونی چاہیے۔ اگر سوئی کے مقام سے گیس نکل رہی ہے تو سوئی کے رہنے والوں کو سب سے پہلے گیس ملنی چاہیے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب جمال نصیر جامی صاحب۔

جناب جمال نصیر جامی: جناب سپیکر! بلوچستان کےحوالے سے چند تاریخی حقائق ہیں کہ ہم نے بلوچستان کو کس طرح neglect کیا اور اسے کس طرح مشکلات کا شکار رکھا ہے۔1948 میں سبی کے مقام پر گیس دریافت کی جاتی ہے اور یہ گیس 1988 میں کوئٹہ پہنچتی ہے۔ ایوب خان صاحب ایک operation launch کرتے ہیں، اس کے بعد Mr. Zulfiqar Ali Bhutto Civil Martial Law Administrator کے دور میں ایک operation launch کیا جاتا ہے اور پھر مشرف صاحب انہیں کہتے ہیں کہ میں تمہیں وہاں سے ماروں گا جہاں سے تمہیں پتا بھی نہیں چلے گا۔

جناب والا! اس کے بعد آغاز حقوق بلوچستان کا ڈرامہ رچایا جاتا ہے، جیسے میرے بھائی نے کہا کہ اس پر بھی کوئی پیش رفت نہیں ہوسکی۔ اٹھارھویں ترمیم میں بتایا جاتا ہے کہ انہیں صوبائی خودمختاری دے دی جائے گی لیکن اس پر بھی عملدرآمد نہیں ہوتا۔ اگر operation کو بھی دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہے کہ وہاں پر اکثریت میں موجود تین چار قوموں میں سے ایک خاص قوم کے خلاف operationہو رہا ہے۔ جناب والا! ہم نے یہاں غیرملکی مداخلت کی مذمت کی لیکن ہم نے اس کو خود موقع دیا ہے، جب ہمارے اپنے قریبی دشمن کے بارے میں صدر صاحب بھی کہتے ہیں کہ میں اس کے خلاف بیان نہیں دے سکتا تو امریکہ تو ہمارا مائی باپ ہے۔

جناب والا! نوجوانوں کی لاشیں گھروں میں آتی ہیں ،مسخ شدہ لاشوں کے تجربے سے میں گزر چکا ہوں جب کوئی ماں یہ کہنے پر مجبور ہو جائے کہ بے شک میرے نوجوان بیٹے کی لاش ہی دے دو لیکن مجھے پتا تو چلے کہ وہ کہاں ہے،جناب والا! یہ بہت تلخ تجربات ہوتے ہیں۔ جناب والا! جب آخری operation شروع ہوا تو جنرل عبدالقادر صاحب بلوچستان کے گورنر تھے، میں ایوب خان کے operation کی بات نہیں کرتا، بھٹو صاحب کے operation کی بات نہیں کرتا لیکن اس وقت جو حالات خراب ہیں، اگر وہاں کا سابق گورنر کہہ رہا ہے کہ ایک commission بنائیں، مجھے impeach کریں، میں تمام لوگوں کے بارے میں بتاؤں گا کہ کن لوگوں نے operation launch کیا تھا تو میرے خیال میں ہمیں ایک commission بنانے پر تو غور کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر! گوادر پورٹ بنایا گیا لیکن اس میں بھی بلوچوں کو حقوق نہیں دیے گئے۔ دنیا میں training system ہوتا ہے، مقامی لوگوں کو training دی جاتی ہے، انہیں وہاں کے system کا حصہ بنایا جاتا ہے جبکہ یہاں پر کچھ بھی نہیں ہے، انہیں وہاں پر کم از کم عرب ممالک کی طرح کفیل تو بنایا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی غیر ملکی business کرنے آئے تو انہیں مقامی افراد کو بحیثیت کفیل رکھنا پڑے اور اسے کچھ حصہ دے۔ اگر تمام سیاسی جماعتوں کو بھی دیکھیں تو مرکزی سطح پر اپنے بلوچ رہنماؤں کو نظرانداز کیا ہے اور معذرت کے ساتھ مجھےکسی

بھی سیاسی جماعت میں مرکزی سطح پر کوئی بلوچ رہنما نظر نہیں آتا۔

جناب والا! یہ وہ تمام issues ہیں جن پر ہمیں کوئی commission بنانا چاہیے۔ اب ہم مشرقی پاکستان کی طرح مزید کوئی پلٹن برداشت نہیں کرسکتے کہ جہاں پر ہم رسوا ہوئے اور ہمیں ہتھیار ڈال کراپنے پڑوسی دشمن کی قید میں جانا پڑا۔ بہتر یہی ہے کہ اس سے پہلے ہی کوئی commission بنایا جائے اور اس کی تمام policies پر عملدرآمد کیا جائے۔بلوچ عوام سے صرف معافی سے کام نہیں چلے گا، اگر آپ نے معافی مانگنے کے بعد آغاز حقوق بلوچستان کا package دیا تھا تو اس پر عملدرآمد کی ضرورت ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب ملک حماد صاحب۔

جناب محمد حمادملک: جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی میرے بھائیوں نے بات کی کہ وہ کیا مسائل تھے جن کی وجہ سے بلوچستان کا معاملہ درپیش آیا؟ بلوچستان کے background کے بارے میں میرے بھائی کافی بات کر چکے ہیں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم انہی قدموں پر دوبارہ چل رہے ہیں جو ہم نے سقوط ڈھاکہ کے دوران اٹھائے تھے۔ بات یہ ہے کہ اب ہمیں آگے کیا کرنا چاہیے؟ بلوچستان والے ہمارے بھائی ہیں، ہمارے ملک کا حصہ ہیں، ایسی کیا وجہ ہے کہ ہماری حکومت، ہماری establishment یا دوسرے لوگ ان لوگوں کے ساتھ مذاکرات کی میز پر کیوں نہیں جاتے؟ ایسی کیا وجوہات ہیں جن کی وجہ سے وہ لوگ militancy پر اتر آئے ہیں، اگر ہم کہتے ہیں کہ for the innocent killings of Punjabis and Army BLA responsible ہے تو وہ کیا وجوہات ہیں جو BLA کو یہ سب کرنے پر مجبور کر رہی ہیں اور ہم ان وجوہات کا سدباب کیوں نہیں کر رہے؟ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنیاد پر وہاں مسخ شدہ لاشیں پھینکی جارہی ہیں، چاہے وہ کوئی بھی فوج ہے یا کوئی تیسرا عنصر ہے جو یہ کام کر رہا ہے، وہ یہ کام کیوں کر رہا ہے؟ وہ بلوچوں کو کیوں اپنے مخالف کر رہا ہے؟ ہمارے وزیراعظم اور وزیرداخلہ اگر کراچی میں قتل و غارت گری پر فوراً action لے سکتے ہیں، وہاں جا سکتے ہیں تو وہ مذاکرات کے لیے بلوچستان کیوں نہیں جا سکتے؟ ہمارے ہاں negotiation and dialogue کا جو فقدان پایا جا رہا ہے، یہی چیز

اس وقت بلوچستان کی situation کو مزید تباہ کیے جا رہی ہے۔ ہم ایک جمہوری حکومت میں رہ رہے ہیں، ہماری جمہوری حکومت کا سب سے اہم کام یہی ہے کہ ہم وہاں پر dialogue کریں۔ ہم ان سے مذاکرات کریں، وہ ہمارے بھائی ہیں، بے شک وہ ہم سے کچھ خفا ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم سب سے زیادہ ان کی ناراضگیوں کو دور کرنے پر توجہ دیں۔ اس کے لیے ہمیں سب سے پہلے یہ کام کرنا ہو گا کہ اس وقت وہاں پر جو پچاس ہزار کے قریب ایف سی کے جوان موجود ہے اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ پاکستان نے ہمارے اوپر یہ فوج مسلط کی ہوئی ہے، اسے وہاں سے remove کیا جائے اور ایک جمہوری طریقے سے dialogue شروع کیے جائیں اور صرف ان dialogue تک نہ رہا جائے۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ صوبے والے کام نہیں کررہے تو وفاق individually role play کرے، وہاں پر progress کرے، وہاں پر development works start کرے۔

جناب والا! ہم یہاں US Congress میں پیش کی گئی resolution کو condemn کررہے ہیں، میں اس سلسلے میں یہ بات کہنا چاہوں گا کہ آیا وہ کون سی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے امریکہ نے یہ resolution پیش کی، چاہے اس کی کوئی weightage ہے یا نہیں ہے۔ ہماری foreign policy clearly یہ کہتی ہے کہ پاکستان کسی بھی ملک کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دے گا اور کسی ملک کی دخل اندازی برداشت نہیں کرے گا تو کیا یہ ہماری foreign policy کی ناکامی نہیں ہے کہ آج ایک ملک میں ہمارے خلاف resolution pass ہو رہی ہے؟ اگر وہ resolution pass ہوئی ہے تو پھر کشمیر کے مسئلے پر ایسی کوئی resolution pass کیوں نہیں جو کہ already United Nations میں موجود ہے۔ ہم امریکہ کے ally بنتے ہیں، ہمارے Foreign Office والوں کا کام بنتا ہے کہ ہم ان سے اس پر بات کریں کہ ہم نے United Nations میں ایک مسئلہ پیش کیا ہے، آپ پہلے اس کے حل کی بات کریں بجائے اس کے کہ آپ ہمارے internal affairs میں مزید دخل اندازی کریں۔

جناب والا! میں اپنی بات کا اختتام اس شعر پر کروں گا کہ:

رسوا کرے گی یہ جو نمی چشمِ تر میں ہے
پی جاؤ اشک بات ابھی گھر کی گھر میں ہے

جناب سپیکر: محترمہ یسریٰ فاروق صاحبہ۔

Miss Yusraa Faaruq: Mr. Speaker! I would like to say that being a Balochi, Punjabi or Sindhi whatever province you belong to first of all you are Pakistani. I believe that any Balochi here is no less of a Pakistani than me or anybody from any other province. I would like to say that we need to work upon the economic development of Balochistan because the people like my brother said they have deprived of the resources that they have been producing in Balochistan itself. We need to increase the industrialization and the government needs to support those industries. They need to make the laws that the people employed in those industries are the Balochis himself, so, the individual income will increase. We need to support them and resultantly our imports will increase day by day. Why are we not supporting our home industries? We need to support those Baloch, we need to use those enormous resources that have been bestowed upon us in Balochistan. Why we are not utilizing them? We need to utilize them in such a way that the people himself are getting benefits out of it rather than they feel deprived of the things that they don't have. If such development exists then I am sure that the economic stability of Balochistan and the people would be better of and their income would be better of, perhaps they might feel more apart of our country than they are at the moment. Thank you.

جناب سپیکر: جناب وقاص احمد صاحب۔

Mr. Waquas Ahmed: Mr. Speaker! I would like to say that Pakistan People's Party has made a coalition government and there was a moto of reconciliation and dialogue, they believe in democratic process. So, I don't know why Pakistan People's Party is not going to solve such problems, such big issues in Balochistan by reconciliation, by dialogues, by calling all the stakeholders to….

Mr. Speaker: Don't look forward to Peoples' Party, look to yourself what you are suggesting.

Mr. Waquas Ahmed: So, I believe

میں اس پر یقین رکھتا ہوں کہ جو بھی مسائل حل ہوں وہ through dialogues ہوں اور ایک lack of trust ہو گیا ہے، آپ کہہ سکتے ہیں کہ بلوچ بھائیوں میں ایک lack of trust ہے جس کی وجہ سے ہم پر وہ believe نہیں کرتے ہیں، ان کے ساتھ دھوکے بھی اسی قسم کے ہوئے ہیں، 1997 میں gun point پر ان کے ساتھ جو کچھ کیا گیا اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔ اس کے متعلق بہت سے لوگوں نے لکھا ہے۔ حال ہی میں حامد میر صاحب نے بھی 3 issues پر کافی لکھا تھا۔ ان کے ساتھ دھوکے اتنے ہوئے ہیں کہ وہ believe نہیں کرتے ۔ دوسری یہ کہ ہماری بھائی نے جو ابھی بات بتائی کہ اصل میں بلوچستان ایک rich land ہے لیکن rich land has a poor people. I am sorry to say that rich Balochistan but poor people of the Balochistan. دوسری بات یہ ہے کہ جو security agencies کا جو role ہے، اس پر بھی ہمیں بات کرنی چاہیےکہ اب اتنی strong securities agencies نہیں رہی ہیں جس طرح کہ وہ پہلا ہوا کرتی تھیں۔ ان کا رول اب بہت حد تک decrease ہو گیا ہے۔ جیسے وہ پہلے strong ہوا کرتی تھیں اب ویسے ان کا رول نہیں ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ ان کا pressure and control اب صدر، وزیر اعظم، Leader of the Opposition etc., پر پہلے جیسا نہیں ہے۔ اب تحریک انصاف بھی ان کے خلاف بات کرتی ہے وہ اصغر خان کی petition کو اٹھانے کی بات کرتی ہے۔ اب ان کو سہارا لینا پڑ رہا ہے۔ اب جماعتوں کا ایک coalition ہے، جو ban جماعتیں ہیں یعنی جماعت الدعوۃ وغیرہ جیسی جماعتوں کا ان کو سہارا لینا پڑتا ہے۔ لہذا وہ اتنی strongest نہیں رہی ہیں جیسے پہلے ادوار میں security agencies powerful رہی ہیں۔ یہ پاکستان کے لیے بڑی خوشی کی بات ہے کہ establishment is not too much strong like it in the past. اس کے علاوہ جو امریکہ کے ایوان بالا میں بلوچستان کے متعلق ایک قرارد اد پاس ہوئی ہے ۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ امریکن بھائیوں کو بھی چیز پر سوچنا چاہیےکہ ہمارے ہاں KPK میں drone attacks ہو رہے ہیں، ان پر resolution کیوں نہیں پاس ہوتی ، وہاں پر کتنے لوگ مر جاتے ہیں ، بے گناہ لوگ بھی مرتے ہیں۔ ٹھیک ہے آپ target کرتے ہیں لیکن بعض ایسے بے گناہ بچے بھی مر جاتے ہیں ، ایسی ایسی reports بھی آئی ہیں کہ ایک ہی جگہ

پر دس لوگ بھی مرے ہیں۔ کیا یہ human rights کی violation نہیں ہے، کسی countryکی بارڈر کی violation نہیں ہے، اس پر امریکن نمائندگان آواز کیوں نہیں اٹھاتے؟ دوسری طرف وہ بلوچستان کے معاملے میں فوراً اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں، اس کے پیچھے کیا مسائل ہیں ؟ ہمارے جو foreign affairs میں bureaucrats involve ہیں انھیں اس چیز پر غور کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Yes, Obaid-ur-Rehman sahib.

جناب عبیدالرحمٰن: شکریہ جناب سپیکر۔ میں حزب اختلاف کو یعنی Green party کو بہت مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ بہت منفرد قرار داد یہاں ایوان میں لے کر آئے ہیں۔ قرار داد بہت اچھی پیش کی گئی تھی لیکن اس کے اندر بہت اہم issue یہ تھا کہ کس طریقے سے ان تمام مسائل کو resolve کیا جائے گا۔ ابھی ہمارے سامنے کوئی مثبت mechanism نہیں پیش کیا گیا کہ ایسے کونسے institutional structures ہیں جن کو اگر ہم build کرنا شروع کر دیں تو بلوچستان کے جو دیرینہ مسائل ہیں وہ حل ہو ں گے۔ تاریخ سے جو واقفیت ہے وہ میرے خیال میں عوام کے اندر نہیں ہےوہ عوام میں پھیلائی جانی چاہیے، educational reforms ہونی چاہییں کہ 1947 میں قلات کے ساتھ کیا معاہدہ ہوا تھا، اس کا ہمیں پتا نہیں۔ اسی طریقے سے 1956 میں one unit Act کے خلاف کس قسم کی بلوچستان کے اندر resentment پائی گئی اس کا بھی ہمیں نہیں پتا، ایوب خان کے مارشل لاء کے دوران کیا کیا ہوتا رہا اس کا ہمیں نہیں پتا۔ خیر بخش مری وغیرہ لوگوں کے خلاف حیدر آباد ٹریبونل بنانے والے جو لوگ ہیں اس حوالے سے بھی لوگوں کو آگاہ نہیں کیا گیا۔ جب آگاہی کی سطح اس حد تک نیچے چلی جائے تو صرف یہ کہہ دینے سے کہ grievances ہیں یا ان کو ہمارے ساتھ مسئلے مسائل ہیں ایسے مسئلے حل نہیں ہوتے ، نہ ہی ان کو elaborate کرنا چاہیے، ان کو بتایا جانا چاہیے، لوگوں کے اندر educational reforms آنی چاہییں۔ اس کے اندر میں سمجھتا ہوں کہ میرے پاس 12 points ایسے ہیں کہ جن کو ہمارے ہاں deliberate ہونا چاہیے، جن کے اوپر mechanisms define ہونے چاہییں کیونکہ issues کے متعلق ہم سب کو پتا ہے لیکن وہ کونسے طریقے سے ہیں جن سے یہ مسائل resolve ہوں گے۔ پہلی

بات یہ ہےکہ Truth and Reconciliation Commission بنایا جانا چاہیے، جس طریقے سے South Africa میں بنایا گیا تھا کہ اگر نسلی تضادات ادھر موجود ہیں تو ان تضادات کو ختم کیا جانا چاہیے۔ اب اگر Truth and Reconciliation Commission میں ایک mechanism develop کیا جائے کہ آپ کی کس کس طریقے سے judicial grievances ختم کی جائیں گی ۔ اسی طریقے سے سول سوسائٹی کی integration بہت ضروری ہے۔ اب اگر ہم یہ بات کرتے ہیں کہ Baloch Students' Organizations ہیں ، ہمیں یہ پتا ہی نہیں ہے کہ Baloch Students' Organizations میں کون کون سی organizations ہیں اور وہ کیا کیا باتیں کر رہی ہیں۔ یہ Balochistan Students' Organizations صرف بلوچستان میں کیوں ہیں، وہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں کیوں نہیں آتیں، ان سے کیوں بات نہیں کرتیں، ہماری طرف سے ان کو invite کیا جانا چاہیے۔

تیسری بات یہ ہے کہ electoral reforms آنی چاہییں کہ جس طرح سے ہمارے ہاں tribal system موجود ہے تو tribal system کے اندر رہتے ہوئے بھی ، اگر وہ tribal system کو favour کرتے ہیں تو کس طریقے سے tribal reforms کے اندر رہتے ہوئے ایک مثبت مڈل کلاس representation آنی چاہیے۔

اسی طرح جیسے انہوں نے کہا کہ skilled labour کی بات کی جاتی ہے تو وہ skilled labour کہاں سے آئے گی۔ شروع میں تو پنجاب سے یا دوسرے علاقوں سے آئے گی، جب ایک پروفیسر کو kill کیا جاتا ہے اور Chinese Engineers کو hijack کر لیا جاتا ہے تو یہ کیسے skilled labour کو لانے کی بات کرتے ہیں۔ اس چیز کو identify ہونا چاہیے، اگر ہم security forces کو وہاں سے نکال لیں گے تو پھر ان کی protection کے لیے کون سے ادارے ہوں گے۔ اسی طریقے سے جو اہم بات تھی ان کو یہاں recognize کرنی چاہیے تھی کہ NFC award کے ذریعے بلوچستان کا پہلے جو 5% حصہ تھا اسے اب 10% کر دیا گیا ہے، کیا یہ اس بات سے خوش نہیں ہے کہ پنجاب نے اپنا پیٹ کاٹا ہے اور دوسرے صوبوں کو موقع دیا ہے اور ان میں جو ایک backwardness کا عنصر تھا کہ اس پر award دینا چاہیے وہ دے دیا گیا ہے۔ اس چیز کو ایوان میں endorse کیا جانا

چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ bureaucratical structures ہیں جس کے اندر ہم یہ کہتے ہیں کہ صرف بلوچستان سے لوگ آئیں گے لیکن میرے خیال میں بلوچ ethnicity کو quota دینا چاہیے۔ اس ایوان میں اس حوالے سے جہاں پر بہت سارے سوالات اٹھائے گئے ہیں کہ گورنمنٹ کیا کر رہی ہے، میں اس بارے میں یہ بات بیان کر دیتا ہوں کہ جو جمہوری حکومت آئی تھی اس نے کیا کیا ہے۔ یہاں پر MPAs کا کوٹہ جو personal development fund کا ہوتا ہے، وہ 30 billion rupess سے لے کر 27 billion rupees ہر ممبر کو دیا جا رہا ہے لیکن یہ خود اس کا احتساب کرنے سے قاصر ہیں، یہ گورنمنٹ پر اعتراض نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ tube wells create کرنے کے لیے subsidy کے حوالے سے اب 4 billion rupees دیے جا رہے ہیں اسے بھی endorse کیا جانا چاہیے۔ ایجوکیشن کے حوالے سے کیانی صاحب جو Commanding-in-Chief ہیں انہوں نے کہا کہ پچیس ہزار نئے بلوچ جو ethnicity کے لوگ ہیں ان کو آرمی لیا جا رہا ہے، اس کو بھی آج کی اپوزیشن جو Green Party کہلاتی ہے اس کی جانب سے بھی اسے endorse کیا جانا چاہیے تھا۔ فرنٹیئر کور جو اس وقت بہتر کام کر رہی ہے جیسے کہ واٹر کو اوپر پہنچانے کا یا vocational institutions کو بنانے کا اس عمل کو بھی یہاں endorse کیا جانا چاہیے تھا اور ماننا چاہیے تھا کہ اب وہ issues نہیں رہے۔

میں اب دوسرے issues کی طرف آتا ہوں کہ کس طرح یہاں foreign interference موجود ہے۔ ہمیں بلوچستان کی strategic importance کو سمجھنا چاہیے کیونکہ یہ سب کچھ اس کے بغیر نہیں ہو رہا۔ چائنا کا گوادر میں interest ہے، ایران کا جو interest ہے وہ امریکہ سے conflict کرتا ہے یہ middle east کے concern کےحوالے بات کر رہا ہوں۔ اب امریکہ خود افغانستان سے نکلنا چاہتا ہے۔ یہ تمام ایسی چیزیں ہیں جو اس بات کو ہوا دے رہی ہیں ۔ انڈیا کی یہ history ہے کہ اس نے proxy wars کو پاکستان کے اندر ، افغانستان کے اندر کسی طریقے سے perpetuate کیا ہے کہ پاکستان کی agencies کو ادھر ہی رکھا جائے، ایک proxy war کا عنصر ہمیشہ ادھر رہا ہے۔

اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ قرار داد پیش کی گئی ہے، وہ پاس نہیں کی گئی، آپ امریکہ کے خلاف بات کر رہے ہیں، پیش کرنا آپ کا حق بنتا ہے، وہ آپ کا constitutional right ہے، اس right کو آپ ختم نہیں کر سکتے، پیش کرنا اور بات ہوتی ہے ، پاس کرنا گورنمنٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ یہ سب باتیں lack of information کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ proxy wars کو ذہن میں رکھیں ، ہمیں یہ بتایا جائے کہ اگر رحمٰن ملک یہ کہتے ہیں کہ میرے پاس Indian infiltration کےثبوت موجود ہیں تو کونسے ثبوت ہیں، ہمارے پاس تو وہ نہیں آتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ وقت آنے پر بتاؤں گا تو یہ وقت کب آئے گا اور کب پاکستان کے عوام کو confidence میں لیا جائے گا۔ یہاں پر ایسٹ بنگال کے متعلق حمود الرحمٰن کمیشن کی بات کی جاتی ہے تو یہ رپورٹ تیس سال کے عرصے کے بعد آئی۔ کہیں ایسا تو نہیں ہو رہا کہ ہم اسی طریقے سے آگے بڑھ رہے ہیں بنسبت اس کے کہ لوگوں کو آگاہ کیا جائے کہ تاریخی حقیقت کیا ہے، پولیٹیکل حقیقت کیا ہے۔ کیا اقدامات کیے جارہے ہیں اور کہاں تبدیلی آ رہی ہے اور اس کا بنیادی فریضہ بلوچستان کے عوام کا ہے کہ وہ ہمیں آ کر بتائیں کہ کہاں پر کرپشن ہو رہی ہے ، وہ ہمیں بتائیں کہ ہم نے جو ان کے personal development fund میں 13 billion rupees سے 27 billion rupees کر دیے ہیں تو کیا وہ کرپشن کے زمرے میں جا رہے ہیں ، کیوں kicks back لیے جاتے ہیں ؟ بلوچستان کے 44 members کی اسمبلی میں PML(Q) کی گورنمنٹ بننی چاہیے تھی لیکن horse trading کے ذریعے وہ PPP کی گورنمنٹ بن جاتی ہے ۔ یہ عنصر کیوں پایا جاتا ہے کہ صرف لوگ اقتدار میں شامل ہوتے ہیں نہ کہ لوگوں کی reform کا سوچتے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Now I give the floor to Mr. Umar Raza sahib.

Mr. Umar Raza: Sir, I want to give explanation.

جناب ! بلوچستان کی سرحد جو کہ افغانستان یا دوسرے ملکوں کے ساتھ منسلک ہے ، وہاں پر FC کی posts قائم کی جائیں اور انہیں وہاں پر complete secure کیا جائے۔ انڈیا ہمارے اس area میں terrorism کو فروغ دیتا ہے۔ اس کے علاوہ جو

ہماری ISI agencies ہیں ان کو بھی secure کیا جائے ۔ جناب! in 1998 the hold of ISI was all over the world اور یہ 65 countries میں work کر رہی تھی لیکن اب it is working in only 12 countries تو میری تجویز ہے کہ ان کے کام کو فعال بنایا جائے۔ مسلم ممالک میں دو واقعات ایسے رونما ہوئے ہیں جن پر رونے کے لیے جی کرتا ہے۔ جناب! ایک واقعہ کربلا ہے اور دوسرا سقوط ڈھاکہ ہے۔ جناب ! ہم as a Pakistani یہ نہیں چاہیں گے کہ سقوط ڈھاکہ جیسا واقع دوبارہ منظر عام پر آئے اور ہمارا دوبارہ رونے کو دل کرے۔ ہمیں چاہیے کہ اس بارے میں ہم اپنے بلوچ بھائیوں کی help کریں اور ان کے جو problems ہیں ان کے solution کے لیے ان سے بات کریں اور اس ضمن میں table talk ہونی چاہیے۔ جناب! نہ صرف یہ ص table talk ہو بلکہ اس پر عمل بھی ہونا چاہیے۔ میرے یہ علم میں ہے کہ table talks بھی بہت سی کی گئی ہیں لیکن آج تک ان پر کوئی عمل نہیں کیا گیا ، ایسی table talk کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے جس پر عمل درآمد نہ ہو۔ اس کے علاوہ میری suggestion ہے کہ امریکہ سے completely boycott کرنا چاہیے کیونکہ ہمارے ملک میں ان کی بہت زیادہ interference ہے۔ ہمارا کوئی بھی مسئلہ ہو یہ اس میں interfere کرتا رہتا ہے۔ ہمارے جو politicians وہ اس کے اشارے پر چلتے ہیں جوکہ سرا سر غلط ہے۔ امریکہ کے علاوہ انڈیا، روس کی ایجنسیاں را اور موساد بھی بلوچستان میں کام کر رہی ہیں۔ یہ بلوچیوں کو قتل کر کے ان کو پاکستان کے خلاف سرگرم عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

پچھلے دنوں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ سلالہ چیک پوسٹ پر ایک واقع پیش ہوا جس میں امریکہ چیک پوسٹ پر حملہ کردیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ misunderstanding سے ہو گیا ہے۔ اتنا بڑا واقعہ کر کے صرف sorry کا لفظ کہہ دینا یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ اس کے خلاف action ہونا چاہیے۔ اگر وہ کچھ کرتے ہیں تو کیا ہماری forces کے پاس weapons and authority نہیں ہے۔ جناب! اس پر ہماری forces کیوں کام نہیں کر رہی ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Let’s come to the front side now, Mr. Muhammad Atique Sahib.

جناب محمد عتیق: جناب سپیکر! میرا اس information کو ٹھیک کرنا ہے کہ 435 پر مشتمل US Congress کا جو ایوان ہے، اس میں صرف تین نے اس قرار داد کی تائید کی ہے۔ جہاں تک بلوچستان کے اندر insurgency and law and order کی جو situation وہاں خراب ہے اس کے بارے میں جو بلوچستان اسمبلی ہے اس کے جو public representatives ہیں دہ اصل اس چیز کے جوابدہ ہیں اور وہ وہاں پر law and order کی situation کو بہتر کرنے کے پابند ہیں۔ وہاں پر جتنے ترقیاتی پروگرام سر انجام دیے جا رہے ہیں ان میں نیشنل اور انٹرنیشنل جو labour استعمال ہو رہی ہےاس کی سکیورٹی بہت ضروری ہے۔ جناب! اگر چائنا کے Engineers مارے جاتے ہیں یا کسی اور ملک کے Engineers مارے جاتے ہیں تو پھر ترقیاتی پروجیکٹ رک جاتے ہیں۔ اس حکومت سے پہلے جو مشرف regime تھی اس میں جو بلوچستان کا ترقیاتی بجٹ تھا وہ دوسروں صوبوں کی نسبت زیادہ تھا لیکن بجٹ allocate کیوں نہیں ہو سکا یا implement نہیں ہو سکا اس کی main وجہ یہ تھی کہ جتنے ترقیاتی پروگرام ہو رہے تھے جس میں گوادر پورٹ بھی بن رہی تھی اور اس کا بننا بیچ میں رک گیا اس میں جو labour استعمال ہو رہی تھی اس کو proper security provide نہیں کی گئی۔ بہرحال بلوچستان کے چیف منسٹر صاحب اور وہاں کے جو local representatives ہیں ان کے جو آپس میں اختلافات ہیں ان کو سب سے پہلے ختم کیا جائے۔ یہ کام وہاں کے رہنے والے ہی کر سکتے ہیں۔ جس طرح کہ ہمارے مسائل ہم خود نے ہی حل کرنے ہیں اس طرح بلوچستان کے مسائل بلوچستان کے رہنے والوں نے خود ہی حل کرنے ہیں۔ پنجاب کے لوگ وہاں جا کر یہ مسائل حل نہیں کر پائیں گے۔ یہ اسی طرح سے ہیں کہ جیسے ہم کہتے ہیں کہ پاکستان کے جتنے مسائل ہیں وہ ہم لوگوں نے خود حل کرنے ہیں ، امریکہ یا کسی اور مخلوق نے یہاں آکر وہ مسائل نہیں کرنے ہیں۔ میرا point ہے کہ they must have a trust on their own public representative جو ان کی اسمبلی وہاں پر کام کر رہی ہے۔ جتنے ترقیاتی projects وہاں پر شروع ہیں ان کے اندر جو labour work کر رہی ہےاس کو ensure کیا جائے وہ صرف اس طرح ممکن ہے

کہ باہر سے جو لوگ وہاں آ کر کام کر رہےہیں ان کو سکیورٹی مہیا ہو سکے اور تمام پروگرام اپنی پایہ تکمیل کو پہنچ سکتے ہیں۔ شکریہ۔

معزز ممبر: جناب سپیکر! میرا ایک point of order ہے۔

Mr. Speaker: What is your point of order?

معزز ممبر: جناب سپیکر ! دوسری سائیڈ سے یہ بات بہت آ رہی ہےکہ یہ قرار داد صرف پیش کی گئی ہے لیکن اسے پاس نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: پاس تو ہونا ابھی باقی ہے۔

معزز ممبر: بالکل ابھی پیش کیا گیا ہے ، پاس ہونا ابھی باقی ہے۔ جناب سپیکر ! انگلش میں ایک بہت بڑا مشہور quote ہے کہ nip the evil in the bud یوں تو drone attacks بھی فاٹا میں ہو رہے ہیں، آپ کہہ دیں کہ یہ تو فاٹا میں ہو رہے ہیں، ابھی پنجاب میں تو نہیں ہو رہے ، کام ٹھیک ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ nip the evil in the bud اگر کل وہ کہیں کہ پاکستان کو توڑ دیں تو آپ کہیں کہ ابھی تو قرار داد پیش ہوئی ہے، پاس نہیں ہوئی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب توصیف عباسی صاحب۔

جناب توصیف عباسی: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ یہاں پر بات resolution کی ہو رہی ہے۔

Mr. Speaker: Lets restrict speeches to the subject.

جناب توصیف عباسی: جناب! میں اسی طرف آ رہا ہوں کہ قرار داد United States میں پیش ہوتی ہے اور ہم یہاں پر اس کی بات کرتے ہیں۔ جناب! یہاں ہماری اسمبلی میں کبھی ایسی کوئی قرار داد ہوئی ہے کہ امریکہ کی فلاں ریاست کو اس سے الگ کر دیا جائے یا کبھی UK کی کسی ریاست کو اس سے الگ کرنے کی ہم نے کبھی بات کی ہے؟

Mr. Speaker: I wish to be so powerful.

جناب توصیف عباسی: جناب سپیکر! میں کہنا یہ چاہ رہا ہوں وہ لوگ ہمارے internal affairs میں اس لیے interfere کرتے ہیں کیونکہ ہمارا

political system weak ہے۔ ہم لوگ ان کو allow کرتے ہیں کہ وہ آ کر ہمارے political system کو discuss کریں اور ہمارے issues کو discuss کریں اور ہمیں weak کریں۔ ہمیں اپنے democratic political system کو strengthen کرنا ہے۔ اگر ہم بلوچستان کی بات کر رہے ہیں تو پھر ہمارے جو سیاسی بلوچی راہنما ناراض ہو کر باہر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے ساتھ dialogue کرنے پڑیں گے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان میں بھی سیاسی جمہوری سسٹم مضبوط ہو جائے تو پھر وہاں کے education system کو بہتر کرنا پڑے گا اور وہاں پر electoral reforms لانی پڑیں گی۔ اسی طرح ہم جموں اورکشمیر کی بات کرتے ہیں لیکن دنیا ہمیں کہتی ہے کہ پہلے اپنے گھر کا سسٹم ٹھیک کرو۔

جناب سپیکر! یہ بات بھی کرنا چاہوں گا کہ ہم جو بلوچستان سے promises کرتے ہیں جیسے آغاز حقوق بلوچستان کی بات میرے ایک بھائی نے کی ہیں تو ان promises کو ہمیں true کر کے دکھانا ہو گا وگرنہ ہم ایک بہت بڑی غلطی کر بیٹھیں گے۔ آخر میں یہ کہوں گا کہ جو US میں قرار داد پیش ہوئی ہے ہم اس کو condemn کرتے ہیں اور اپوزیشن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایسی قراداد پیش کی ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب سراج الدین میمن صاحب۔

جناب سراج الدین میمن: جناب ! جب حمودالرحمٰن کمیشن رپورٹ بنی تھی اور اس کی implementation نہیں ہوئی تھی۔ ایک پاکستانی فلاسفر تھے unfortunately, I forgot his name تو انہوں نے کہا تھا کہ we are the best lawmakers but we are the worst law implementer in the world. جناب! یہاں پر اچھی اچھی policies بنتی ہیں۔ عبید صاحب نے بڑے اچھے points بتائے ہیں، میں گرین پارٹی کو مبارک باد دیتا ہوں، انہوں نے بھی بہت سارے اچھے points بتائے لیکن بات یہ ہے کہ ہمارے Prime Minister Sahib نے یہ کہا ہے کہ APC بنا دو۔ ہر بات پر APC بن جاتی ہے۔ امریکہ ہمیں دھمکی دیتا ہے تو ہر بات ہر APC بن جاتی ہے - APC کیوں بنائی جاتی ہے؟ ہمارے ادارے اس سے پہلے کام کیوں نہیں

کرتے ہیں؟ جب پانی ہماری ناک سے اوپر چڑھ جاتا ہے تو پھر APC کا نام سامنے آ جاتا ہے۔

جناب ! اس کے بعد میں FCR کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ FCR کا مطلب ہے Frontier Crime Regulating Authority. اس کو کس نے right دیا ہے کہ آپ ڈیرہ بگٹی میں جا کر اکبر بگٹی کی مزار پر سرنگیں بچھائیں، اب ایک عام آدمی وہاں جا کر فاتحہ نہیں پڑھ سکتا۔ کیا یہ اس طرح بارڈر پر crime کو روک رہی ہے؟ یہ ایران سے سمگل شدہ پٹرول کو تو روک نہیں رہی جو چار یا پانچ روپےفی لٹر کے حساب سے آ رہا ہے۔ یہ پولیس کی jurisdiction پر آ کر interference کر رہی ہے۔

اب رحمٰن ملک صاحب نے کہا کہ FCR میرے under نہیں ہے۔ یہ کس کے under ہے؟ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ سندھ کس کے under ہے اور باقی صوبے کس کے under ہیں؟

جناب! اس کے بعد میرا یہ point ہے کہ جیسے امریکہ کے lawmakers جنیوا چلے گئے تھے اسی طرح APC میں کیا ہو گا ، ان کو کہا جائے گا کہ آپ یہ کر دیں دہ کر دیں اور وہ کر دیں گے۔ ہمیں سب سے پہلے جو self-exile leaders جنیوا میں ہیں یا کابل میں ہیں ان کے ساتھ خود جا کر ملیں اور ان سے پوچھیں کہ what do they want ان کی کیا grievances ہیں بجائے اس کے کہ ہم یہاں پر بیٹھ کر measures پر measures ٹھوکتے جا رہے ہیں۔

جناب ! اٹھارہویں ترمیم کے اندر صوبائی autonomy کی جو بات کی گئی تھی وہ اس وقت تک implement کیوں نہیں ہو سکی۔ یہ بھی ایک بہت بڑا concern ہے۔ جناب! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ گرین پارٹی اچھے points دے رہی ہے اور بلیو پارٹی بھی اچھے points بنا رہی ہے۔ جناب! میری تجویز ہے کہ اب جو APC کا اجلاس ہو گا اس کے لیے ہمارے ہاں بلوچ بھائیوں کی بھی membership ہے ان سے مل کر ہم points pile up کریں اور APC کو یوتھ پارلیمنٹ کی طرف سے اپنی تجاویز بلوچستان کے حل کے لیے پیش کریں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you, very kind. Next Mohterma Shaheer Jalil Al Basit.

Mohterma Shaheer Jalil Al Basit: Sir, Mr. Ubaid gave precise understanding of this whole scenario and after that I want to thank him for that because I have actually gained new depth into this whole problem. What I can state as a solution to the problem of Balochistan, is that of course, a foreign hand is involved in order to make a Greater Balochistan. It involves the borders of Afghanistan-Balochistan, the Iranean Balochistan, the Pakistani-Balochistan including the Gwader area as well. We cannot deny that. Just talking APC's negotiation committee packages will not serve this but the judicial reforms will help this. We need to gain economic stability. After that we will have the integrity of the State. It will ensure the sovereignty of Pakistan. Then we will be in a position to talk and give statements and come out with a solution to Balochistan. Thank you.

Mr. Speaker: Thank you. Next Shinwari Sahib.

جناب سلمان خان شنواری: بڑی مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ صرف یہاں پر کافی لوگوں نے اور میں خود بھی اس قرار داد کی مذمت کرتا ہوں جو کانگریس میں پیش کی ہے۔ ہمیں اس point پر زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ کانگریس کی sovereignty یہاں تک نہیں پہنچتی ہے اور نہ ہی بلوچستان کی location امریکہ کی graphic location سے نکل کر پاکستان پہنچتی ہے۔ ہمیں اب real issues پر آنا چاہیے کہ اگر یہاں پر foreign agencies کام کر رہی ہیں تو وہ ہماری اپنی internal mistake ہے اور اسے ہم کسی اور کی غلطی نہیں مان سکتے ۔ میں وینزویلا کی مثال آپ کو دیتا ہوں جس میں امریکہ دو سال سے وہاں کے resources تک access حاصل کرنے کے لیے کوشش کر رہا ہے۔ امریکہ وینزویلا کو 2001 سے destabilize کر نے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہاں کی گورنمنٹ ایک دفعہ destabilize ہو کر پھر اپنی جگہ پر آ چکی ہے کیونکہ وہاں کے لوگوں کے آپس میں grievances نہیں تھے۔ اسی طرح جو ہماری basic cause of conflict ہے اس کو پہلے address کریں اور اس کے بعد اس کی solutions

نکالیں۔ بنیادی وجہ یہ ہے کہ بلوچیوں کو ان کے rights نہیں دیے گئے۔ اگر کسی بھی ضلع کو ان کے حقوق نہیں دیے گئے ، royalty کی یا کسی اور صورت میں تو وہ انہیں دی جائے تاکہ آئندہ پاکستان میں ایسی کوئی example set نہ ہو۔ بلوچیوں کے لیڈران کے خلاف جتنے ماضی میں cases registered ہوئے ہیں ان کو واپس لیا جائے تاکہ وہ آئندہ پاکستان کے خلاف کوئی step نہ اٹھاسکیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب! سفان احمد صاحب۔

جناب سفان احمد: سب پہلے تو یوتھ پارلیمنٹ کا ممبر ہونے کی حیثیت سے اس بات کو clear کرنا چاہوں گا جو بلوچستان کے متعلق ہو رہی ہے کہ یہ قرار داد کانگریس کی کمیٹی میں ابھی discuss ہوئی ہے۔ یہ resolution نہ lay ہوئی ہے اور نہ ہی وہاں پاس ہوئی ہے۔ جناب ! قومی غیرت کوئی ایسی چھوٹی موٹی چیز نہیں ہوتی جو ایسی چیزوں سے humiliate ہو جاتی ہے۔ ہمیں اصل میں real issue کی طرف آنا چاہیے۔ جناب! ہماری قومی غیرت اس وقت مجروح نہیں ہوتی جب ہمیں وہاں پر مسخ شدہ لاشیں ملتی ہیں۔ ہماری قومی غیرت اس وقت مجروح نہیں ہوتی جب وہاں سے لوگ اٹھائے جاتے ہیں۔ ہماری غیرت اس وقت مجروح نہیں ہوتی جب وہاں کے لوگوں کو بنیادی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ جناب! ایسی چیزیں وہاں ہوتی ہے، جہاں آگ لگے گی وہاں سے دھوا تو نکلے گا۔ جب human rights کی violation ہو گی تو دنیا سے آواز آئے گی۔ یہاں پر انڈیا کی بات کی گئی اور یو ایس اے کی بات کی گئی تو جناب ! جہاں human rights کی violation ہو گی پھر اس کے متعلق لوگ بات تو کریں گے۔ ہم لوگوں کو کب تک روکے گے، ہم ان کا منہ بند نہیں کر سکتے۔ جب ہمارے گھر میں آگ لگی ہوئی ہے اس آگ کو ہم نے ہی سمیٹنا ہے۔ انڈیا ہمارا دوست نہیں ہے، یو ایس اے ہمارا دوست نہیں ہےجو لوگ دوست ہی نہیں ہیں تو ان لوگوں نے آپ کے ملک کو کمزور تو کرنا ہے، ہمیں اس چیز کو اپنی قومی غیرت اور قومی حمیت کا معاملہ نہیں بنانا چاہیے۔ یہاں تو کبھی میمو گیٹ کا معاملہ آ جاتا ہے ، ابھی بلوچستان پر ایک قرارداد پر بات بھی نہیں ہوئی ، وہاں کانگریس کی کمیٹی میں ایک بات ہوئی ہےاور اس پر یہاں پر باتیں شروع ہو گئی ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ بلوچستان کے جو مسائل ہیں ان کو ہم نے کیسے sort out کرنا ہے اور معلوم کرنا ہے کہ real issues کیا ہیں۔ وہاں کے real issues میں سے ایک target killing ہے ، law and order کی situation ہے۔ یہاں پر FC کے role کی بات کی گئی ، میں قطعاً اس چیز کی support نہیں کرتا کہ بلوچستان کو ایسے چھوڑ دیا جائے کہ وہ اپنے مسئلے خود ہی حل کر لیں۔ اگر بلوچستان اپنے مسائل خود ہی حل کر سکتا تو وہ پچاس ساٹھ سالوں میں کیوں نہیں کر سکا۔ پاکستان confederation پر نہیں چل سکتا، پاکستان کو strong federal system چاہیے with provincial autonomy. میں provincial autonomy کے حق میں ہوں لیکن میں اس چیز کا حامی نہیں ہوں کہ provincial autonomy اس حد تک supersede ہو جائے کہ آپ کی federation کمزور ہو جائے۔ وہاں پر ہماری national property جو نقصان پہنچایا گیا ہے اس کے لیے ہمیں measures لینا چاہییں۔ بلوچستان کے لوگوں کو education دینی چاہیے۔ وہاں پر economic reforms کی ضرورت ہے۔ NFC Award سے کوٹہ بڑھا لیکن NFC Award کے راستے میں ہماری بیوروکریسی آڑے ہے تو ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ وہ کون سے راستے ہیں جن کو اپنا کر ہم اس award کو implement کروا سکتے ہیں۔ ہمیں اس کے لیے بھی اقدامات کرنے چاہیے کہ بلوچستان کے لوگوں میں اعتماد پیدا ہو۔ اس قرارداد پر ابھی بات ہوئی ہے لیکن یہ lay نہیں ہوئی اور بلوچستان میں اس چیز کو acknowledge کیا گیا ہے۔ آخر ہمیں یہ دیکھنا کہ بلوچستان کے لوگوں کے اندر یہ بات کس سطح پر آ گئی ہے کہ انھوں نے اسے sense of relief سمجھا ہے، اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم ان کے لیے کچھ نہیں کر رہے۔ ہم صرف اس بات کو condemn کیے جا رہے ہیں کہ وہاں امریکہ یہ بات ہو گئی ہے۔ آخر کار ہم نے بھی تو کچھ کرنا ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب عمیر نجم صاحب۔

جناب عمیر نجم: جناب! میں بلوچستان کے issue پر بات کرنا چاہوں گا کہ امریکہ کے congressmen نے جو resolution پیش کی ہےوہ بنیادی طور پر ہماری attention divert کرنے کا ایک tactic ہے کیونکہ امریکہ چاہتا ہے کہ وہ پاکستان سے اپنی supply line کو OK کروائے، اس طریقے سے انھوں نےپاکستان

کو مختلف قسم کی threats دینے کی کوشش کی ہے ، یہ قرارداد اسی technique کی ایک کڑی ہے تاکہ پاکستان کے لوگوں کی توجہ اس issue سے ہٹ جائے اور وہ اپنی supply line کو بحال کروانے میں کامیاب ہو جائے۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ بلوچستان کے جو سیاسی راہنما ہیں کیا وہ اتنے puppets ہیں کہ وہ اپنے اہم issues کو high level پر اجاگر نہیں کر سکتے ۔ جب یہاں کی یوتھ پارلیمنٹ اس issue کو اتنے اچھے انداز سے اٹھا سکتی ہے اور اس کو سمجھ سکتی اور اپنے message کو convey کر سکتی ہے تو وہاں کے MNAs level کے لوگ ایسا کیوں نہیں کر سکتے۔ ان کے پاس تو لوگوں کی support ہے، ان کے پاس اپنے لوگوں کا mandate ہے وہ تو ایسے issues کو بہتر انداز سے convey اور سلجھا سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ بلوچستان کے اندر ISI کا بہت negative role ہے تو ہماری توجہ RAW کی طرف کیوں نہیں جاتی۔ وہاں راء کے علاوہ دوسری agencies بھی killings کروا رہی ہیں جس کے نتیجے میں وہاں کی youth پاکستان کے خلاف provoke ہو رہی ہے۔ جب وہاں پر کوئی killing ہوتی ہے تو ہم میں سے کوئی بھی یہ prove نہیں کر سکتا کہ وہ ISI نے کروائی ہے۔ کیا معلوم کہ وہ killing RAW نے کروائی ہو اور ان کا motive بھی یہی ہو کہ ISI کو بدنام کیا جائے۔ میرے کہنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ 100% ISI وہاں پر ٹھیک کام کر رہی ہے۔ There are drawbacks لیکن حقیقت یہ ہے کہ foreign involvement اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے اور وہاں کے sentiments کو exploit کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے لوگوں کے اندر محبت پیدا کی جائے تو بنیادی طور پر وہاں کی youth کو ساتھ لے کر چلنا ہو گا کیونکہ یہ یوتھ ہی ہے جنھوں نےمستقبل میں وہاں کی administration کو control کرنا ہے۔ اس لیے ہمیں youth کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ اس کے علاوہ جب تک لوگوں کو اپنی basic needs نہیں ملیں گی یعنی economic development نہیں ہو گی، اگر کوئی شخص بھوکہ ہے تو وہ ضرور road پر آئے گا اور اپنی آواز اٹھائے گا، اس لیےہمیں سب سے پہلے ان کے پیٹ کا خیال کرنا ہےتاکہ وہ اپنے گھر کو چلا سکیں اور اپنی basic necessities پوری کر سکیں۔ ان کو health facilities ملنی

چاہییں جس طرح پاکستان کے دوسرے صوبوں اور شہروں میں ملتی ہیں۔ میری یہ تجویز ہے کہ ہمیں ان issues کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیے اور اپنی آواز کو بھی right place تک پہچانا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب اسامہ محمود صاحب۔

جناب اسامہ محمود: محترم سپیکر! آج US Congress کیوں بات کر رہی ہے کہ بلوچستان کو الگ سٹیٹ بنا دینا چاہیے، آخر کیوں؟ We are responsible for that. یہ وہ وجوہات ہیں جو ماضی سے interlinked ہیں اور آج یہ سب dots مل کر ایک شکل بنا رہے ہیں۔ میں یہاں پر ایک quotation پیش کرنا چاہتا ہوں کہ

"A hungry man is an angry man"

اگر بلوچی بھائی بھوکے ہوں گے تو پھر ناراض ہوں گے۔ جب ناراض ہوں گے تو پھر لوگوں کے ہاتھوں exploit ہوں گے جو کہ ہو رہا ہے۔ اس کا solution یہ ہے کہ بلوچ بھائیوں کو basic facilities دو ۔ وہ خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے اور اپنی survival کا خود ہی خیال کریں گے اور اس کے نتیجے میں خود امریکن کو وہاں سے نکالیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ where is the basic human needs? بلوچستان میں basic human needs کدھر ہیں، انصاف، تعلیم اور صحت کدھر ہے۔ اپنی security کا مسئلہ بلوچی خود solve کرسکتے ہیں اگر انھیں basic needs provide کی جائیں ۔ جب گھر میں کچھ کھانے کو ہو گا تو باقی مسائل کو وہ خود ہی handle کر لیں گے۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ بلوچستان کے ساتھ ہمارا رویہ کیا رہا ہے۔ یہاں سے میرے ایک بھائی نے کہا کہ بلوچستان کا مسئلہ پنجابی حل نہیں کر سکتے۔ اگر بلوچستان اپنے resources دے کر پنجاب کو facilitate کر سکتا ہے تو پھر پنجاب کیوں نہیں کر سکتا ۔ میرا مقصد یہ ہے کہ ہر چیز interlined ہے اور پنجاب کے resources بلوچستان بھی استعمال کرتا ہے اس لیے بلوچستان کی security پنجاب کی prime responsibility ہے۔

جناب والا! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اگر عرب کی soil پر کتا بھی پیاسا مر جاتا ہےتو میں اس کا ذمہ دار ہوں اور قیامت کے دن اس

کا جوابدہ ہوں گا۔ پھر Prime Minister where is the role of administration? صاحب اور صدر صاحب کیا کر رہے ہیں اور judiciary کیا کر رہی ہے؟ جناب سپیکر! You are also one of them آپ ان کے ممبر ہیں۔ آپ MNAsبھی رہے ہیں اور ڈپٹی سپیکر بھی رہ چکے ہیں۔ جناب! میرا آپ سے سوال ہے کہ کیا ہمارا خون اتنا ہی سستا ہے کہ جب کوئی چاہے ہمیں مار دے۔ آج ہمارے ایک دوست نے کہا کہ امریکن نے قرار داد کے ذریعے ایک proposal دی ہے اور دوسرے دوست نے کہا کہ نہیں ایسا کرنا ان کا right ہے۔

جناب سپیکر ! میرے خیال میں ہم ماضی کی غلطیوں کو بھول رہے ہیں اور دوبارہ وہی غلطیاں کرتے جا رہے ہیں۔ American Think Tanks ہمارے مستقبل کو کس طرح design کر چکے ہیں اس کا عام آدمی کو پتا نہیں ہے۔ We should work on that. ہمیں اس چیزکا پتا نہیں ہے کہ بلوچستان future میں پاکستان کے ساتھ نہیں ہے اور American Think Tanks کا یہ step ہے۔ اگر ہم یہی کہتے رہے ہیں کہ یہ تو چھوٹا سا مسئلہ ہے۔ ہمارے دوستوں کو پتا نہیں کہ ان کی policies کیا ہیں اور وہ اندرون خانہ کیا کام کر رہے ہیں اس کے آگے after affects آئیں گے۔ میرے خیال میں ہمیں اس platform سے ایک report issue کرنی چاہیے towards American Embassy, American States کی طرف کہ ہماری youth نے اس چیز کو condemn کیا ہے اور یہ message ان کو جانا چاہیے کہ ماضی میں امریکہ نے جو ہمارے ساتھ کیا اور بنگلا دیش کو علیحدہ کیا، ہمارے خلاف وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے، اگر ہم ان سے کوئی aid لیتے ہیں تو اس کے لیے بھی وہ جاسوس بھیج دیتے ہیں۔ میری بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ ہر point پر ہمیں deceive کرتے ہیں۔ اس لیے ان کو ایک message جانا چاہیے کہ we can understand what they want. ہم اتنے foolish نہیں ہیں کہ ہم وہی غلطیاں کریں گے جو ماضی میں کیں۔ میں بلوچی بھائیوں کو first being a Pakistani میں یقین دلاتا ہوں کہ پنجاب کے لوگوں کے دلوں میں اس چیز کا اتنا ہی درد ہے جتنا بلوچستان کے لوگ محسوس کرتے ہیں،ہم تو اس پر کام کر رہے ہیں۔ یہ بات ہر گز نہیں جیسے کہا جاتا ہے کہ پنجابی یہ کرتے ہیں، وہ کرتے ہیں۔ Our country is an

independent State اور ہمارے اپنے نظریات ہیں۔ ہم independent اور خودمختار ہیں اور امریکہ کو یہاں کے affairs میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔در اصل اس ساری خرابی کی وجوہات ہم نے خود ہی create کی ہیں۔ جناب! جس دن پہلا drone attack ہوا تھا اس دن اگر ہم اس دن امریکہ کے ہاتھ روک لیتے تو آج امریکہ کی یہ سب کچھ کرنے کی جرات بھی نہ ہوتی اور آج امریکن بلوچستان کو الگ کرنے کی باتیں بھی نہ کرتے۔

Now my third point is which is very important point that what is media doing today.

آج میڈیا کا کیا role ہے۔ جناب! اگر دنیا کی ماضی کی تاریخ میں جھانکیں تو پتا چلتا ہے کہ دنیا کا سارا ایجنڈ میڈیا set کرتا ہے اور یہ لوگوں کی perception کو modify کرتا ہے۔ آج بلوچستان کے issue کو media کتنا weight دیتا ہے۔ جناب! agenda setting ہو رہی ہے۔ کبھی میموگیٹ آ جاتا ہے، کبھی کورٹ کی طرف سے Prime Minister کے خلاف allegations آ جاتی ہیں۔ بلوچستان کے issues پر کتنی debates ہوتی ہیں۔ اس پر کتنے talk shows ہوتے ہیں لیکن اس کا solution کوئی بھی نہیں بتاتا۔ اگر میڈیا اپنے ایجنڈے کو change کر دے اور اپنا developmental role pay کرے۔ میڈیا بلوچستان کے لوگوں کو بلائے اور ان کی بات سنیں اور پھر اس پر open discussion ہو کہ ہم نے immediate basis پر بلوچستان کو مسائل کو حل کرنا ہے۔ اب یہ سوال صرف بلوچستان کے لوگوں کا rights کا نہیں ہے بلکہ یہ اب پاکستان کی survival کا ہے۔ Now we should work on that. ان الفاظ کے ساتھ جناب! آپ کا شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی محمد ارشد صاحب۔

جناب محمد ارشد حسن: میرے بھائی نے بات کی ہے کہ ابھی امریکہ میں قرار داد پیش کی گئی ہے یعنی وہ بھی اس بارے میں سوچ رہے ہیں۔ جناب! اگر آج ہم نے اس کی مذمت نہ کی توکل اگر پڑوسی ملک بھارت بھی اس حوالے سے کوئی بات کر دے گا کیونکہ وہ تو پہلے بھی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ کیا پھر بھی ہم کچھ نہیں کریں گے۔ جناب! میرا ایک اور point ہے۔ جناب!

یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ چائنیز جو آ رہے ہیں ان کو بھی یہاں پر مارا جا رہا ہے۔ بلوچستان میں پورے پاکستان سے KPK, Sindh and Punjab سے layman power وہاں پر کام کر رہی ہے اور وہ اتنا پیسا کما رہے ہیں کہ وہ لوگ اپنا گزارہ بھی کر رہے ہیں اور گھروں کو بھی بھیج رہے ہیں۔ پھر ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ بلوچ پہلے ہی احساس محرومی کا شکار ہیں ان ہی کی manpower کو وہاں use کیا جائے، ان کو اتنی handsome money دی جائے کہ وہ لوگ خوشحال ہوں اور اپنا گزارہ کر سکیں۔ ایک اور point of order ہے۔

جناب سپیکر: آپ اب تشریف رکھیں .this is not a point of order جی محترمہ ربیعہ شمیم صاحبہ۔

محترمہ ربیعہ شمیم: محترم سپیکر! میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہوں گی کہ ہمارے بلوچی بھائیوں کو ہمیشہ اپنے حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔ اگر گھر میں سی فرد کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اس کی ضروریات کو پورا کریں۔ اب بلوچستان کی basic needs provide کرنے کی ضرورت ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیے کہ اس issue کو proper forum پر discuss کیا جائے اور سارے صوبوں کو بیٹھ کر اس کا حل نکالناچاہیے اور بلوچیوں کو ان کے حقوق مہیا کرنے چاہییں۔ اگر دوسرے صوبوں میں health or target killings ہوں تو پورا پاکستان اٹھ جاتا ہے اور issues کے حل بھی نکل آتے ہیں۔ اب جب بلوچستان میں target killings جیسے واقعات ہو رہے ہیں تو دوسرے صوبے کیوں خاموش ہیں؟ بلوچستان ہمارے پاکستان کا حصہ ہے۔ If we want to see Balochistan in Pakistan تو ہمیں ان کی help کرنی چاہیے۔ بلوچستان ہمارا part ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ہم امریکہ کی مداخلت بالکل برداشت نہیں کرتے تھے، نہ کرتے ہیں اور نہ کریں گے۔ ہم ان کو اپنے معاملات میں بالکل نہیں بولنے دیں گے۔ بلوچستان rich resources سے مالا مال ہے اگر ہم انہیں resources کو utilize کریں تو صرف بلوچستان نہیں پورے پاکستان کو کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں ہو گی۔اس سے ہماری بجلی اور گیس کی load shedding جیسے سب مسائل ختم ہو جائیں گے۔ میں ان الفاظ سے بلوچی بھائیوں کی بدحالی کا ذکر کرتی ہوں کہ جب

بلوچی بھائیوں کا مسئلہ Supreme Court میں لایا گیا تو Chief Justice of Pakistan کہ یہ remarks تھے کہ 'میں ان کی حالت دیکھ کر کانپ گیا'۔ جناب! ان کی اتنی بری حالت تھی کہ اگر یہی سب کچھ سندھ ، KPK یا پنجاب میں ہوتا تو پورا ملک اٹھ پڑتا ۔ ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ ہمارے بھائیوں کو رلایا جا رہا ہے۔ ان کو نہ کپڑے دیے جا رہے ہیں، نہ education سے آراستہ کیا جا رہا ہے اور ان کو کوئی basic needs مہیا نہیں کی جا رہی ہیں۔ ان کو بالکل نکال کر باہر دیا ہے جیسے وہ پاکستا ن کا part ہی نہیں ہیں۔ انشاء اللہ بلوچستان ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گا ۔ ہم Youth Parliament کے سب لوگ یہی چاہیں گے کہ بلوچستان کو اپنے ساتھ دیکھیں ۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب وقار صاحب۔

جناب محمد وقار: جناب! میں اپنی بات کا آغاز اس سے کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرار داد کے پیش ہونے میں اور پاس ہونے کے فرق کو سمجھا جائے اور اس کے content کو بھی سمجھا جائے۔ اس فرق کو میں ایک مثال سے واضح کرنا چاہوں گا۔ اگر مجھ میں ایک random thought آتی ہے کہ میں نے کسی کا murder کرنا ہے، اس کے اوپر میں convict نہیں ہوں گا لیکن اگر میں ارادہ کر لیتا ہوں اور کسی سازش کا حصہ بنتا ہوں تو اس بنیاد پر میں convict ہوں گا۔ قانون میں یہ چیز نہیں ہے۔ ان کا یہ حق ہے کہ وہ قرارداد پیش کریں لیکن اگر وہ پاس ہوتی ہے تو وہ International laws کی بھی خلاف ورزی ہے اور UN Charter کی بھی خلاف ورزی ہے۔

جناب ! دوسری بات اس کے content کے بارے میں ہے کہ اس قرارداد میں بلوچیوں کے لیے right of self determination کی بات کی گئی ہے۔ یہ self determination ہر انسان کا ایک بنیادی حق ہے۔ یہاں پر ہمارے ایک بھائی نے point out کیا تھا کہ ایسی قرار داد کشمیر کے متعلق کیوں پیش نہیں ہوتی۔ UN میں کشمیریوں کے لیے قرار داد برائے right of self determination پیش ہو کر پاس بھی ہو چکی ہوئی ہے لیکن اس کی implementation نہیں ہو سکی۔

جناب! یہاں پر میرے بھائی نے میڈیا کی بات اٹھائی ہے۔ میں یہاں پر yellow journalism کو بھی responsible سمجھتا ہوں جس نے اس issue کو اتنا exaggerate کر دیا ہے کہ یہاں پر علیحدگی کی باتیں شروع ہو گئی ہیں۔ یہ علیحدگی کی باتیں کیوں شروع ہو گئی ہیں؟ بلوچستان کو royalty کی مد میں funds بھی دیے جاتے تھے لیکن وہ masses کو ground level تک نہیں پہنچتے تھے۔ وہ کیوں نہیں پہنچتے تھے؟ یہ لوکل گورنمنٹ اور local government apparatus bureaucracies بگٹی کے royalty issues وغیرہ ، یہ لوگ خود responsible تھے، انہیں royalty ملتی تھی، یہاں پر بھی corruption ہوئی ہے لیکن یہاں پر responsibility کو مانا نہیں جاتا۔ Leaders گورنمنٹ کو blame کرتے ہیں اور ISI and foreign hands کو blame کرتے ہیں۔ یہاں پر اس چیز کو سمجھنا ضروری ہے۔ بلوچی کے اندر inferiority complex موجود ہے، یہ اس لیے نہیں ہے کہ federation ان کو funds نہیں دی رہی یا وہاں development نہیں ہورہی ہے۔ میں یہ accept کرتا ہوں کہ بلوچستان underdeveloped ہے لیکن یہاں پر کام ہو رہا ہے۔ فیڈریشن میں یہ sentiment موجود ہے کہ بلوچی ہمارے بھائی ہیں، ہم انہیں neglect نہیں کر رہے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم یہاں Youth Parliament میں نیشنل اسمبلی کو represent کر رہے ہیں، یہاں پر ہمیں federalism کی spirit کو promote کرنا چاہیے۔جناب ! آپ نے صحیح point raise کیا تھا کہ ان کا جو resolution ہے اسے point out کیا جائے اور اس کی dark side and complex کو بڑھانے کی کوشش نہ کی جائے ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی نظر میں جو بہتر بات ہے اس کو سامنے لے کر آئیں۔

میں تیسری بات یہ کہنا چاہتاہوں کہ foreign policy is a gradual process. ابھی میرے کافی بھائی جذبات کی لہر میں کافی کچھ کہہ گئے ہیں۔ Foreign policy میں آپ کا size, economy and geography matter کرتی ہے۔ اگر ہم global میں اپنی جگہ بنانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں brotherhood کے sentiments پر base نہیں اپنے self-interest کے base پر decision لینے ہوں گے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ violence کو کنٹرول کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ میں اپنی طرف سے جو resolution دے رہا ہوں اس میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ violence کو کنٹرول کرنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر stability نہیں آ سکتی ، نہ ہی economy بہتر ہو گی ، اس کے بغیر کچھ بھی وہاں پر بہتر نہیں ہو گا۔ میری تجویز ہے کہ وہاں سے violence کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے ، stability لائی جائے۔ اس کے بعد manpower پر available ہے لیکن technical institutes کی وہاں پر کمی ہے۔ میرے خیال میں وہاں پر technical vocational institutes بنیں اور وہاں کے جو developmental projects ہیں ان میں وہاں کی labour power کو skilled بنا کر وہاں utilize کیا جائے۔ صرف ایسا بھی نہیں ہے کہ انہیں use نہیں کیا جاتا۔

پانچویں بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ وہاں کی عوام وسائل ترقی سے محروم رہی ہے۔ جناب ! انہیں کوٹہ بھی provide کیا گیا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوٹہ نہیں ملتا کیوں کہ اس کوٹہ پر کسی اور صوبے سے بندہ کام کر رہا ہوتا ہے۔ بلوچستان کو federation کی طرف سے بھی فائدے حاصل ہوتے ہیں اس لیے بلوچستان کو absolute form میں نہ دیکھا جائے بلکہ relative term میں دیکھا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب محمد وقار: جناب ! میں ایک اور point پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایک بھائی نے کہا کہ کیا پاکستانیوں کا خون اتنا سستا ہے جو روز بہایا جا رہا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسی حد تک ہم اس چیز کے responsible ہیں، ہم اپنی underdevelopment کے responsible ضرور ہیں۔ ہم اگر یہ کہتے ہیں کہ ہماری economy بہتر نہیں ہے اور کچھ بھی نہیں اور صرف ہمارے پاس ایک خطہ ہے اور اس کے base پر ہم کہیں کہ ہمیں rights دیے جائیں تو یہ نہ ممکن ہے۔ ہم ایک civilized world میں رہتے ہوئے بھی uncivilized treat ہو رہے ہیں اور اس کے لیے کہاوت ہے کہ might is right. یہاں پر ہم نے ان کے ساتھ رہنا

ہے تو پھر ہمیں ایک طریقے سے چلنا پڑے گا اور صرف جذبات کی بنیاد پر بات کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد ہاشم عظیم صاحب۔

جناب محمد ہاشم عظیم: جناب ! سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں کہ ہمیں problems identify کر لینے چاہیے۔ ان کو analyze کریں تاکہ بلوچستان کے لیے ایک proper package پیش کر سکیں۔ یہ package practical and viable بھی ہونا چاہیے۔ جس کی legislation کو draft کر کے ہم practical approach حاصل کر سکیں۔ اب بہت سارے grievances وہاں سے آ چکے ہیں۔ جیسے پرویز مشرف نے کہا کہ میں آپ کو وہاں سے hit کروں گا جہاں سے آپ کو پتا نہیں چلے گا۔ اکبر بگٹی کے قتل جیسے اقدامات ہوتے ہیں ان کو ہم loop میں نہیں لے رہے۔ بنیادی طور پر ہمیں push approach کو وہاں رکھنا ہے کہ جتنے وہاں کے لوکل بلوچ کے راہنما ہیں جیسے مینگل صاحب اور اس طرح کی جو ہستیاں ہیں ہم ان کو empower کریں، ہم ان کو on board لائیں، ہم ان کو ایک table پر لائیں، ہم ان کے ساتھ negotiate کریں۔ ہم اس میں یہ دیکھیں کہ انہیں کیسے empower کیا جا سکتا ہے تاکہ وہ local issues کو address کر سکیں۔ مثال کے طور پر unemployment, education and polices کے matters ہیں ان کو resolve کرنے کے لیے ہمیں انہیں ایک table پر لا نا پڑے گا تاکہ ہم ان سے negotiate کر سکیں۔ یہ اس لیے کہ ان میں ایک feeling آئے ، ہم ان کو suppress نہیں کر رہے ۔ ہم ان کو بالکل side پر نہیں کر رہے۔ ہم ان کو ignore نہیں کر رہے ۔ ہم ان کو ساتھ لے کر چلنا چاہ رہے ہیں۔ ہم ان کو ایک پلیٹ فارم پر لانا چاہ رہے ہیں۔ ہم ان کو empowerment دے رہے ہیں اور جو legislation ہم کر رہے، وہ ان کے لیے کر رہے ہیں اور ان کی betterment کے لیے کر رہے ہیں۔ ہم بلوچستان کی betterment کے لیے کر رہے۔ بالآخر ہم پاکستان کی betterment کر رہے ہیں۔ ان کی grievances کو ختم کرنے کے لیے push approach رکھنی لازمی ہے۔ دیکھیں overnight change نہیں آ سکتی۔ اتنی دیر سے بلوچیوں کا جو احساس محرومی چلا آ رہا ہے اس کو change کرنے میں تھوڑا ٹائم لگے گا۔ دوسری چیز جس میں میں

highlight چاہتا ہوں وہ economic policy ہے۔ بریٹش کے گولڈن سپیرو کا ایک concept تھے اور ہمیں اس وقت اسے revive کرنا ہے۔ ہمیں بلوچستان کے minerals معدینیات ، coal اور مختلف قسم کے ذخائر کو نکال کر بلوچستان کو empower کرنا ہے اور ان کی royalty صرف اور صرف بلوچستان کے لیے ہونی چاہیےکہ وہ اس چیز سے فائدہ اٹھا سکیں اور ان کی betterment ہو ۔ ہم ان کو royalty دیں۔ گوادر کی ان کے پاس ownership ہونی چاہیے اور ہمیں ان کے حقوق کے لیے لڑنا چاہیے۔ جناب ! میں اب بنیادی چیزوں میں جانا چاہوں گا۔ ہمارے یہاں ایک بھائی نے کہا کیا ہمارا خون اتنا سستا ہو گیا ہے۔ ہمیں اب یہ سوچنا چاہیے کہ ہماری ideology کیا ہے۔ ہم کس ideology کو follow کر رہے ہیں۔ ہم نظریے inhuman نہیں ہونے چاہییں۔ ہمارا نظریہ کیا ہے؟ ہماری اسلامک آئیڈیالوجی کیا ہے؟ جس طرح بھی ہے میں Melcamnits سے بہت زیادہ impressed ہوں۔ ان کی ایک quotation ہے world suffers a lot, not because of the oppression of the oppressors but because of the silence of of the oppressed. جناب! ہماری جو silence ہے اس کی زد میں ہماری تمام اسمبلیاں اور عوام زد میں آتے ہیں۔ اب اسمبلیوں اور عوام کی سوچ میں uniformity آنی چاہیے اور ان میں communication gap ختم ہونا چہیے۔ میری تجویز ہے کہ ہم ان سب کو اکٹھا کھڑا کریں۔ اس میں تو silence والی بات بھی نہیں ہونی چاہیے کیونکہ ہمارے حقوق سلب کیے جا رہے ہیں اور ہمارا ایک صوبہ اب علیحدگی کی باتیں کر رہا ہے وہ کیوں کر رہا ہے۔ اس میں silence والی بات نہیں ہونی چاہیے اور ہمیں اپنی voice, کو UNO اور ہر فورم پر چاہے وہ internal ہو یا external اٹھانا چاہیے۔

جناب! میں Foreign Policy کے متعلق پڑھ رہا تھا ۔ ہمارے intellectual Ambassador Iqbal sahib ہمیں بتا رہے تھے کہ there is no foreign policy in Pakistan. مجھے پہلے ان کی بات صحیح نہیں لگی لیکن انہوں نے صحیح کہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ اقبال اخوند نے کہا ہے۔

جناب محمد ہاشم عظیم: جی یہ اقبال اخوند نے خود کہا۔ میںLUMS میں ان کی کلاس میں تھا اور انہوں نے کہا کہ I can show you the documents.

وزیر خارجہ نے 1985, 1988 and 1990 میں جو debates کی ہیں ان کو exact numerical figures کے علاوہ copy past کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم Youth Parliament میں ایک healthy competition کے ساتھ آگے آ رہے ہیں۔ ایک debate کر رہے ہیں اس لیے ہم ایک اچھی اور ایک uniformed parallel resolution کر سکتے ہیں جو ہم اپنی پارلیمنٹ میں پیش کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے وہاں پر ایک health business جسے ہونا چاہیے جس کا عوام نے ان کو mandate دیا ہے اس کے مطابق نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: شکریہ ۔ محمد عابد چوہدری صاحب۔

جناب محمد عابد چوہدری : شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں جو US Congress قرار داد پیش کی گئی ہے اس کی پر زور انداز میں مذمت کرتا ہوں اور گرین پارٹی کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ اس resolution کو لائے۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ بلوچی ہمارے بھائی ہیں اور کشمیر ہماری شاہ رگ ہے، اسی طرح بلوچستان بھی ہمارا دایاں بازو ہے۔ اس کے بغیر پاکستان exist نہیں کر سکتا ۔ ہمارے لیے بلوچی اتنے ہی ضروری ہیں جتنا پنجاب ، سندھ اور خیبر پختونخوا ضروری ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر میرے ساتھیوں نے problems کا ذکر کیا ہے اور ان کے solutions کے لیے ہمیں multinational dimensional approach کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے ہمیں اپنی socio-economic conditions کو دیکھنا ہے۔ اس کے بعد terrorism کی طرف دیکھنا ہے اور پھر ہمیں اپنی basic necessities کو examine کرنا ہے۔میں اس بارے میں یہ کہوں گا کہ ہمیں سب سے پہلے بلوچستان کی youth کو mobilize کرنے کی ضرورت ہے۔ جس طرح Youth Parliament of Pakistan ہے اسی طرح Youth Parliament of Balochistan بھی ہونی چاہیے۔ ایک بلوچستان Youth Movement ہونی چاہیے جو کہ بلوچستان کے عام لوگوں میں یہ تاثر پھیلائے کہ پنجابیوں اور سندھیوں کے اندر ان کے خلاف کوئی نفرت نہیں پائی جاتی۔ یہ نفرت اور تعصب کا لفظ باہر سے آیا ہے۔ بلوچستان کے لوگوں میں جو insurgency پائی جاتی ہے یہ foreign intervention کی وجہ سے ہے

اور foreign agencies اسے promote کر رہی ہیں۔ میڈیا propaganda کرتا ہے ، میڈیا war وہاں ہو رہی ہے۔ ہمارے سرکاری اور پرائیویٹ میڈیا کو یہ بات پھیلانی چاہیے کہ کہیں بھی بلوچستان کے خلاف تعصب نہیں پایا جاتا۔ ہم سب بھائی بھائی ہیں۔

اس کے علاوہ جو بھی آج تک policies بنائی گئی ہیں ان کی implementation کو check کرنا چاہیے اور اس کا follow up بھی ہونا چاہیے۔ جہاں کہیں بھی ان policies پر عمل درآمد کیا گیا تو اس کے جو ذمہ دار ہیں ان کی accountability ہونی چاہیے۔ جب ماضی کی غلطیوں کی accountability ہو گی تو مستقبل میں fair and free accountability کے بہتر نتائج نکلیں گے۔شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ ایلیا نوروز صاحبہ۔

Mohterma Ailia Nauroze: Sir, I would talk about the institutions. I will highlight how these institutions in different angles are expecting from different areas of Balochistan. What is the real issue? What I would come with is that we should strengthen different institutions. What are the different institutions which are to be strengthened in the first place? What we are talking about is that there would be no corruption.

Beginning with poverty, Aristotle said that “poverty is the mother of all crimes”. There is no health, no education and even there are not good infrastructure facilities.

Now we talk about the hospitals. There are three government hospitals in Quetta. I know that in Zhob and in all its suburbs there is no hospital. Now the people from Zhobe and its suburbs place when they need to take their patients to Quetta, they face problem as there are not good roads to transport them. That is why, in that process the patients lose their lives. It is one of the reasons that the government is facing rising anger found amongst the people.

Sir, we are talking about education and youth of Pakistan. Education is a very long term process. In the shorter process what we should do is, we should provide vocational training to the people. They can set up more industries. The women can open parlours. The men can do like mechanical related jobs or

whatever they want to do. What they would do is to earn money. So, we are actually trying to alleviate poverty to some extent and we are moving towards this in one step, baby step. We are moving towards the prosperous life.

Now we are moving counter the terrorism. The education is the only method with which we can counter terrorism. When I am educated, I know I can be a good doctor, engineer, architecture or whatever be.

جو بندہ educated ہوتا ہے، اس میں اتنی سمجھ بوجھ آ جاتی ہے کہ this is wrong and this is right. کوئی اسے گمراہ نہیں کر سکتا۔

Moreover, if we provide good job opportunities to the educated people, of course it is a long process but we are actually countering terrorism to some extent. In addition, we are countering corruption here. Yesterday one point was raised with a proposal that we should increase the educational budget. A point was also raised that there are ghost schools.

یہ ghost schools کیوں ہوتے ہیں؟ وہاں corruption ہوتی ہے۔ بجٹ کے پیسے وہاں تک نہیں پہنچتے اور پھر ghost schools بن جاتے ہیں۔ They say that they give money for them but there are ghost schools. There are no students, no teachers.

Sir, I have been working in the NGO that is working for primary education in Balochistan.

وہاں NGO کے ذریعے سب کچھ دیا جا رہا تھا مسئلہ یہ تھا کہ بچے نہیں آتے تھے۔ والدین کہتے تھے کہ میرے گھر کا کام رک جائے گا یا میری بیٹیاں کیوں پڑھیں یا میرا بیٹا he is working in some place as a mechanical worker اور وہ دن میں بیس روپے کما لیتا ہے۔

Why would a person wander and go there in schools, and waste the day? We don't have money. So, it is better for him to go and work and bring Rs.20/-. So we don't need education. We are living a life. We should create in them the motivation and awareness of education.

اب ہمارا سب سے زیادہ پیسا defense کو جاتا ہے۔ میں کل یہ news ٹی وی پر بھی دیکھ رہی تھی ، یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم انڈیا کے ساتھ ایک pact کرتے ہیں

that there should be no war in 50 years. Then what we will do is we will put money on education instead of war. We will educate people. In 50 years, we will produce two generations. One generation of 25 years. There are two generations of people who are educated plus they have job opportunities. Hence we will move one step forward to a prosperous Pakistan. Then they say that Balochistan have rich natural resources. We should understand the fact first, these natural resources require skilled person to tape them. Secondly, we require machineries to excavate them. We neither have such machineries.

یہاں پر کسی نے point raise کیا تھا کہ وہاں پر security forces کا ہونا بہت ضروری ہے۔ otherwise the people would be killed. جیسے Chinese Engineers, they were killed when there was Musharraf. So, what will we do is that when we are focusing on education ہم لوگوں کو higher studies کے لیے باہر بھیجتے ہیں to get them educated from abroad جیسے ہمارے پاس submarine engineers نہیں ہیں۔ ہم اس لیے اپنے trained لوگوں کو واپس بلاتے ہیں کیونکہ they don't have security problems, we don't need security forces, we need education and Balochistan is moving towards the prosperous industrialization. This point was raised by one of the honourable member

اور مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہا ہے کہ انہوں نے بہت ہی rude طریقے سے اس بات کو پیش کیا۔ انہوں نے یہ کہا کہ the people from Balochistan they should come forward and tell us what is their problem. جب وہاں پر اتنی killings ہو رہی ہیں this is unfortunately happening that three tribes of Balochistan, Hazaras, Pashtoons and Balochs ان تینوں میں harmony نہیں ہے۔ So do you think کہ کسی کے پاس اتنی piece of mind ہو گی کہ وہ آ کر آپ کو بتائیں کہ this is our problem. This is not possible. You should be more compassionate to these people. You should understand کہ یہاں پر بہت کچھ جل رہا ہے۔ You should call their leaders, tell them common grounds, be patient, because these people are angry. You have to be patient, you have to be tolerant. You have to go and tell them کہ ٹھیک ہے we understand یہ سب کچھ غلط ہو

گیا ہے۔ We will sit with you, tell us what is your problem. لیکن یہ نہ کہیں why did you not come, why did you not do this or that. OK.

اب NFC کی طرف آتے ہیں۔ یہ 5% سے 10% improve ہوا جب کہ پنجاب اور دوسرے صوبے over the period of 60 years prosperous ہوتے جا رہے ہیں تو اب آپ کو کیا لگتا ہے کہ ایک سال میں 5 to 10% کی improvement سے بلوچستان اس stage پر پہنچ جائے گا جہاں پنجاب اور دوسرے صوبے ساٹھ سالوں میں پہنچ چکے ہیں۔ نہیں۔ جب بلوچستان اس لیول پر پہنچے گا تب آپ یہ بات کریں۔ اس وقت you have to pay a very good attention to the people تاکہ ان کے مسائل حل ہوں۔

After this sir, I strongly condemn the US intrusion into Pakistan affairs. We are good enough, educated enough and tolerants enough to listen to our own people as a family and cater our problems ourselves. We don't want other peoples from outside to come in and look into our affairs. They don't even know who are Balochs, who are Pakistanis. How can they come and pass or even move a resolution in their House of Representatives telling us that they should have a right to solve their own problems. There is no one to interfere.

Here it was said that people of Balochistan themselves are primarily responsible for all this. The three tribes in Balochistan they had been living together in peace for many years.

ابھی یہ problems کیوں شروع ہوئی ہیں۔

We know that Indian forces and the other hidden forces are interfering there. So, we can tackle that ourselves. Yes, we believe in United Pakistan and prosperous Pakistan. The people of Balochistan themselves will come forward and say that they will go for the prosperity. Thank you.

An Honourable Member: A point of order Mr. Speaker.

Mr. Speaker: Yes.

An Honourable Member: Sir, many honourable Youth Parliamentarians have mentioned AJK in different contexts. I just want to convey a message to them that they in whatever and whichever context mentioned AKJ, they should also mention Gilgit-Biltistan side by side, it should not be ignored. Thank you.

(Desk thumping)

Mr. Speaker: Now we proceed further. Yes, Dr. Ali Raza Sahib.

ڈاکٹر علی رضا: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب! US کی ایک resolutionتھی جسے ہم نے یہاں desks بجا کر انھیں condemn کیا ہے لیکن میں ایک point honourable House کے notice میں لانا چاہتا ہوں۔ آپ نے ان سب کا بلوچستان میں کتنا interest ہے وہ دیکھ لیا ہے۔ جناب ! یہ ناکارہ خدا ہے، زبان خلق ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بلوچستان واقعی اس نہج پر پہنچ گیا ہے کہ جہاں سے وہ ہم سے separate ہو سکتا ہے۔ یہ ایک reality ہے جسے ہمیں accept کرنا پڑے گا۔ ہم لوگوں نے بنگالیوں کو مارا اور بنگلا دیش کو الگ کیا۔ پھر ہم نے کہا کہ ہمارا قصور نہیں تھا۔ آج ہم بلوچوں کو مار بھی رہے ہیں، ہم سب کچھ ان کے ساتھ کرتے ہیں، پھر ہم کہتے ہیں کہ جی ہم نے اپنا پیٹ کاٹ کر انہیں دیا ہے لیکن وہ خود ٹھیک نہیں ہونا چاہتے۔ یہ بات غلط ہے۔ میں اس معزز ایوان میں جناب سپیکر! آپ کی presence میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ Youth Parliamentarians of both parties کی بلوچستان پر کمیٹی بننی چاہیے جو اپنی recommendations لے کر آئے اور گورنمنٹ کی جو بلوچستان کمیٹی ہے اسے present کرے کہ ہم لوگ پاکستان

کے ہیں ، ہم لوگ فاٹا کے، پختونخوا اور بلوچستان کے نہیں ہیں اور Us resolution کی influence میں نہیں آئیں گے۔

جناب! اس کے علاوہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میڈیا کی جو coverage ہے اس کو increase کرنا چاہیے۔ میرے خیال سے آپ خود اتنا عرصہ وہاں رہے ہیں، آپ نے نوٹ کیا ہو گا کہ بلوچستان میں جو وہ کیمرہ استعمال ہوا ہے وہ بھی پتا نہیں کس زمانے کا وہ use کرتے رہے ہیں۔ آپ کوئٹہ میں ہزاروی کو مارتے ہیں، آپ سوئی میں اور ڈیرہ بگٹی میں بلوچوں کو مارتے ہیں اور پھر آپ کہتے ہیں کہ ہم تو آپ کو سب کچھ دے رہےہیں اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔

جناب! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی بلوچ راہنما ہیں جو باہر بیٹھے ہیں ان کو قومی دھارے میں شامل کیا جائے تاکہ وہ ہماری گورنمنٹ کا حصہ ہوں اور بلوچوں کو بھی representation دیں۔ ان کا حق ہے کہ وہ سپیکر بنیں، ان کا حق ہے کہ وہ Prime Minister بنیں، ان کا حق ہےوہ Opposition Leaders بنیں، ان کا یہ حق ہے کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر کام کریں۔ آپ لوگوں کو گن کر resources تقسیم نہ کریں۔ آپ ان کی deprivation کو دیکھ کر تقسیم کریں۔ ابھی ایلیا نے ایک point raise کیا تھا، انہوں نے کہا تھا کہ آپ ساٹھ سالوں سے ترقی کر رہے ہیں اور آپ ایک سال کے NFC کے 10% پر کہتے ہیں کہ آپ ترقی کر لیں۔ ایجوکیشن بھی اس کا حل نہیں ہے۔ ہمیں intervention چاہیے with the consent of all honourable members اگر جناب! ہمارا ایک سیشن گوادر میں ہو جائے تو یہ کوئی بری بات نہیں ہو گی۔

(Desk thumping)

جناب سپیکر: جناب محمد اصغر فرید صاحب۔

جناب محمد اصغر فرید: شکریہ جناب سپیکر۔ میں اس بات کو زیر غور لانا چاہوں گا کہ میں بھی اپنے بلوچی بھائیوں کے ساتھ اتنا ہی اشک بار ہوں جتنے وہ ہیں کہ بلوچستان کے صوبے کو اس حالت محرومیت میں رکھا جا چکا ہے۔ میں اس بات کو یہاں quote کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قران پاک کا فیصلہ ہے کہ جس طرح کےعوام ہوتے ہیں اسی طرح کے ان کے حکمران ہوتے ہیں۔ میں بھی

اپنے بلوچی بھائیوں کو ایک suggestion دینا چاہتا ہوں کہ وہ بجائے اپنے political leaders یا دوسرے صوبوں کو criticize کریں اس سے بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے مسائل کے solution کے لیے خود کام کریں۔ ابھی انہیں سوچنا چاہیے کہ وہ خود کیا کر رہے ہیں، انہیں اس بات پر focus کرنا چاہیے۔ اگر ہم وہاں پر universities قائم کر دیتے ہیں اور وہ اپنے بچے اور بچیوں کو ان میں بھیجنے کے قائل نہیں ہیں تو پھر ہم ان کو کس طرح قائل کر سکتے ہیں۔ اگر وہاں پر industrialization ہو جائے اور پھر کارخانوں میں کوئی مرد اور عورت کام کرنے کے لیے تیار نہیں ہے تو پھر ہم وہاں پر development کیسے کر سکتے ہیں۔

جناب! میرا تو سارا focus اس بات پر ہے کہ بلوچستان کے لوگوں کو اپنی development کے سلسلے میں خود بھی step forward اٹھانا چاہیے نہ کہ دوسرے کو criticize کرنے پر focus ہو۔ اس بات کو بھی زیر غور لانا چاہیے کہ بلوچستان کا افغانستان کے ساتھ جو بارڈر ہے وہ 2200 کلومیٹر ہے۔ اس حصے کو more secure کرنا چاہیے۔ میں پاکستان کی all security agencies i.e. ISI and MI etc., سےrequest کرتا ہوں کہ وہ اس بارڈر کو well secureکریں کیوں وہاں سے جو smugglingہو رہی ہے وہ پاکستان میں terrorismکی basic reasonہے اور وہاں سے انڈیا۔۔۔

Mr. Speaker: Avoid mentioning any name. Thank you. Let’s adjourn for lunch and we meet again at 2.30.

[Then the House was adjourned for lunch and will meet again at 2.30 p.m.]

[The House was re-assembled after lunch break at 2.30 p.m.]

جناب سپیکر: ہم resolution کو discuss کر رہے تھے۔ اس کو ہم کل discuss کر لیں۔ ہم sense of the House لے لیتے ہیں۔ معزز ممبران ہمارے guest Speaker sahib آگئے ہیں اور میرے خیال میں یہ مناسب ہو گا کہ ہم اپنے guest Speaker sahib کو سن لیں کیونکہ وہ بھی busyآدمی ہیں اور وہ چلے جائیں گے۔

اگر اس کے بعد ہمارے پاس ٹائم ہوا تو we will discuss this resolution. ورنہ کل صبح انشاء اللہ اس کو لے لیں گے۔ آپ کے الیکشن کے بعد we will continue to talk this. شکریہ۔

Honourable members now we have our first Speaker that is going to speak, he is Honourable Ex-Senator Syed Faseih Iqbal sahib. He belongs to Balochistan and he has a great contribution as a journalist in bringing the journalism to Balochistan. When he became Senator he was and still is the lone voice of sense and sensibility for Balochistan. He has done a humane service for Balochistan as a Senator and as an Editor. He has contributed to the Balochistan's think tanking, welfare and bringing Balochistan's problems to limelight. He has been always on the lead. He has tremendous qualities of head and heart. He is always available as a journalist. He is a doer. He has done good deeds and I don't how many good deeds. I am privy to few. But if somebody would venture to write on him, then the book will go into volumes.

Now I request Syed Faseih Iqbal to take the floor. He will not go to the rostrum and will speak to you from here. Sir, you have 30 minutes to speak and then these gentlemen would put you the questions. Sir, this time we as usual have 60 odd boys drawn from the country. It is fortune that we have an intelligent lot this time. So, they would hear you and much more than you talk to them, I want, they ask you questions. Thank you. Please take the floor.

سیدفصیح اقبال(سابق سینیٹر): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Honourable Speaker and members of the Youth Parliament, first, I must acknowledge and thank Mr. Bilal who have given me this opportunity to come here. Last night we met in some of the television progammes. There we were discussing Balochistan. He requested me for this meeting, otherwise, I could have come myself directly without having any invitation because this is such a good exercise. You have just like a Parliament. This is the way our young people should run the country. Definitely you are the future of Pakistan. Anywhere in the world, youths are there to look after the interest of the general masses. That is why, I must compliment my honourable Speaker. I know his

family. He belongs to a very respectable family. They are the real people who got referendum in this British-Balochistan. Unfortunately, they are mixed up in the history. When people like generals and bureaucrats have posting of six months or four months in Balochistan, they don't have in-depth knowledge of Balochistan but they suppose that they are the masters and authorities on Balochistan. That is why, a lot of misgivings are there in Pakistan among the intellectuals, intelligentsia and even in the media. Mr. Jogezai's grandfather and his father, I know very well, they are the responsible persons for getting highly successful hundred percent referendums in Balochistan and nobody knows it. Still, I think, there were separate proportions of Balochistan. There were two separate identities; one State was Qalat having three more States, Kharan, Lisbella and Mikran converted into State in 1948 for the succession of three States. So, there was some uneasiness. I should not conflict between the Khans and the Government of Pakistan of that time because His Highness Ahmed Yar Khan was very near to Quaid-e-Azam. Before Pakistan came into being in 1946 when Sixth June partition plan was announced, there were an option for principally States not only for Qalat but for 727 States in India. Differently, Qalat had privileged position like Nizam-e-Hyderabad and Nepal. They had kitties with the British. British had never conquered them. They fought wars but they had treaties with British sovereignty. They were completely independent in their native areas. Hyderabad was using their coins, their currency notes and gold. Dirham and Riyal was the currency and in Nepal also. Qalat had this independence but they were never issued coins. The communication at that time belonged to Central Government of India. As Qalat was independent that is why the Britishers never cared for this State. They had not built the roads and even not small infrastructure was built by them.

There was only one high school which was in Qalat and Mustoong and even our people from Makran used to come there. Makran is a very promising area of Balochistan. Very energetic and very promising youth belong to Makran. They have been very educated and they don't have any Sardari system. They

only have Sardars. It is a legacy of the Indian Rajputs. They (the Gichkies) migrated in 18th century from Rajputana. This is a very interesting history.

Balochistan has got a very unique position in Pakistan and nobody has studied it. We can give you thousands of Ph.Ds on every subject. There is uniqueness, diversity in culture and language. Before Britishers' coming, people tell us who was there; it was the Afghanistan. The ruler of Qandhar was the ruler of Quetta, Sibi. Khan was always called Bharavi. You know that was the real and the best administration in Sub-continent. It was called Bharavi confederacy and this word has never been heard before in the history. Nobody knew what confederation is. We will talk confederation/federation and so many other things. Naseer Khan Noori was the real benign ruler of that State. In the third battle of Paniput Ahmed Shah Abdali rose from Qandhar to Pashin and he captured all. At that time who was in India, Shah Waliullah was a very great social reformer and Muslim saint. He invited Mashal Baba. Now the Muslims of India were in danger, Islam was in danger because Murhattas had been spread all over India.

In Delhi the Mughals' empire was crumbling in the hands of Murhattas. They already reached Ogra. They captured some posts of the Delhi. That is why Ahmed Shah Abdali wrote letters to all. He met Khan Naseer Khan Noori and requested that now we were going not to attain a kingdom, we were going to save Islam. That was the method of unity, that is why, Khan supported left and right, all Baloch tribes of South Punjab.

I must tell you my dear youth that Balochs are about one crore fifty lacs more than they are in Punjab. They are real Balochs. They still speak Balochi. They are racially Balochs reigns. They claim so many things no doubt. You should know and give them the place in history. So, Balochis, the Brahvis and Afghans were there. They requested Rohi laws which were in India. In those exercises Baba Abdali Shah made the request for that final battle with Murhattas and was Mashallah victorious. He emerged victorious and the Baloch's got major share of the victory in that area. That is why, when Ahmed Shah Abdali came over there, he handed over all this. He had never been there as a king of

that area. He said I had left kingship. Now I want to serve Islam. So, he came back and for that reason Quetta was given them as a share. At that time Brithishers start coming in some areas in the shape of East India Company. They had a gambit gundamic, they had treaty with British - gundamic treaty, the very famous. They had divided that area. Afghans had given Balochistan and this name also came from Afghan king. It is not Balochistan. Balochistan used to be Sestan Balochistan. Iran and some parts of Qalat were the real Balochistan. That is why, some people argue that why it is Balochistan. This name was given because they fought for the advancement of Muslims, Islam and they were victorious. They got it. It is very interesting point. It is still in the history and you can see Bugties and Mazaries and Murries. They got some of the slaves. They said we were not going to settle in India. We want to go back with slaves to show our tribes that one day we were victorious.

So, lot of Murhattas they came with the Bugties. They are still in Bugty area. They are called Murhatta Bugty.

It is very interesting, this is history, it is just on surfacing of sub-continent. Still in Bombay there is some political parties and some ethnic parties, they are trying to get Murhattas back to Bombay.

In 1939 when Gandhi and General Jawahar Lal Nehru came to Jacobabad, he supervised a Bugti Congress Movement, Azad Bugti Movement. It was only meant for Murhattas not for Bugties. That is why, they had still link with the Murhattas of Jacobabad and Murhattas of Bombay. Actually it happened like that and after that when Khan Naseer Khan was having a special area from Afghans, it was included in Qalat. That is why, Quetta was the part of Qalat. Bolan, this is the only route which was used by Britishers and no Mughal king had ever arrived there except the great Baba Ahmed Abdali, he used Bolan. They all had used Jalalabad via Peshawar route. That is why, that was the separate route. When East India Company came, there was a lot of fight in Murri area and Bugti area but the real fight was in 1837 in Qalat when our Mehrab Khan was martyred. Still Qalat had never been captured. They again had a treaty

with his brother and other family members. That is why Qalat was under treaty. It was never conquered.

That is why there is a lot of problem. When you call it Balochistan, unfortunately, people do get misunderstood. Its half of the area is of Pushtoons, not racially even administratively. Even Khatrans also claim this. One of the Khatrans' Sardar gave me some of the documents that they were giving the taxes to Barozai Tax Collector. Barozais claim that they were in the governance and Barozai was the head of the Afghan empire in that area.

Sibi, it was all ruled by Afghans. So, this is for political reasons that Balochistan has got uniqueness in lot of languages and dialects. One of the greatest dialects is Brahvi. Now we people say that where the Brahvis and all Brahvi Sardars are racially Afghans.

There is another interesting thing. Raeesani, he came from Kowas, from Duki to Kowas, and Raeesani, Tareen, Bangalzai, Zehris all are Afghans. But they have accepted that type of civilization. They call themselves Brahvis and whoever and wherever lives in Pakistan, he is custodian of Pakistan, whoever lives in Balochistan is a Blochistani. We cannot differentiate who is Baloch, who is Pushtoon and who is Hazara. Everybody who lives in Balochistan, he is Balochistani and still Hazaras are the migrants from Hazarajat. They came from Kabul, Hazarajat, you know that is a province of Afghanistan. Actually they came when there was prosecution against them in Amir Dost Muhammad Khan's time. So, they were not given equal status. So they came to Quetta in the event of East India Company. They immediately formed a Hazara pioneer for making roads because they were Mangoals and hardy people. Now in Pakistan they are educated and they have done very well. They always joined army and one of the Commanders-in-chief before partition; he was Brigadier, General Musa. Ayub Khan was also Brigadier when Pakistan came into being in 1947. These two officers were made Brigadiers and then one was General. Recruit Akbar Khan was General. Ayub Khan and Musa Khan were substantive Brigadiers because of being Pakistani. One promotion is there.

Quaid-e-Azam instructed to all Indian different Muslim Officers that you will have one promotion of your substantive rank in Indian army. So, that was there.

Balochistan is definitely in problem. Is there ethnic problem? No, there is no ethnic problem. Then what is the problem? Baloch is not provincialist. They are very liberal and in that character they are secular because they came from a long way. They are nomads. Nomads have a culture. What cultures they bring. They are very self-individualistics and very proud of their values. They are proud of their conducts. They are not settled. They were coming from the various tribes' string and from various routes, some from Shistan, some from Iranian Balochi. We call them so because in the British Empire we were divided into Iranian and Pakistani. Balochistan was the Balochistan. But after the British occupation they ruled India with their wisdom, with their special skill of giving justice to the common man. Balochistan at that time was not peaceful, even from Kohlu to Loralai there was no safety, at that time all these regions were closed to each others because of the fighting amongst the tribes. When the British came, they made peaceful to every area. That is why, still if you go to referendum. I don't see peace in India. I don't see peace in other parts of Pakistan. Therefore, if there is a referendum held for the empire's objectivity, people will still vote for British Empire because they say there was peace and nobody was above law and even they never interfered in the cultural situations. They divided some of them because those people who suited them that is all and it is paramount history lesson that whoever is the king, always king party comes into support that party. They managed very well Balochistan about 13 or 14 British officers were there. They ruled Qalat with one political agent without resident because Qalat was semi autonomous that is why, they have not kept any resident there. They kept only one political agent in Mustong and one Assistant Political Agent in Turbat that is all. They were the Britishers who ruled the area through native officers. One of the Officer Khan Bahadar Mutaza Khan, he was especially made Assistant Commissioner who for 19 years remained in Muree area. He managed well the Murree area. It was the best peaceful area. Bugtis and

Murries, they were having lot of infighting and he managed to make them peaceful. He never interfered in others matters. He was having headquarter in Sibi. Sibi was the city of joining both the regions. Now we cannot handle the Sardars. Even the President of Pakistan cannot handle one Sardar. Why? I wanted to come on that accession. In 1948 I have got documents, final Qalat accession to Pakistan in 1948 with the signature of Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah. No else was there. Colonel Azebi Shah was the joint Secretary of the Frontier Region of Pakistan. He was the man who was holding discussions along with Nawab Jogezai they made tremendous contribution towards Shahi Jirga. They voted for Pakistan and they were the President of Shahi Jirga. Why people still say it was Shahi Jirga because in 1946 there were elections held for deciding the future of India, so constituent Assembly came into being in 1946 and here the electoral college was the Shahi Jirga. That is why, Shahi Jirga nominated Nawab Jogezai as first member of legislative Assembly in Dehli. So, it is he, I wonder nobody from small to top. Britishers never ruled Balochistan. Britishers managed a regular area. Their ancestors they also fought with the British man. What British did, they said alright, we want to make roads, not to capture you, to make easily available to the common man. That was also in the agreements. All agreements are still there. So, Qalat was definitely acceded to. What happened? The Government of Pakistan's officers, not the people, who were in the helm of affairs, now also responsible for all these evil designs. They had never cared for Balochistan. They never respected Balochistan as a Province or an area. They say leave aside, still the behavioural matter counts very much and that is why the attitude towards Balochistan is still the same. Thereafter army came into being and definitely the army is not there to control and rule the country, never, and at least our Pakistan Army. If it is the national army, Balochistan should have been given special share, not special but their rightful share. Now they are doing, it is too late, but still it is better for nothing, it is better. Why we criticize because it was always in the security problem as we have the longest border. We could have been very prosperous as Balochistan is the richest province of Pakistan in every manner. Even in capacity building, we

produce best scientists, we produce best people but they have never been cared. They have been just throw away from basket. That is why, Balochistan is having its zones, it is not one area. When you go to Makran, you will find it completely separate from Qalat. At that time what was there? The last governor of Makran, His Highness younger brother Agha Abul Karim, nobody knows it, Agha Abdul Karim was the governor of Makran. Now you can ask people of Makran how he behaves you. That was question. Why it was surfaced like that we should not take hue and cry against these American. What is this? Our legislators are free, I was in the Parliament, I made two hundred bills about Balochistan. It never came to Act. I made a resolution for saving juniper. My bill is also there for saving the juniper. We got world Bank aid for that. I got passed a resolution and so many things are there for Balochistan to make our house in order. First, we should think on our things. Why yesterday in programme I pointed out something about the Government, and I was said by PTV, sir, you can't do that, I said , I had been the Chairman of the Senate Committee for 9/12 years, this is my right as I belong to State not the Government so, that was broadcast. Not a single Secretary from Balochistan is there in 77 Secretaries of Pakistan. So, how would you behave? We had 60 to 70 Federal Ministers and so many; a big army of these politicians, they never cared to come to Quetta. Why? Quetta is the Balochistan. Why don't you go to Zhob? Why don't you go to Loralai? Why don't you go to Makran? Why don't you go to Qalat? You go to only Quetta, you reside in Serena or rest house and that is all. We will remain a part of Pakistan. We are stronger than the other parts of Pakistan. We are the more patriot than the others. Therefore, there is a big change in Army thinking also. What we want is that something should be there to know what is Balochistan. So you should change your attitude towards Balochistan. As far as the developmental budget is concerned, I say it on the floor that has been diverted to other provinces. Why? We constitute 74% of the National High Way in Pakistan and you see what the condition of this is? Even the road from Quetta to Zhob we have been building it for the last 60 years but it is still not ready. Why? You look at fund approved in billions for Balochistan but allocated in crores and

released in millions. We have problem of law and order. There is a problem of development. We do not have any mega project except one thermal power built in 1964 by Ayub Khan. What about Gwadar port. We are definitely grateful our great and natural friend Chine. It gave us 15 million dollars as a foreign exchange loan. They built within 2 years period. The responsibility of its infrastructure was given to Pakistan. Mr. Musharraf had accepted it that we would do it. The infrastructure should be of Chinese and we would do it. What is the use of Gwadar. Propaganda was also piloted against Gwadar because it is situated at the sea of Gulf. It has a very natural strategic position. This is first information being given to youth of Pakistan that who got this Gwadar, it was Sir Feroze Khan Noon. We have never read for him. He was the only Prime Minister of Pakistan for six/seven months. He had not got it through battles like things. He was completely skilled and had wisdom. He had been educated from England. The Secretary of Defence, Secretary of Foreign Affairs and the Governor of Banks they were all his class fellows. He utilized his goodwill, friendship in getting it. If India could have known this, they could give billions of dollars to Sultan Ahmed. At that time his father Shah Abu was there. Shah Abu, he was a very good man. He had an Arabian habit because he was not full Arabian. It was a Baloch Kingdom and nobody knows it. Balochs have been living for the last seven hundred years in Oman and Mascat. So, Balochs are the original and native population of there. That is why, the Arabs are called Balochs and Arabs. At that time Britishers wanted some money and they were in search of that. So they paid their historlcal role in striking an agreement between Pakistan and Mascat. Resultantly they got their commission and we got this all area.

There was always infighting with the families as used to happen in our society. We should study Balochistan. The area of Makran is very vibrant and good. All Mesri call it Makrani. Why? They were Guild. The people who live in Makran are called Makrani. The people who live in Kharan they are 100% Rukhshani Balochs. They are decendants of Nausherwan. Bella has got a very typical state of Balochistan having a language which is being spoken is Lafi like

Sindhi, like Kachi, Gujrati, these are all from the Sindh languages. If we study these are all branchs of Sindhi langauages. Sindhi was a compact language of that time having script of Arabic language. So, they speak Lafi. Even Sardar Atta Ullah Mangal in his house he speaks Lafi because of the relationship. He had studied in Sindh Madrassah. Unfortunately lots of things have been mixed up in Balochistan Province and therefore, law and order is absolutely bad. Governance is in the poorest condition in Balochistan. All of our members of the Assembly are Ministers. Who are the responsible persons? Some says this is just a beauty of democracy. No, this is a curse on democracy. So on and so forth we should not go against Sardars because they were educated in Aitcheson College, even Bugti, Muri. Atta Ullah studied in Karachi and some people were also educated in England like Jamli. The martyred Murad Jamali was educated in Dera Public School. There are too many problems. Unfortunately, Balochistan is used to be the part of the Central Asia great game. Balochistan was the fought line. That is why, British drilled ways. In the 19^{th} century this was the bongos of the world. If you go to Quetta, you see the Chaman line. You can't understand it and in spite of having with all high tech you can't make this great tunnel. How they did it?

Balochistan will Inshaallah opt elections which we see, if elections are free and fair, things are there and we have to change the law and order situation absolutely no matter what are. Why Army is there when they failed to give you normal law and order? We ask FC people why you are here if you don't deliver. So, this is the main problem. Inshaallah I hope after this election our province will regain that great glory of Pakistan. A blend of all nationalities, a blend of all the ethnic groups is called Balochistan. That is all, thank you very much.

(Desk thumping)

Mr. Speaker: Thank you Shah Sahib for your illuminating discourse this afternoon, truly this stands for Hilal Imtiaz. Now ladies and gentlemen please ask question, yes Malik Sahib.

Malik Rehan: My question is why Army is there in Balochistan? Why Parliament is reluctant to rollback the role of Army in Balochistan?

Balochistan should be ruled by Army as Balochistan is not in GHQ. Why are we being ruled by FC and other agencies?

Syed Faseih Iqbal: This is very good question. I subscribe your view. I also voice this that why when the civilian elected government is there, why they have got a duality of administration. Definitely it does not belong to GHQ. It belongs to the provincial members. They are incapable of handling Balochistan.

Mr. Fahad Mazhar Ali: Sir, I heard about Baloch people as Muries, Bugties, Mazaris but what they did against what had been done in Musharraf era, he killed their hero who was Mr. Akbar Bugti. How can we differentiate between ethnic group and nation as they have common heroes? common history. What we did about what had been happened in American Senate that is outcome of nationalism. Sir, what do you say, can we bring back the actual person who have killed the hero of Balochistan and whoever he might be, he might be a General or civil bureaucrat, he must be brought into court and must be tried for the national interest of Pakistan.

Syed Fasieh Iqbal: Thank you very much. I still hold this view because it was not an individual murder. It was a murder of people who have murdered him, not one and who happened to be the head, he gets the responsiblility. Actually the people of Balochistan are also there. The people in the Interior Ministry, they are also there and they made lot of wrong reports and fabricated reports against Nawab Bugti. I tell you, all of the them, Nawab Bugti had never wanted royalty. Royalty was given to the Government. He was only having the rent of the area, but nobody knows it. So, I fully agree but the Commission, I think so, not only Bugti, you Bugti was a very great friend of mine from the old good days of 60s, when he was not a politician but he was a man of Federation. Who voted himself, when he was 17 years at that time, when Shahi Jirga met. He voted himself for Pakistan. I can give you one picture I got. When he received Quaid-e-Azam at Sibbi Darbar, just like this. You know, no Baloch can do like that because it was to give him respect as elderly man. This is a history of the Balochs. They respected him like anything. So, this was

unfortunately happened. It is the bureaucrats and those people who want the helm of affairs of Balochistan. Whoever may be, I don't say anybody, Governor, Chief Minister and Home Minister, they are all responsible.

Mr. Muhammad Hammad Malik: Sir, you told us that there are lot of Balochis in the high positions and we also know. We have got the Prime Ministers who were Balochis. Sir, don't you think that it is a flaw of the Balochi people that they were unable to give them their rights. They were in high positions, still Balochis are at the top ranks and these are selected people and these are representatives of Balochistan. So, isn't that their responsibility to fight for the rights of Balochi people. We will blame all Pakistan afterward but first of all we have to blame the Balochi leaders.

Syed Faseih Iqbal: Thank you very much. This is again very interesting question. I must admit. The problem of Balochistan is not the problems of Baloch nation. First of all you should understand this. Baloch have got the majority population in Punjab, in Sindh and in KPK. You know, Dera Ismail Khan, at the time when the British came it was part of Derajat. It was a Baloch area. Qaisaranis, Buzdars and all others in the Suleman Range which is very near to his ancestral area. So, what happened, when the people like Leghari came as the President of Pakistan, he was a Baloch and our Balochistani people unfortunately, they have not been brought up in that narrow minded because we thought he was a Punjabi. No, he was not a Punjabi, he was a Baloch. Racially, he was a Baloch. He lives in Punjab, he is Punjabi. You live in Sindh then you are Sindhi. I live in Balochistan and I am first Balochi, that is all. I am a Muslim, I have got so many caps. Pakistani, Balocistani, definitely, they are Muslims. That is why, I am democrat. What happened to Mazari Sahib. He is a good friend of mine. He was also Prime Minister. Jatoi sahib, he was also Baloch from Sindh. So our people never accepted them. They say no, we are not that because Jamali was from Balochistan. What he did. So, I agree and now, the younger generation realizes it. But we are kept in such a manner that these good voices are not heard in the Parliament because it was the army who has issued all these things. You know what is called, ISI or MI or anything they were hands

in gloves with the civilian politicians to distribute the seats. So, the real people have not been elected. This time you will not feel like that.

جناب سپیکر: جناب محمد حسیب صاحب۔

Mr. Muhammad Haseeb Ahsan: Sir, my question is that all the members of Balochistan Assembly are enjoying Ministries. Why they are not raising the voice for Balochistan. Even they are not using a single penny for the development of Balochistan and the Baloch blame on the whole Pakistan like ISI or agencies or army?

Syed Faseih Iqbal: Because of misrepresentation. The media of Pakistan is responsible for disseminating the right news to them. The people who live in the urban cities, they can voice. The people who live in the remote areas are dependent on those people who are in the helm of affairs. So, in our area, I am not talking about the KPK, in our area the people cannot live without Government and Government cannot run by the people, we are just because we have a very small population. What is your understanding about Balochistan, about the population? What is the population of Balochistan? I question you. Balochistan has got population of 7.5 million. After 1988 Census Report, at that time we were 06 million and now we would be 08 million. Eight million people stretches of 43 per cent of Pakistan. So, the people are unaware. They don't have media. What we do, we are under constraints of the authority, by hook or by crook, they are in the Government. That is why our nationalist people say, let us have new elections. They say, no, no, the democracy will be broken. What democracy? In the name of Islam we did all bad things and in the name of democracy we are doing every bad thing.

Mr. Saleem Khan: Sir, my question is that, what is the role of establishment in Balochistan in this dump killing policies and my second question is that because Ataullah Mangal has himself said that the issue has reached to the point of no return. My third question is that that if the problems were not resolved then what will be the future of Balochistan?

Syed Faseih Iqbal: This is again a very good question about that because people have discussed it in press and all that. Actually Ataullah has said it, you know Ataullah was the first elected Chief Minister in 70's Elections, and abruptly he was dismissed and that is why the KPK Government of Mufti Mehmood sahib at that time, they also followed it. They never accepted that why Ataullah. So, I don't know the dispute of anybody like senior Bhutto and others. They have been always playing with the establishment and that is why the first operation in Kalabagh, Ayub Khan, second on the Bhuttos. I was very much there in Quetta when Raeesani objected, his father, not this man, we cannot have any opinion about anybody in this Government. His father objected to Tikka Khan that don't do these things of East Pakistan to Balochistan. We are not Ayub's state. What do you want? Do you want to catch some people? If they don't accept you, they are ferraris, that is all. What the British did. Lot of people, my brother knows it, in Zhobe area, they have just run away for Afghanistan but what they called not anti-Pakistan, they were called ferraris. They never called British, they are called anti-Government. Government may come and go. Actually what happened for Balochistan they have mistreated, mishandled, misinterpreted and our people are also responsible as you say. Now, we have got the so called elected Government. This is not one party's Government, you must realize it in Balochistan. It is a grand coalition of seven groups, they merged and got. Everybody is Minister there. If you say do you leave this portfolio, I will not do this. So, the Federation is fearful because they are also weak and corruption is so dominant. You are all educated people, you know, the International Transparency and all them what they are doing. Even the international, even the local and you know we live in the local areas, you know, how much corruption is there, i.e. 90%. So, not a single development work is carried out in Balochistan. No doubt that is true. Who is going to tell? The people who come into streets, what they say? They say, Railway is completely wiped out and Balochistan has got the only link. What about the PIA? It is so costly too. So, for our common man, the Railway was the main link. So, we are getting lot of problems and then again the law and order and then kidnapping for

ransom. Balochistan had never such things, never. It was used to be in some parts of FATA, that is called Tribal Area but never in Balochistan. Now it has become a booming business. Every gang, lot of criminal gangs have joined the politicians. You know, this is unfortunately but we have to one by one. First we have to enforce the law and order and army has no mandate to rule the country. They have to be on the ideological frontiers of Pakistan and no doubt there are a lot of good people over there. They have got debates now. When I was giving a small lecture in NDC, I told and I invited some questions from generals that have you been to Balochistan? One said, yes, when I was colonel, I was in Mari area. I asked, then how much? In such a compartment side what do you that people? There are so many tribes, so many concerns like Bijaranis, Gazenis, Hamdanis, they are all there. So, they are in fight also. Balochistan is a very simple and a difficult too, unless you give justice to all. You go to common people. Now, this is a problem of youth of Balochistan. They have been educated. This is not their responsibility when universities have not produced good teachers and why this is again a great conspiracy that we have killed our professors and teachers. It is a deliberate conspiracy with Balochistan definitely and some international powers have also jumped into this to destabilize Pakistan, to destabilize Iran.

Mr. Speaker: Mr. Ubaid-ur-Rehman.

جناب عبید الرحمٰن: شکریہ جناب سپیکر۔ بنیادی سوال یہاں پر میری طرف سے یہ ہوگا کہ جس طرح بتایا گیا کہ مکران کی ترقی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر سرداری نظام موجود نہیں ہے۔ جس طریقے سے اب ہم یہ سوچنا چاہتے ہیں کہ سرداری نظام ہے کن reforms کی ضرورت ہے جس کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اگر مینگل، مری اور جمالی باہر جا کر پڑھتے ہیں تو وہاں کے جو indigenous لوگ ہیں وہ کیوں نہیں پڑھتے۔ سرداری نظام میں کون سی ایسی reforms ہیں جو حکومت کی طرف سے لائی جانی چاہییں؟

Syed Faseih Iqbal: The most important thing is education. Education should be spread to Balochistan to nook and corner and even the

parents of the students must be given allowance. We have to see because they are very poor people. Now, there is actually narcotics has also come up in these areas. So, what happened, we have never cared for education and even the national level also it is very shy in social sector. It is negligible and these societies like PILDAT we want these civil societies, NGOs, they come up and they should pressurize through mobilization of public opinion about the education. Education is the foremost for Balochistan. Yesterday, I was in Lahore and I happened to be in one of the meetings with Shahbaz Sharif. I said, I congratulate you as you have given 500 admissions here, but it is a very very peanut. If you want to give us then allow 10000 students from Balochistan in Punjab. The corruption charges are in billions and billions why don't you invite Balochistani students from Zhob to Gwadar. There are about 30000 students, you will change within 5 years insha Allah.

Mr. Speaker: Omer Raza Khan.

Mr. Omer Raza Khan: Sir, my question is many heros of Balochistan for example Akbar Ali Bugti, Balach Murree and Ghulam Ahmed were killed. Nobody is doing freely investigation on this issue. ISI agency not work properly in Balochistan, many other agencies for example Mossad, Raw, KGB are working in Balochistan and their agents will be arrested from Balochistan. Sir, why our agencies not work properly in Balochistan?

Contd………